

تقریباً ۱۰۰

امام احمد رضا انٹرنیشنل سینیٹر کا تقریریں



عالم مجاہدین کے لیے تحریک و ترویج

رضا کے بارے میں سب جانتے ہیں

فہرست

۲۳۲

- ۱۔ انگریز نیشنل امام احمد رضا کانفرنس۔ (پس منظر اور پیش منظر)
علامہ محمد عظیم شرف قادری
- ۲۔ سید معروف حسین شاہ صاحب کی دیارِ غیر میں خدمات
- ۳۔ مساجد کا قیام
- ۴۔ تحلیلی دورے
- ۵۔ علماء و مشائخ کرام کو برطانیہ آنے کی دعوت
- ۶۔ دورِ القاسمک مشن کا قیام
- ۷۔ سلسلہ قادریہ نوشاہیہ کی ترویج
- ۸۔ غیر مسلموں کا قبولِ اسلام
- ۹۔ پاکستان اور آزادیِ کشمیر میں دینی خدمات
- ۱۰۔ قانونی رسوم کی جدید اشاعت میں تعاون اور دیگر اشاعتی خدمات
- ۱۱۔ انگریز نیشنل امام احمد رضا کانفرنس منعقدہ بریٹن فورڈ
- ۱۲۔ اساتذہ گرامی شریک کام کانفرنس
- ۱۳۔ روداد کانفرنس
- ۱۴۔ باب ۱۔ خطابات
- ۱۵۔ پہلی نشست:
- ۱۶۔ مولانا غلامرضا جاناہاٹی بریلے
- ۱۷۔ محترم جناب نذیر احمد قادری لاہور
- ۱۸۔ بی طرفانیت صاحبزادہ محمد عیوب الرحمن بھٹانی، بریٹن فورڈ

- نام کتاب — امام احمد رضا انگریز نیشنل کانفرنس (پس منظر اور پیش منظر)
- ترتیب — محمد عبدالعظیم شرف قادری
- قرائش — پیر سید معروف حسین عارف قادری نوشاہی، مدظلہ العالی
- سرپرست اعلیٰ جمعیت تبلیغ الاسلام، بریٹن فورڈ
- کمپوزنگ — انگریز کمپوزرز اسلام پورہ 7225944
- صفحات — 192
- تعداد — ایک ہزار
- مطبع —
- ناشر — رضا اکیڈمی، مسجد رضا، محبوب روڈ چاہنیراں، لاہور
- بھانوں — مرکزی جامعہ نوشاہیہ، دارالعالیہ نوشاہیہ، پشاور شریک (جہلم)



انگریز میں ملنے کا پتا

Pir Syed Maroof Hussain Qadri Naushahi,
No.1, South Field Square, Bread Ford
BD-8 7SL UK

- ☆ ————— سر سید معروف حسین عارف نوشاہی قادری، بریلے فوراً
○ ————— دوسری نشست:
- ☆ ————— سر سید معروف حسین عارف نوشاہی قادری، بریلے فوراً
☆ ————— حاجی محمد طیف طیب، کراچی
☆ ————— سیراز احمد راز احمد قادری، میر ستر ماچسٹر
☆ ————— سیراز احمد دانش حسین مدظلہ العالی بانی و پرورش کار سید احمد انور
○ ————— تیسری نشست:
- ☆ ————— منظر اسلام علامہ سید عبدالقادر شاہ گیلانی
☆ ————— مناظر اسلام علامہ سید محمد عرفان شاہ مشہدی، بنکس شریف
۵۔ باب 2 ————— مقالات
- ☆ ————— حضرت علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری زیدت عنایت
☆ ————— مائدہ محمد ایاذ قریشی
☆ ————— علامہ محمد ارشد مصباحی
☆ ————— پروفیسر محمد صدیق اکبر (سابق پرنسپل گورنمنٹ کالج اہلہ آباد، لاہور)
☆ ————— ڈاکٹر محمد رفیع رحیمی صاحب مہر اسلامک سیکرٹری کونسل پاکستان
☆ ————— علامہ محمد حسین قادری شکاری، کاموٹے
☆ ————— علامہ محمد اسلم نوشاہی، بریلے فوراً
☆ ————— حضرت علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری برکاتی مدظلہ العالی
۶۔ باب 3 ————— پریس ریلیز
- اعلامیہ
قراردادیں
۱۔ روزنامہ جنگ لندن کی رپورٹنگ



انٹرنیشنل امام احمد رضا کانفرنس پیس منسٹر اور پیش منسٹر

الحمد للہ آج برطانیہ میں ہل سنت و جماعت کے علامہ مشائخ سیکڑوں کی
تہذیب میں اسلامی خدمات انجام دے رہے ہیں، ان میں سے کچھ اہمیت و عظمت کے
فرائض انجام دیتے ہیں اور کچھ بچوں کو میراث القرآن اور قرآن پاک پڑھاتے ہیں، کچھ وہ
ہیں جو اردو اور انگلش لٹریچر کے ذریعے اسلام کا پیغام عوام و خواص تک پہنچا رہے ہیں۔
مشائخ عظام ذکر و فکر کے مکتوں میں شامل ہونے والے خوش نصیبوں کو رشد و ہدایت سے
نوازا رہے ہیں۔

الحمد للہ کہ یہاں جمہور اسلاماء شریف کے اجتماعات اور در قرآن کی
تحفوں کے علاوہ گیارہویں شریف کی تعامل کا تبلیغ اسلام کے سلسلے میں خاص کردار ہے،
حقیقت یہ ہے کہ اسلام کی کسی بھی انماز میں خدمت کرنے والا ہر شخص مستحق تحسین و تہنیک
ہے، چاہے وہ میراث القرآن ہی کیوں نہ پڑھاتا ہو قرآن پاک پڑھانے والے کی تحفیت
اور تحقیر کے لئے یہ اعزاز بیان اختیار کرنا کسی طرح موزوں نہیں ہے کہ یہ بیضاوی شریف کا
ممنن پڑھاتے ہیں۔ یہی وہ اساتذہ ہیں جو ابتدائی طور پر بچوں کو قرآن پاک پڑھا کر اسلام سے
متعارف کراتے ہیں۔

امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس استاد کو پانچ سو روپے ماہوار راند پیش

کئے جس نے آپ کے صاحبزادے کو ابھی صرف سورہ فاتحہ پڑھائی تھی، اس نے کہا ”جناب ابھی تو میں نے آپ کے صاحبزادے کو کچھ بھی نہیں پڑھایا اور آپ مجھ سے اتنی بڑی رقم واپس دے رہے ہیں“ امام صاحب نے فرمایا:

”آپ نے میرے بیٹے کو بہت بڑا اعزاز عطا کیا ہے، اگر میرے پاس اس وقت چارہ رقم ہوتی تو وہ بھی آپ کو پیش کر دیتا، انھوں نے آپ کو سورہ فاتحہ کی عقلمت سے واقف نہیں کیا اس لئے آپ نے یہ کلمات کہے ہیں۔ آج وہ آپ میرے بیٹے کو نہیں پڑھا رہے۔“

سید سید معروف حسین شاہ صاحب کی دیارِ مصر میں خدمت

طر بیعت، رہبرِ شریعت عالمی مسلح اسلام حضرت مولانا سید معروف حسین عارف قادری نوشاہی مدظلہ العالی مر پرست اعلیٰ جمعیت تلیخ الاسلام، بریڈ فورڈ اس وقت یو۔ کے میں گھٹن اسلام و صلح کے کل سرسبز حقیقت رکھتے ہیں۔ ان کا سلسلہ نسب آئمہ و اطہر سے شیخ الاسلام دالمسلمین حضرت سید نوشیح علیہ السلام قادری رحمہ اللہ تعالیٰ سے ملتا ہے جو ساداتِ علویہ میں سے تھے۔

برطانیہ میں اسلام اور مسلک اہل سنت و جماعت کی تلیخ و اشاعت کے حوالے سے سید سید معروف حسین شاہ صاحب مدظلہ العالی کی خدمات آپ بڑے کھلے کے قابل ہیں۔ سید صاحب آج سے چالیس سال پہلے نو جوانی کے عالم میں 1961ء میں یو۔ کے کے شریف لاکر بریڈ فورڈ میں قیام پزیر ہوئے۔ اس وقت انھوں نے دیکھا کہ مسلمان بھائی اپنے آپ کو مادی پد آزار و محاشرے میں گم ہونے کے قریب پہنچ چکے ہیں۔ اسلامی اور اخلاقی حدود اور پابندیوں کا فقدان اپنی گروں سے اتر چکے تھے۔ لوہیت یہاں تک پہنچ چکی تھی کہ انھیں رمضان شریف اور عیدین تک کا پتہ نہیں چلتا تھا۔ اسلامی شخصیات کی نسبت

بن چکا تھا۔ پاکستانی اور کشمیری مسلمان سر عام دھرم کا کام کرنے میں جھجک محسوس نہیں کرتے تھے جن کی اسلام مخالفت کرتا ہے۔ مثلاً شراب نوشی، سینا بلی اور بے پردہ روی وغیرہ۔ سید صاحب نے بریڈ فورڈ تلیخ علی غراز پابند عبادت ادا کرنے کا اہتمام کیا۔ رمضان المبارک میں قراؤن کا انتظام کیا۔ 1963ء میں مسلمانوں کو بیدار کرنے اور انھیں احکام اسلام کی تلیخ کرنے کے لیے ”جمعیت تلیخ الاسلام“ قائم کی۔ خود دون جیشری کی نائٹ شفٹ میں کام کرتے اور دن کو قرآن اور اسلام کی تعلیم دیتے۔ یہ سلسلہ کچیس سال تک جاری رہا۔

سید صاحب کی دینی خدمات کا مختصر خاکہ درج ذیل ہے۔

مساجد کا قیام

سید صاحب نے برادران اسلام کے تعاون سے ”جمعیت تلیخ الاسلام“ کے ذریعہ اہتمام برطانیہ کے مختلف شہروں بریڈ فورڈ، چیلچیل اور ولنگم میں 17 اور پاکستان میں 2 مسجدیں قائم کیں۔ اولڈ اسلامک مشن کے تحت فرانس میں ایک مسجد قائم کی۔

بریڈ فورڈ کی چودہ مساجد اور ایک مدرسہ میں 40 سے زائد علماء کرام، خطاط اور قادری صاحبان دینی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ ان مساجد میں لائبریریوں بھی قائم کی گئی ہیں جہاں عربی، اردو اور انگریزی میں دینی لٹریچر فراہم کیا جاتا ہے۔ سید صاحب کی سرپرستی میں کئی سال پہلے ویسٹ کینٹ، بریڈ فورڈ میں 13 کنال زمین ایک لاکھ 35 ہزار پاؤنڈ میں خریدی گئی، جہاں قریباً بیس لاکھ پاؤنڈ خرچ کر کے عظیم الشان مرکزی جامع مسجد تلیخ الاسلام کی تعمیر کا کام جاری ہے۔ مسجد کے دو بڑے ہال، متعدد کمرے اور وضو خانہ کی تعمیر ہو چکی ہے، دوسرے صولوں کی آرائش کا کام جاری ہے، انٹارنلڈ انٹریز، مقبرے، منصوبہ، بایوٹیکس کو تلیخ ہائے گا اس جامع مسجد میں وسیع لائبریری ہوگی اور علماء کرام کے خصوصی منیجر کا اہتمام کیا جائے گا۔

1957ء میں میر صاحب حضرت مولانا شاہ محمد عارف اللہ قادری رحمہ اللہ تعالیٰ کو اپنے ساتھ برطانیہ لائے۔ ملتے کے آخری دن جمعیت تبلیغ الاسلام کے ممبران اپنے خرچ پر انہیں ساتھ لے کر ٹریفک دوروں میں جاتے اور برہان اسلام کو اسلامی احکام اور شعائر پر عمل پیرا ہونے کی دعوت دیتے۔ نیز انہیں مساجد اور مدارس قائم کرنے کی اہمیت سے آگاہ کرتے، اس سلسلے میں انہوں نے لندن، ویرمنگھم، ڈولھنگھم، پارکشاٹر، رانچ شاٹر، ویلز اور مینکو یٹنی پورے پے۔ کے میں دورے کئے اور اسلام و سنت کا پیغام دور دور تک پہنچانے کی کوشش کی۔

اس کے علاوہ جی جی، ایم ایچ، ٹیلیفون، فرائس اور پین کے تبلیغی دورے کئے اور وہاں ادا دے بھی قائم کئے، جہاں اسلام کی تعلیم و تبلیغ کا کام ہو رہا ہے۔

علاء و مشائخ کرام کو برطانیہ آنے کی دعوت

پیر سید معروف حسین شاہ علیہ السلام کی دعوت پر پاک و ہند کے تقریباً اڑھائی سو علماء اور مشائخ برطانیہ تشریف لائے اور ان میں سے بہت سے وہ ہیں جنہیں ملک کے دیگر رہ گئے۔ علاوہ اور مشائخ کرام کی اپنی بڑی تعداد کو بلا تاخیر صاحب کادہ کار نامہ ہے جس میں کوئی ان کا مد مقابل نہیں ہے۔

چند نامور مشائخ کرام کے نام یہ ہیں

- ① حضرت علامہ مولانا شاہ محمد عارف اللہ قادری ② حضرت علامہ مولانا شاہ امجد نورانی ③ حضرت مولانا محمد عبدالرشاق نیازی ④ حضرت علامہ ارشد القادری ⑤ حضرت مولانا نذیر محمد کرم شاہ الازہری ⑥ حضرت مولانا ربیع رضا خاں بریلوی ⑦ حضرت مولانا مفتی محمد عبدالقدیم پڑاوی ⑧ حضرت علامہ مولانا اذیر اکھوند شاہ محمد نقصر (جانب کاٹھ ویلز)

دورہ اسلامک مشن کا قیام

مسکب اہل سنت و جماعت کے فروغ اور اس کی اشاعت و ترویج کا جذبہ ہے تاہم اللہ تعالیٰ نے میر صاحب کو بڑی فروانی کے ساتھ عطا فرمایا ہے۔ چنانچہ جب آپ 1972ء میں حرمین شریفین کی نو ہفت کے لئے مسقطہ حاضر ہوئے تو پاکستان، بھارت، ہندوستان اور شیمبر کے چھ علماء سے رابطہ کر کے انہیں اس ہفت پر آمادہ کیا کہ اپنی ملت کا ایک بین الاقوامی پلیٹ فارم ہونا چاہیے جو عالمی رابطہ کا مرکز کامیاب ہو سکے۔ میر صاحب کی رہنمائی کا وہ بہت جلد متفقین اجلاس ہوئے اور دورہ اسلامک مشن کی تشکیل کا فیصلہ ہوا۔ میر صاحب کو اس عظیم کام کو تیز مقرر کیا گیا۔ فروری 1974ء میں اس کا تیسری اجلاس اور سکشنینٹس ہارجر ہل پر پٹنور میں منعقد ہوا جس میں مولانا علامہ شاہ امجد نورانی صدیقی کو پہلا صدر، میر صاحب کو نائب صدر اور علامہ ارشد القادری صاحب کو نیکر نری نزل نامزد کیا گیا۔ 1974ء میں میر صاحب نے برطانیہ اور اسلامک مشن کی کانٹ قائم کیا، جس میں ابتدائی عرصہ میں 55 طلبہ نے قرآن پاک حفظ کیا۔

سلسلہ قادریہ نوشاہیہ کی ترویج

مشائخ طریقت کا یہ معمول رہا ہے کہ ہندوستان خدا کو اپنے اخلاقی عالم اور ماحول ذکر و فکر کے ذریعے اپنے قریب کرتے ہیں اور جب وہ قریب آ جاتے ہیں تو انہیں اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب کرم ﷺ کی بہت واطاعت کا درس دیتے اور اللہ کریم کے رنگ میں رنگ دیتے ہیں، ان کی صحبت کے فیض سے طبع مسلمہ بگوش اسلام ہو جاتے ہیں اور ملاق و قاہر شیخ وقت نمازی بلکہ عابد شب تہذہ دار بن جاتے ہیں۔

پیر سید معروف حسین شاہ عارف قادری نوشاہی مدظلہ العالی نے سلسلہ عالمی قادریہ نوشاہیہ کی تعلیمات مختلف ممالک میں پھیلائی اور ہزاروں افراد پاکستان، برطانیہ،

بالیٹ، جینٹلمن، فرانس، جرمنی، اور چین میں آپ کی مسامی جیلے سے سلسلہ عالیہ قادریہ نوشاہیہ میں داخل ہوئے۔ بریلے نور ذکور پر سن میں آپ کی سرپرستی میں ایک ہفتہ دار اور ایک ماہانہ جیلے ذکر مشفقہ ہوتی ہے، بیٹی لیس، ڈاربی، گلاسکو اور مانچسٹر میں ماہانہ جیلے ذکر مشفقہ ہوتی ہے۔ بالیٹ اور فرانس میں بھی آپ کے خلفاء محافل ذکر مشفقہ کرتے ہیں۔

بریلے نور ذکور میں جیلے مالکی شریعت کے چلے اور جلوس ہی صاحب کی نگرانی میں ترتیب پاتے ہیں۔ سیدنا غوث الاعظم اور اپنے دور کے مجدد حضرت نوش کبج بخش قادری (رحمہم اللہ تعالیٰ) کے عرس بڑی عقیدت و محبت سے مشفقہ کرتے ہیں۔ ہر اہم کانفرنس میں آپ کی شمولیت ضروری تصور کی جاتی ہے۔ الاقصیٰ کانفرنس، لندن ہو یا انجمن کانفرنس بلندن ہو، کنز الامان کانفرنس اور مٹم بہت کانفرنس برعظیم میں آپ بلا سے اہتمام سے شرکت کرتے رہے ہیں۔ آپ ہر مرتبہ حج بیت اللہ شریف اور زیارت روضہ رسول اکرم ﷺ سے مشرف ہو جاتے ہیں۔

غیر مسلموں کا قبول اسلام

الحمد للہ اس وقت تک حضرت سید معروف حسین شاہ عارف نوشاہی مدظلہ العالی کے ہاتھ پر دو سو گریز سلفہ گوش اسلام ہو چکے ہیں۔ سر زمین یو۔ کے میں تبلیغ اسلام کے لحاظ نظر سے بہت سازگار ماحول میسر ہے، کیونکہ اگر کوئی غیر مسلم برضا و رغبت اسلام قبول کرتا ہے تو قانونی طور پر اس پر کوئی پابندی نہیں ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ یہاں ایسے علماء کو بلا یا جائے جو مدظلہ میں تبصر ہونے کے علاوہ انگریزوں کی اور قتل و لوطیوں میں بھی مہارت رکھتے ہوں۔ ان کے پیچھڑ میں غیر مسلموں اور مسلمانوں جو ایمان بچوں کو دعوت دی جاتے اور انہیں حسین اسلام کی جامعیت اور برتری سے آگاہ کیا جائے و انہیں سوالات کی دعوت دی جائے اور ان کو تعلیم بخش جہاں دے کے مطمئن کیا جائے۔

پاکستان اور آزاد کشمیر میں دعوتی خدمات

حضرت سید معروف حسین عارف نوشاہی مدظلہ العالی کی پاکستان میں رہائش دار عارفہ نوش پور شریف، جہلم میں ہے، آپ کی مسامی جیلے سے درج ذیل مدارس قائم ہوئے:

1991ء میں سرگرمی چاند نوشاہی، دار عارفہ نوش پور شریف، جہلم

1968ء میں دولت نگر گجرات میں دارالعلوم چاند تبلیغ الاسلام

1973ء میں ایس کمال پور عظیم الشان مسجد اور دارالعلوم چاند اسلامپور

چک سواری آزاد کشمیر۔

دارالعلوم چاند نوشاہی، کھلی احوال سوہاؤ۔

دولت اور لپٹری کے نزدیک جمعیت میں ایک مدرسہ قائم کیا، جہاں ایک سو سے

زائد طلباء دینی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

1990ء میں سورگا، راولپنڈی میں ایک کمال زمین پر ادارے کا قیام۔

قانونی رضویہ کی جدید اشاعت میں تعاون اور دیگر اشاعتی خدمات

یہ ایک حقیقت ہے کہ سید معروف حسین شاہ عارف قادری نوشاہی مدظلہ العالی اسلام نادر مسلک اہل سنت کی اشاعت و تبلیغ کے لئے بے پناہ زور دے رہے ہیں، ان کی خدمات جلیلہ کے اثرات کو دیکھ کر بلا خوف تردید کہا جاسکتا ہے کہ کتب تبلیغ اسلام کے جذبہ نے بے کراں کو جسم شکل میں دیکھا ہو وہ سید معروف حسین شاہ عارف قادری کو دیکھ لے، حضرت مولانا مفتی محمد مصطفیٰ قاسم بڑاوردی، انجم اعلیٰ چاند نظامی رضویہ، لاہور شیخوپورہ کی سرپرستی میں رضا قذافی، لاہور سے موجودہ دور کے سب سے عظیم فتویٰ، "قادیانی رضویہ" کی تحریر، ترجمہ عربی و فارسی عبارات اور دینی کتابت کے ساتھ اشاعت ۱۹۹۶ء۔ ص ۲۱، ۲۰

اکیس جلدیں کچھ ہفتائی چھپ چکی ہیں، امید ہے کہ 27 یا 28 جلدوں میں یہ تلاقی مکمل ہو گا۔ یہ وہ عقیم تلاقی ہے جس کے بغیر کسی فقید اور عالم کی لائبریری مکمل نہیں ہو سکتی۔ میری صاحب نے اس کی اشاعت میں بھرپور تعاون کیا ہے اور اب بھی تعاون کر رہے ہیں، یہی وجہ ہے کہ تلاقی کی اشاعت کا کام تیزی سے جاری ہے۔

میر صاحب کی سرپرستی میں ان کے محبت خاص سابق صوفی محمد الیاس قادری زچہ جہد گذشتہ حیرہ سال سے انگریزی میگزین "اسلاک ٹائمز" شائع کر رہے ہیں۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ المعزز کے ترجمہ قرآن پاک "کنز الایمان" کا انگریزی ترجمہ شائع کر چکے ہیں، چھڈا کلمہ سید محمد شفیع اختر نوشاہی فاضل نے کیا تھا۔ اس کے علاوہ امام احمد رضا بریلوی کے سلام کا انگریزی ترجمہ شائع کیا جا چکا ہے۔ علاوہ ازیں ساتھ ستر انگریزی کتابیں شائع کی جا چکی ہیں۔ جن میں سے کچھ اردو کا ترجمہ ہیں اور کچھ انگریزی میں ہی لکھی گئی ہیں۔ یہ سب کام احمد رضا اکیڈمی سٹاک پورٹ میں چھپنے کے ذریعہ انجام ہو رہے ہیں، علاوہ مشائخ کرام اور براہین اہل سنت کی ذمہ داری ہے کہ اس لٹریچر کی وسیع پیمانے پر اشاعت میں تعاون کریں۔

انٹرنیشنل امام احمد رضا سنی کانفرنس

منعقدہ 26 اگست 2001ء پور ورتوار — بریڈ فورڈ

باہتمام

مرکزی جمعیت تبلیغ الاسلام، بریڈ فورڈ

ذمہ سہرستی:

سید معروف حسین عارف قادری نوشاہی

چودھویں صدی کے مجدد امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ المعزز دو بے شمار عملی عالم و عارف ہیں جنہوں نے اپنی تقریباً ایک ہزار تصانیف میں عجب مٹی کی نور مسلک اہل سنت و جماعت کی بھرپور مثال اٹھانے میں تمنا کی ہے۔ انہوں نے عقیدہ، وعقیدت کو دیکھ کر برہان کی زبان حکما کی ہے، وہ مسلک اہل سنت کا عنوان بن گئے ہیں۔ آج جس عقاب حق کو اہل سنت پر تنقید کرتا ہوتا ہے وہ امام احمد رضا کو ہدف تنقید بناتا ہے۔ حج کے میں حقائق سے بے خبر بعض لوگوں نے حائضین کے بے جا اور غیر منصفانہ پروپیگنڈے سے متاثر ہو کر امام احمد رضا بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے خلاف سب کٹھنیاں کا دلیرانہ اختیار کر لیا ہے۔ کچھ لوگوں نے آؤ بچائیں تپا کر کے پھینک دیں اور امام احمد رضا بریلوی کے خلاف شکوک و شبہات کا گرد غبار اڑانے کی سعی سوسو کی ہے۔

سید معروف حسین شاہ عارف نوشاہی جیسی حساس شخصیت نے اس غلط پروپیگنڈے کا اذکار کرنے کے بارے میں مرکزی جمعیت تبلیغ الاسلام کے اراکین سے مشورے کے بعد فیصلہ کیا کہ بریڈ فورڈ میں "انٹرنیشنل امام احمد رضا سنی کانفرنس" منعقد کی جائے اور اس میں خطاب کرنے کے لئے حج کے ارد گرد حکمران ملک کے علماء اور سکالر دل کو رحمت دی جائے۔ اختیارات اور اشتہارات کے ذریعے اس کانفرنس کی تنظیم کی گئی، 26 اگست 2001ء بروز اتوار مرکزی جامع مسجد تبلیغ الاسلام سٹاک مشرقی کانٹن، بریڈ فورڈ

نوٹ: یہی صاحب کی خدمت چلنے کے بارے میں بخاری معلومات چاہتے تھے، انہوں نے "میر صاحب" میں علامہ اہل سنت اور مشائخ "میر" سے لئے گئے ہیں، جس کے لیے راقم کا شکریہ ادا ہے۔ شرف قادری

میں یہ کانفرنس پوری شان و شوکت سے منعقد ہوئی، جس میں ع۔ کے کے علاوہ کاجم فقیر شریک ہوا۔ پاکستان کے آٹھ علماء کا ایک وفد شریک ہوا جو خصوصی طور پر اسی کانفرنس کے لئے پاکستان سے آئے تھے۔ شریک علماء کی فہرست اگے سے اس اشاعت میں شامل کی جا رہی ہے۔ اس کانفرنس کی چار نشستیں تھیں

۱۔ پہلی نشست 12 بجے سے ۱۶ بجے تک روزِ جمعہ

۲۔ دوسری نشست نمازِ عصر کے بعد 2:30 بجے سے 5:50 تک،

۳۔ تیسری نشست نمازِ عصر کے بعد 6:15 سے نمازِ مغرب 8:15 تک اور

۴۔ چوتھی نشست نمازِ مغرب کے بعد رات کے گھنگے تک جاری رہی

چار اجلاس مسلسل تقریباً بارہ گھنٹے تک جاری رہے، لیکن علماء اور عوام کا شوق و اوقاف و عینی فائدہ، کیا مجال ہے کہ ان کی دل چسپی میں غلل آیا ہو۔ یوں معلوم ہوتا تھا کہ سب لوگ ایک عرصہ سے اس عاشقِ خدا اور رسول (ﷺ) کا تذکرہ سننے کے لئے بے تاب تھے اور ان کی تشنگی حتیٰ جو بھیجے گا وہ نہیں لے رہی تھی۔

یہ تجربہ بھی پیش کی گئی کہ آئندہ "مجلس فضائل امام احمد رضا کانفرنس" ہر سال منعقد کی جائے اور صرف براہِ فردوس میں نہیں بلکہ لندن سے لے کر دہلی اور گوارا تک مختلف شہروں میں کانفرنسیں رکھی جائیں تاکہ ایک کانفرنس میں شرکت کرنے والے مسافرین تمام کانفرنسوں میں شرکت کریں، اس طرح بیجاہد رضا یعنی اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب کریم ﷺ کی محبت و اطاعت کا پیغام گھر گھر پہنچے اور دلت اسلام ایک ایک فرد تک پہنچانے کا اہتمام کیا جائے۔

و مادلک علی اللہ بعزہ۔

یاد رہے کہ راقمِ اغراض نے اس کانفرنس کے لئے دو مقالے لکھے تھے جن میں سے ایک اس کانفرنس میں پڑھا گیا۔ پیش نظر اشاعت میں دونوں شامل کئے جا رہے ہیں۔

پاکستان سے درج ذیل علماء اور سرکارِ برصغیر معروف حسین قادری نوشاہی کی دعوت پر بریڈ فورڈ آئے اور "مجلس فضائل امام احمد رضا کانفرنس" میں شریک ہوئے۔

۱۔ بین الاقوامی قادری سید صداقت علی، لاہور

۲۔ حضرت علامہ مولانا سید قاری عرفان شاہ شہیدی مدظلہ العالی بھٹکی شریف، گجرات

۳۔ حاجی محمد حنیف طیب، ارکن پیریم نیشنل جماعت اہل سنت پاکستان، کراچی

۴۔ مولانا حامد اذکر محمد سر فرادیسپی، سربراہ جامعہ ضیاء، لاہور

۵۔ پروفیسر محمد صدیق اکبر، چٹاڑ پرنسپل گورنمنٹ ڈگری کالج، باغیانپور، لاہور

۶۔ محمد عبداللہ شرف قادری، رکاتی شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ دوسویہ، لاہور و ناظم شعبہ تعلیم و تربیت، جماعت اہل سنت پاکستان

۷۔ نذیر احمد غازی سابق اسسٹنٹ ایڈووکیٹ جنرل پنجاب، لاہور

۸۔ مولانا محمد حسین قادری، لاہور

یہ صاحبِ موصوف تھے اس عقیم الشان کانفرنس میں شرکت کے لئے بلایا اور ایک عرصہ تک مہمانِ نوازی سے شہاد کام کیا، جس کے لئے ہم جہدِ دل سے ان کے شکر گزار ہیں، اور دعا گو ہیں کہ مولائے کریم ان کا سایہ تاب و مسلمانوں کے سروں پر طاعت رکھے۔ آمین!

یکم دسمبر 2001ء محمد عبداللہ شرف قادری

حالِ قیوم

ساتھ محمد لیلہ سکون نمبر 1

بریڈ فورڈ، ع۔ کے

کانفرنس میں شریک ہونے والے علماء

۱۔ علامہ محمد اشرف سہیلوی صاحب، والدہ نام	۲۔ مولانا محمد طفیل اختر، والدہ نام	۳۔ مولانا محمد رضا بریلوی کے حضور
۳۔ مولانا محمد ناصر، چشتی صاحب، لیون	۴۔ قاری خاندان محمد شہرانی، بریل فورڈ	
۵۔ مولانا حافظہ وقت علی چشتی، بریل فورڈ	۶۔ مولانا قاری عبدالغفور جہاڑی، والدہ نام	
۷۔ مولانا نیاز احمد نیازی، والدہ نام	۸۔ قاری عباس خان، بریل فورڈ	
۹۔ مولانا مفتی محمد اسلم بند بانوی، بریل فورڈ	۱۰۔ مولانا صاحبزادہ انوار الحق قادری، لدھیانہ	
۱۱۔ مولانا خالد حسین نوشاکی، لدھیانہ	۱۲۔ مولانا سید محمد سلطان شہیدی	
۱۳۔ مولانا محمد اسلم	۱۴۔ حضرت مولانا طیف صوفی محمد عبداللہ شفیق	
۱۵۔ مولانا محمد ضیف نوشاکی، بریل فورڈ	۱۶۔ حافظہ فاضل صاحب، بریل فورڈ	
۱۷۔ مولانا حافظہ محمد حسین اجمان، ڈرلی	۱۸۔ مولانا علامہ محمد ارشد مصباحی، ناچلسٹر	
۱۹۔ حضرت مولانا نظام حق صابر، بریل فورڈ	۲۰۔ قاری نذیر احمد مہروری، بریل فورڈ	
۲۱۔ حافظہ محمد عبداللہ نوشاکی	۲۲۔ مولانا قاری عبدالرؤف، ارچنگ	
۲۳۔ مولانا طارق محمود ناچلسٹر	۲۴۔ علامہ محمد قاری شریف ناچلسٹر	
۲۵۔ مولانا حیدر علی مجاہد، ڈرلی	۲۶۔ علامہ عبدالغفور شہید شہر - کاف - لدھیانہ	
۲۷۔ قاری محمد علی شریقی، چرچی	۲۸۔ حافظہ علیہ نور چشتی	
۲۹۔ مولانا حافظہ محمد شہید، بریل فورڈ	۳۰۔ مولانا محمد فاضل، بریل فورڈ	
۳۱۔ علامہ مظفر محمود (نوشاکی) (سازگار)	۳۲۔ مولانا محمد جمیلہ سعیدی، مظفر آباد	
۳۳۔ حافظہ راقون، لدھیانہ	۳۴۔ مولانا محمد مسعود احمد، بریل فورڈ	

امام اہل محبت

امام احمد رضا بریلوی کے حضور

عالم اسلام کی قدیم ترین یونیورسٹی آف ڈیوب میں تعلیم کے دوران مختلف یونیورسٹیوں میں امام احمد رضا کا چہ چاہوتے دیکھنا اور دعا مانگنا ڈیوب یونیورسٹی سے فاضل بریلوی کی عربی شاعری پر فاضل کے کئے مقالے میں ایک سافٹ گریڈ حاصل کیا جسے عربی میں ممتاز کیجے ہیں، اور اس موقع پر فرحت والہا سلطانی نے درج ذیل اشعار کا روپ دھار لیا، مطلق میں اسی طرف اشارہ ہے

اے محمد مصطفیٰ کے مابق صادق امام
خداوند کے لئے کھد حضرت مانی جاب
تھو ملک شہر کی شای خاں کی جہا
مراکتیا مصر پہ ہیں چار سو ہے ترے
تو نے فتنہ بخت امت کو دیا دہی حیات
تھو پیکر ہو سکے کا جیری صحت کا دیں
"آمن میری لہ پہ شہنشاہی کرتے"
تیرے ہی صوفے کا مساجد کو "مسجد" آج

تو کہ ہے عرب و عجم کے اہل سنت کا امام
مفتی دوستی کے جہاں میں ڈالنا جانا امام
اہل کی کو آج بھی اسی میں نہیں ہے کد کا امام
ہامد سے ہامد تک کہ پہ کو خیر ایام
جہاں منزل چار پیر کاروان کا امام
تھو پہ میری جہاں فدا ہو جہاں کا امام
بارخ جنت کی صواب نام سے مسد غلام
کرکوں جو میری دھت ہے نہیں میرا امام

تاریخ 6 ستمبر 1999ء

محمد نگر مسجد جامعہ مدینہ

حال شہید کاہرہ مصر

۳۵	مولانا خادم حسین شریقی	۳۶	مولانا محمد انیس، مولانا
۳۷	مولانا عبداللطیف، ہاتھی	۳۸	مولانا حافظ محمد صدیق، سٹاکس
۳۹	قاری سعید احمد نقشبندی، برہنہ	۴۰	مولانا صدیق کوثر، پٹنہ
۴۱	مولانا قاری محمد رفیع احمد طاہر	۴۲	مولانا عبدالرزاق، ڈوبی
۴۳	مولانا علی اکبر صاحب کابوٹاشی	۴۴	مولانا قاری محمد شفیع، برہنہ فورڈ
۴۵	علامہ ریاضت حسین نوشاہی	۴۶	مولانا عبدالرزاق چشتی، برہنہ فورڈ
۴۷	مولانا رسول بخش سعیدی، برہنہ	۴۸	مولانا قاری محمد فضل، ساہیوڑی
۴۹	مولانا محمد فاروق لطیف، چینی ٹکس	۵۰	مفتی میراخان چشتی، راجہ علی
۵۱	مولانا محمود الحسن، ساہیوڑی	۵۲	مولانا دانش قادری، لیڈر
۵۳	مولانا سعید فرید حسین شاہ گلمی، ملتان	۵۴	پیر زادہ احمد حسین، روضہ
۵۵	مولانا سعید نور حسین شاہ، برہنہ	۵۶	قاری نواز نجم
۵۷	علامہ کلید الحق، کوٹری	۵۸	قاری سعید
۵۹	علامہ مفتی محمد عبداللہ قادری	۶۰	سابقہ قاری قادری، برہنہ
۶۱	مولانا مفتی محمد نذیر نقشبندی، شوکی	۶۲	مولانا مفتی محمد نذیر نقشبندی، شوکی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

روداد کانفرنس

28 مارچ 2001ء کو دارالکون برہنہ فورڈ کی تاریخ میں یادگار دن تھا۔ علامہ مشایخ کرام اور محاسب کار شیخ محمد شفیع الاسلام، اسلامک سٹریٹجی کانج، شیر برہنہ روڈ کی طرف تھا۔ اچھے اچھے چہرے جھک رہے تھے، یوں معلوم ہوتا تھا کہ ان قدسی صفات لوگوں پر انوارِ جلال کی بارش ہو رہی ہے۔ مسجد کے دونوں ہال بھرے ہوئے تھے، عوام سے زیادہ علماء و شریف لڑاتے، مسجد کے باہر روڈ اور انگلش میں گھسی ہوئی سب اور کیتھوں کے خال گئے ہوئے تھے، کچھ لوگ کتابیں اور کتبیں دیکھ اور خرید رہے تھے۔ مسجد کے ساتھ وسیع ہال میں کھانے اور چائے کا وافر انتظام تھا، ادھر علامہ اور عوام کی آمد و رفت جاری رہی اور کام روڈ میں کئی قوافل کا سلسلہ بھی جاری رہا۔

یہ تھی یورپ کی سرزمین پر پہلی

انٹرنیشنل امام احمد رضا سنی کانفرنس

اس کے برعکس تھے عالمی مبلغ اسلام حضرت سید معروف حسین نوشاہی قادری مدظلہ العالی سلطان کے مطابق دن کے بارہ بجے پہلی نشست کا آغاز ہوا، دوسری نشست ظہر سے عصر تک، تیسری عصر سے مغرب تک، چوتھی مغرب سے فجر تک نصف شب تک۔ گویا یہ کانفرنس مسلسل بارہ گھنٹے تک جاری رہی، سامعین پورے ذوق شوق سے علامہ کرام کے خطابات سنتے رہے، اس اجتماع کو کچھ کچھ اندازہ ہوتا تھا کہ خدا اور جنت کیا ہوتی ہے؟

امام احمد رضا مدظلہ کی قدسی سرورہ اہوج پارک اور راست میں عرض کرتے ہیں

کلمہ پڑھتے ہیں تقسیم میری

فدا ہو کے تجھ پر یہ عزت ملی

امام احمد رضا بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بعد وصحت میں وہ کرجس طرح ناموسی رسالت کا پہرہ پہنا دیا اور جس طرح گستاخوں کے آگے سینہ سپر ہوئے اس کا صدقہ ہے کہ گونج گونج اٹھے ہیں نعماتِ رضا سے بستان

پہلی نشست

صدر امت حضرت جیو طریقت صاحبزادہ محمد حبیب الرحمن مجبور بیہ خطہ اعلیٰ
علاوت قاری میاں داد خان، بریلے فورڈ
نعت شریف قاری عبدالغفور، اہل حق نوحانی، بریلے فورڈ
نقارت مولانا محمد اسلم نوحانی — مولانا محمد طویل ازہر

علاوت وقعت کے بعد سب سے پہلے فاضل و جوان مولانا محمد اسلم صاحبزادہ صاحبزادہ ہاشمی (بریلے) تشریف لائے، اور انہوں نے خطاب کیا اور

اس کے بعد مدرس اسلام، جامع مسجد حیدری، کاموگے کے مدرس فاضل و جوان مولانا محمد نعیم نوحانی قاری شطاری کو دعوت خطاب دی گئی اور

ان کے بعد سید سلطان شاہ شہیدی نے ایک قرارداد پیش کی، یہ قرارداد "باب قرارداد" میں ملاحظہ فرمائیں۔

ان کے بعد لاہور سے تشریف لائے ہوئے محترم مہتمم امیر قاری سابق اسسٹنٹ ایجوکیشن آفیسر، پنجاب، دعوت کو دعوت خطاب دی گئی۔

جیو طریقت میلا اسلام حضرت صاحبزادہ محمد حبیب الرحمن مجبور بیہ خطہ اعلیٰ سربراہ ادارہ دہشتہ الاسلام، بریلے فورڈ نے صدارتی خطاب دیتے ہوئے عربی خطبے کے بعد انہما خیر الیٰ فرمایا۔

۱۔ ان کا خطاب باب خطبات میں ملاحظہ فرمائیں۔

۲۔ ان کا خطاب باب خطبات میں ملاحظہ فرمائیں۔

اس نشست کے آخر میں ہائی محفل حضرت جیو سید معروف حسین نوحانی قادری بریلے اعلیٰ نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا

"ہم تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ دوسری نشست تلبر کے بعد ہوئی، جس میں قاری صداقت حسین، قاری طارق مجاہد علاوت اور نعت دہے سامعین کریں گے۔ ڈاکٹر محمد سر فر ازہی، پروفیسر محمد صدیق، ڈاکٹر اور حاجی محمد حنیف طیب خطاب فرمائیں گے۔ محمد سر فر از صاحب (ایڈیٹر) نے قرارداد پیش کی۔ یہ قرارداد ان کے صفحات میں شامل ہے۔

دوسری نشست (تلبر کے بعد)

علاوت قاری سید صداقت علی شاہ — لاہور، پاکستان

نعت مولانا قاری طارق مجاہد نوحانی، بریلے فورڈ

نقارت مفتی محمد جمیل نوحانی

حافظہ جمیلہ قریشی نے انگریزی میں خطاب کیا۔

اس کے بعد پروفیسر صدیق اکبر خان ٹنڈی پریسل گورنمنٹ کالج، مظہر پورہ لاہور نے مقالہ پیش کیا، جو چند صفحات میں دیکھا جاسکتا ہے۔

ان کے بعد حامد نعیم، لاہور کے سربراہ ڈاکٹر محمد سر فر ازہی نے مقالہ پیش کیا۔ ان کے مقالہ کا موضوع تھا

"اخلاقی حضرت ماہر علوم عقلیہ و نقلیہ"

یہ مقالہ بھی آئندہ صفحات میں ملاحظہ فرمائیں۔

اس کے بعد پاکستان کے سابق وفاقی وزیر مذہبی امور حاجی محمد طیب طیب صاحب تشریف لائے اور بڑے اعلیٰ انگیز خطاب کیا، ان کے خطاب کا خلاصہ باب خطبات میں ملاحظہ فرمائیں۔

اس کے بعد مولانا محمد حسین نوحانی نے

بعد ازاں مولانا محمد ارشد مصباحی (پانچسر) نے انگریزی میں خطاب کیا۔

ان کے بعد بی۔ زاہد و سر دار احمد قادری جو ستر پانچسر نے خطاب کیا۔

اس کے بعد بی۔ زاہد و سر دار احمد حسین مدظلہ العالی ہائی و پرنسپل جامعہ انکرم نے خطاب کیا۔ یہاں پندرہ خطابات آئندہ صفحات میں ملاحظہ فرمائیں۔

تیسری نشست (گماز صر کے بعد)

اس کے بعد گماز صر کا وقت ہوا۔ گماز صر کے وقت کے بعد مقرر اسلام عطار

سید عبدالقادر شاہ گیلانی مدظلہ العالی کا خطاب ہوا۔

اس کے بعد راقم الحروف محمد عبدالعظیم شرف قادری کو مقالہ پڑھنے کی دعوت دی گئی

راقم نے مقالے کا کچھ حصہ عربی کی لہجہ سے پہلے اور کچھ اس کے بعد بصورت تقریر پیش کیا۔ راقم نے اس موقع پر دو مقالے لکھے، دونوں مقالے آئندہ صفحات میں ملاحظہ فرمائیں۔

اعلامیہ: مفتی محمد جمیل صاحب نے پڑھا۔ جو آئندہ صفحات میں پیش کیا جائے گا۔

مفتی محمد جمیل صاحب کے اعلامیہ کے بعد بین الاقوامی خطیب، مناظر اسلام مولانا طاس بیگ اللہ ریٹ سید محمد عرفان شاہ شہیدی مدظلہ العالی نے خطاب کیا۔

چوتھی نشست

چوتھی نشست میں مقالے پڑھے گئے، جن میں سب سے پہلے علامہ محمد عبدالعظیم

شرف قادری برکاتی، شیخ اللہ ریٹ جامعہ نظامیہ صوبہ لاہور و ناظم شعبہ تعلیم و تربیت، جماعت

اول سنت پاکستان، ہان کے بعد ڈاکٹر محمد رفیع میسران مسلمان سکول کونسل پاکستان نے

مقالہ "امام احمد رضا علوم تقلید و عقائد" کے عنوان سے مقالہ پڑھا۔ ان کے بعد پروفیسر

محمد صدیق اکبر مسالین پرنسپل گورنمنٹ کالج، ہاٹھانپورہ لاہور نے مقالہ پڑھا۔ ان کے بعد

علامہ طین قادری شکاری نے مقالہ پڑھا۔ سب سے آخر میں علامہ محمد اسلم نے مقالہ

پڑھا۔

باب 1

خطابات

خطاب

مولانا علامہ ساجد الہاشمی، برلن

”خداوند و انجلاں کا احسان و کرم ہے کہ اس کی توفیق و حمایت سے ہم آپ نے سرزمین پر تاریخی ”مختصر تفسیر امام احمد رضاؒ کی تفسیر“ میں ہم سب حاضر ہیں۔ اس کا تفسیر کا سارا اعزاز جو طریقت، اور ہر شریعت حضرت علیؓ سے معروف حسین عارف خوشامی کا دوری و امانت پر کاظم القادیہ کو حاصل ہے، انہوں نے یہ تاریخی کا تفسیر منعقد کر کے آج کے دور کے اہم تقاضے کی تکمیل کی ہے۔

حضرات گرامی! اس سے پہلے قرآن کے نام پر دھوکہ دیا جا رہا تھا، اس کے علاوہ دوسرے کئی ناموں پر دھوکہ دیا جا رہا تھا، لیکن آج سنت اور عقیدت کے نام پر فریب دیا جا رہا ہے۔ خالص مسلک اہل سنت اور خالص تفسیر خدا و مصطفیٰ کا ایک ہی معیار ہے اور وہ ہیں امام احمد رضا بریلوی۔ وہ مجلس، وہ مشن جس میں امام احمد رضاؒ کا تذکرہ نہیں ہوتا وہاں دھوکہ ہے۔ خالص عقیدت کا بیجا نام دیا ہے جو نگر رضا سے ملتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے امام احمد رضاؒ کو ہر جہت تفصیلت عطا کیا تھا، ان کی اتنی ہی جہتیں ہیں کہ جو حیثیت پر کا تفسیر منعقد کی جا سکتی ہے۔ میں نے امام احمد رضاؒ کا مختصر تعارف انگریزی زبان میں لکھا ہے جو کتاب ”حالات پر مشتمل ہے اس کا نام ہے“

Imam Ahmed Raza Khan A distinguished Personality

”امام احمد رضا خاں ایک منظر شخصیت“

میں نے اس کا اقتباس حضرت سید سید محمد رفیع، جن شاہ دامت برکاتہم العالیہ کی طرف کیا

ہے اور وہ اس کے سستی ہیں۔ یہ قنارف مسجد کے باہر سرائی پر دستیاب ہے۔

امام احمد رضا بریلوی جلیہ جلیہ عظیم محدث، مفسر تفسیر حکیم مکرش اور ریاضی دان مامور علم ہنر و قوت تھے۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ وہ خالص کپے اور نئے عاقلی خود رسول تھے۔ (رحمۃ اللہ علیہ)

حضرات گرامی! آپ کا دشمن مطلب اسلام ہے کہ جو انوں کے دلوں سے عشق مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) سلب کرنے والا نام احمد رضا ہے غلط اور ہے اور انہیں مشرک اور کافر کہنے میں کوئی ہاک محسوس نہیں کرتا، بلکہ خود میں کئی کبھی گش کر رہی ہیں، جن میں مسلک اہل سنت پر حملے کے ہیں۔

مختصر الفاظ میں میرا بیٹا نام اس کا نفوس میں شرکت کرنے والے حضرات کے نام یہ ہے کہ آپ بارے یورپ میں اسی قسم کی کافر نہیں متفق کریں اور حق کا اہل کار چاروں پہنچا دیں۔"



خطاب

محترم مخیر احمد حجازی سابق اسٹنٹ ایڈووکیٹ جنرل پنجاب، لاہور

مندرجہ ذیل اعتقاد احمد احترام میں صاحب

میری خوش نصیبی ہے کہ مجھے اہل حضرت مولانا احمد رضا خاں کے بارے میں اظہار خیال کا موقع دیا گیا ہے۔ اس کا نفوس میں پروفیسر صدیق اکبر بھی بکھر چکا ہے۔ انہوں نے پنجاب یونیورسٹی میں سب سے پہلے اہل حضرت پر مقالہ لکھا، اس سے پہلے یونیورسٹی میں اہل حضرت کا نام لیتا جرم سمجھا جاتا تھا۔

بڑے معروف حسین شاہ صاحب کے بارے میں ایک دوست نے مختصر الفاظ میں اہل طرح قنارف کردیا تھا کہ یورپ میں آنے والے اولین لوگوں میں سے ہیں۔

ہم اکیلے ہی چلے جے جاب منزل مکر
ہم سفر آتے جے اور کارواں بناتا

حضرات گرامی! ان سو برس رسالت کے قطع کے بارے میں اہل حضرت کا خیال بریلوی نے قابل قدر کوشش کی ہیں۔ سترہویں صدی میں یہودیوں کی سیریم کنسل منشی، انہوں نے ملے کیا کہ ہم نے پوری دنیا پر حکومت کرنی ہے، اس کے لیے کئی طریق کار اختیار کرنا چاہیے۔ انہوں نے علق قوسوں کے بارے میں پانچویں، ہائی، مسلمانوں کے بارے میں یہ ملے کیا کہ ان کا کتاب (قرآن مجید) سے قطع اور صاحب کتاب (صلی اللہ علیہ وسلم) سے عشق ختم کیا جائے۔ ملے بات یہ ہے کہ باقی رہنے کی قوت اور سازشوں کا مقابلہ کرنے کی طاقت حضور سید عالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا عشق ہی ہے۔ اگر یہ نہ ہو تو کچھ بھی نہیں۔

اس مقصد کے لئے میرے یونیورسٹی میں شعبہ قرآنیات قائم کیا گیا جس کا بیٹنول دیکھی کو مقرر کیا گیا، یہ شخص عربی کا بیٹنول تھا، اس شعبے میں قرآن پاک کے چالیس ہزار نسخے اکٹھے کئے گئے، جن کا تعلق مختلف ادوار سے تھا۔ مثلاً کچھ پہلی صدی ہجری کے، کچھ دوسری صدی ہجری کے، اسی طرح بعد کی صدیوں کے۔ یہودیوں نے کوشش یہ کی کہ قرآن پاک کے مختلف نسخوں میں تضاد تلاش کیا جائے، مگر تو کوشش کے باوجود وہ اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکے۔ یہاں تک کہ نول دیکھی کو یہ کہنا پڑا کہ کہیں کا جب کی عقلی سے بسم اللہ کی جاہ کا رقصہ نہ کیا ہو تو یہ انگہ بات ہے ورنہ ہمیں کبھی تضاد نہیں مل سکا۔

مولانا احمد رضا خاں نے غیر مسلموں کی اس سازش کو سمجھا اور انہوں نے امت مسلمہ کو یہ بیٹا دیا کہ اگر تمہاری نگاہوں کا مرکز مکرش کا مدینہ نہ رہا تو تمہارا مذہم و نشان مٹ جائے گا۔

احسان دانش نے اپنی کتاب "مہمان دانش" میں یہ واقعہ لکھا ہے کہ دلی میں ایک

غریب صاحب تھے جو علی کی جامع مسجد کی چڑھوں پر بیٹھے تھے اور اپنے شاگردوں کو جیب کاٹنے کے احکام سکھایا کرتے تھے۔ رات کو جب شاگرد رات کی کمانی لاکر پیش کر دیتے تھے غریب صاحب شاگردوں میں تقسیم کرویتے، کچھ رقم فراہم اور لقمہ راء میں بھی تقسیم کرتے۔ ایک دن ایک شاگرد نے دو اے لاکر پیش کئے، استاد نے ڈانٹا کہ مزار سے دن کی سبکی کمانی ہے تو اس نے بتایا کہ میں نے ایک شخص کی جیب سے ایک ہزار روپے اڑائے تھے، لیکن بعد ازاں اسے واپس کر دئے۔ استاد نے وجہ پوچھی تو اس نے بتایا کہ وہ شخص انگریز تھا، میں نے سوچا کہ یہ حضرت یحییٰ علیہ السلام کا کلہ پڑھتا ہے، اگر قیامت کے دن حضرت یحییٰ علیہ السلام نے نبی اکرم ﷺ سے شکایت کی کہ آپ کے امتی نے میرے امتی کی جیب سے ایک ہزار روپے نکال لئے تھے تو میں حضور ﷺ کو کیا مزد کھاؤں گا؟

غازی علم الدین ایک عالم نوجوان تھا لیکن سرکارِ دو عالم ﷺ کی محبت اسے کس بلند یوں پر لے گئی اب یہ بات ایک دن لیا جاتی ہے، جب کہ کھانگ کھیتے ہیں کہ وہ شہید نہیں ہے۔

محمد رفیع ہندوستان کا ایک مشہور گلوکار تھا۔ ایک مجلس میں اس نے گانہ می کے سامنے گین گایا، اس مجلس میں شہرہ آراء اور اداکار جیسے لوگ موجود تھے گانہ می نے خوش ہو کر کہا کہ رفیع جو گانے گاتا ہے ناگ کو اس نے کہا:

”جناہ میری ایک سی بچی (درخواست) ہے کہ مجھے بھی رفیع کہہ کر دے۔

بلایا جائے، جب بلایا جائے محمد رفیع کہہ کر بلایا جائے۔“

آج بھی اس کا نام لیا جاتا ہے تو محمد رفیع کہہ کر ہی بلایا جاتا ہے۔

اصل حضرت نے اسی ہنر سے کیا باری کی اور اسی ہنر سے کیا سادہ ساری کی۔

پاکستان میں نصف 295/C نافذ ہے، ہم ناموس مصطفیٰ ﷺ کی حفاظت کریں تو

ہر کی صدر کو کیا تکلیف ہے؟۔ ہمیں کہا جاتا ہے کہ یہ قانون ختم کرو دیں۔ ہم دولت کے انہار لگا دیں گے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ کا عشق ہی مسلمانوں کی قوت ہے۔ میں نے جس میں ڈاکٹر حیدر اذہ کو کہا تھا کہ یہاں وہابی اسلام نہیں چلے گا۔ یہاں علی گجریری رحمتہ اللہ علیہ اور غریب فرید نور رحمتہ اللہ علیہ کا اسلام چلے گا۔ وہابی اسلام چلتی ہے، اسلام ہار پاتی رہ سکتا ہے تو صوفیاء کی وجہ سے ہی رہ سکتا ہے۔“



خطاب

یہ طریقہ تبلیغ اسلام حضرت صاحبزادہ محمد حبیب الرحمن مجبوی
سربراہ ادارہ حلقہ الاسلام، بریلو فورڈ

بانی مکتبہ سادۃ التبلیغ اسیدی معروف مسین شاہ صاحب و ابراہیم جمعیت تبلیغ الاسلام، علامہ دعوام اہل سنت الاسلام، شہرہ آراء اور بزرگانہ!

تقریباً ہر سنی اس دور کے فتنوں کو بخوبی جانتا ہے، ہر فتنہ پوری عظیم اور نفیس کے ساتھ اہل سنت و جماعت کے عقائد و مومولات کو ختم کرنے کی کوشش کرتا ہے اور اس سلسلے میں ہر قسم کا زور اور زور صرف کرتا ہے۔ اگر ہم خود را خود را کریں تو ہمیں ماننا پڑے گا کہ امام احمد رضا کا مثل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وجود اور ان کی تعلیمات ان تمام فتنوں کے خاتمہ کے لئے وقف تھیں۔ ان کی تعلیمات آج بھی ترن تر تھیں اور آج کے فتنوں کے خاتمے کے لئے ان کی دستگیریا نے پر تبلیغ و اشاعت کی ضرورت ہے۔

تبلیغ اسلام حضرت ی صاحب نے یہ کائنات متفقہ کر کے اہل سنت و جماعت کو عمدہ ڈگر پر چلا ہے، بریلو فورڈ والے ان کی علمی اور عملی خدمات کو یکسر ہے ہیں، انہوں نے

اپنی زندگی خدمت اسلام کے لئے وقف کر رکھی ہے اور آج یہ کاغذ منظرِ منتظر کرتے ہوئے ہے کہ امام احمد رضا بریلوی کی تعلیمات سامنے ہیں گی تو سنی ماہرین کھائے گا۔ اسے اہل سنت و اکرابی کا چاہیے ہو تو تعلیمات رضا کو سامنے رکھنا اور ان پر عمل کرنا۔

آج ممکن ہے کہ کوئی شخص انہیں اختلافی شخصیت کہے اور کوئی انہیں حق و قرار دے لیکن قیامت کے دن ہر آدمی اپنی آنکھوں سے دیکھ لے گا کہ حضور ﷺ کا مقام محمود پر فائز ہوں گے تمام انسان حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر وہ مگر انبیاء کرام علیہم السلام کے استخوانوں پر آپ کو تلاش کریں گے، یَوْمَ نَذْهَبُ عَلَىٰ أَعْيُنٍ، ہذا ہم ”ہر گروپ کو اس کے امام کے حوالے سے نکالا جائے گا۔“ سرکارِ مقام محمود پر فائز لواؤ الحمد کے ساتھ تشریف فرما ہوں گے۔ صدیوں بعد پیدا ہونے والے امام احمد رضا منوں کو چھرتے ہوئے بارگاہ رسالت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے

مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضا

”صلیٰ علیہ وسلم“ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

ان کی تمام خدمات بے شمس ہیں ”اسلام رضا پر ہی کی نقدا ہے، ان کے پاس بہت پاس سوسے کھے کسب انہیں امام یانے لیتے ہیں وہ کسی مصلحت کے بگاڑ نہیں ہوئے۔ انہوں نے کوئی نئی بات نہیں کہی، وہی بیقا سہوا“

وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا

”سب ہی اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور فرقوں میں نہ بٹ جاؤ۔“



خطاب

سر سید معروف حسین نوشاہی قادری

سربراہِ ہوائی جہتِ تبلیغ الاسلام، بریلو فورڈ

اس نشست کے آخر میں ہائی مغل حضرت سر سید معروف حسین نوشاہی قادری مدظلہ العالی نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

”ہم تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ دوسری نشست ٹمبر کے بعد ہوگی۔ جس میں قادی صدافت حسین، قادری طارق مجاہد طاہر اور مفت جہ پے سامعین کریں گے۔ ڈاکٹر محمد رفیع، پروفیسر محمد عتیق اکبر، رحمانی محمد حنیف غیب خطاب فرمائیں گے۔

آپ نے یہ قوساعت فرمایا ہے کہ اہل حضرت مولانا شاہ احمد رضا ناں نہ لیبی ایسے امام تھے جنہوں نے جب رسول ﷺ کو قیادجا کر چرقتے کا مقابلہ کیا۔ اسی حقیقت کو دہا کر کرنے کے لئے یہ کاغذ منظرِ منتظر کی گئی ہے۔

چتر مارنے والے کو بھڑکا جواب دیا جائے تو کوئی جرم نہیں ہے۔ بریلو فورڈ میں ایسی کیشیں پھیل چکی ہیں جن میں امام احمد رضا بریلوی اور مسلک اہل سنت کے علاوہ کے خلاف زبان درازی کی گئی ہے، اہل سنت کے خلاف انگریزی زبان میں پروپیگنڈا کیا جا رہا ہے۔ احسان الہی شہر کی کتاب ”السرسلوہ“ کا انگریزی ترجمہ گھر گھر تقسیم کیا جا رہا ہے۔ اس کتاب میں ول کول کا نقل بیان ہے کہ کیا گیا ہے بلایک جیلے کو دھو صوں میں تقسیم کر کے غلا تاثر دینے کی کوشش کی ہے۔

السرسلوہ کے حباب میں علامہ محمد باقر عظیم قادری نے اردو شاہ اسماء کا تہیہ ہمارا ”کوہِ بریلی میں“ میں علامہ اعلیٰ ”کے نام سے کتاب لکھی ہے جس کا ترجمہ ”عقائد و کلمات“ کے نام سے چھپ چکا ہے۔

کل ایک گروپ کی طرف سے لکھا ہوا پانچ پر مشتمل ایک خط ملا ہے، جس میں بعض باتیں لکھی ہیں جن کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں، اور بعض ایسی باتیں ہیں کہ ان کے سامنے سے ایمان ٹھہرے میں پڑ جائے۔ کوئی شخص بارگاہ رسالت میں کشتافی کرے اور شیخ والا مسلمان نہ سمجھتا ہے کہ اس نے کشتافی کی ہے۔ اس کے ہاں جو شیخ والا خاموش رہے تو اس کا اپنا ایمان جاتا رہے گا۔ ہم کسی کے خلاف کارروائی نہیں کر رہے بلکہ چند رسول اللہ ﷺ کا وہ پیغام ہر شخص تک پہنچانا چاہتے ہیں جو امام احمد رضا نے دیا تھا۔ اب نماز ہو گی نماز کے بعد ساتھ والے ہال میں جا کر کھانا تناول فرمائیں۔ کھانا پیارا ہے۔



علاوہ انصاف کے بعد پیر سید معروف حسین عارف نوشاہی قادری مدظلہ العالی نے اپنے مختصر خطاب میں کانفرنس کی غرض و مآبیت بیان فرمائی

خطاب

پیر سید معروف حسین عارف نوشاہی قادری
سربراہ روپائی جمعیت تبلیغ الاسلام، میرٹھ فوراً

”ایک وقت تھا جب تیرہ قفقاز سے لڑائیاں لڑی جاتی تھیں، آج کا دور انہیں دور ہے، جس انداز میں القاعدہ کی چارہی ہو جواب بھی اسی انداز میں دیا جانا چاہیے۔ امام احمد رضا بریلوی نے کوئی نئی بات نہیں کی، انہوں نے تمام زندگی ہمیں

رسالت کے حوالہ کے لئے وقف کی ہوئی تھی ان کی ایک ہزار کے قریب تصانیف ہیں، انہوں نے اب بھی تک ان کی تمام تصانیف شائع نہیں ہو سکیں۔ رضا فاؤنڈیشن، جامعہ نظامیہ رضویہ کی طرف سے عربی عبارات کے تراجم، ترجمہ، نئی جہاں ہندی اور نئی کتابت کے ساتھ قرآنی رضویہ کی میں جلدیں چھپ گئی ہیں، جن میں سے اٹھارہ جلدیں آپ کے سامنے موجود ہیں۔ جمعیت تبلیغ الاسلام کی جتنی مسابہ ہیں ان کے تعاون میں ہمارے واسطے سے قرآنی رضویہ کی اشاعت میں تعاون کیا ہے، مولانا مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی مدظلہ العالی ہانچم علی جامعہ نظامیہ رضویہ سے سب حضرات کا شکریہ ادا کیا ہے۔

کوئی شخص اپنے باپ کے بارے میں کہے کہ اس کا علم شیطان سے کم ہے تو کیا وہ اس کی تہلیل کر رہا ہے یا توہین؟ بلکہ کوئی شخص یہ کہے کہ نبی اکرم ﷺ سے شیطان کا علم زیادہ وسیع ہے۔ کیا وہ مسلمان ہے؟

کسی نے کہا

”شیخ یا کسی بھی محترم شخصیت، یہاں تک کہ رسالت مآب ﷺ کی طرف

توجہ کا لگا دینا جملہ لوگوں کے خیال میں فرق ہونے سے بدرجہا بدتر ہے۔“

جن لوگوں نے اس قسم کی باتیں کہی ہیں انہوں نے کیا سوچ کر لکھیں؟ یہ کون

کی ٹیکسٹور کو نہایت ہے؟

تمام مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ تمام انبیاء سے افضل اور تمام انبیاء کے بعد شریف لائے ہیں، لیکن کچھ علماء نے یہاں تک لکھ دیا کہ اگر نبی اکرم ﷺ کے زمانے کے بعد یا آپ کے زمانے ہی میں کوئی نبی آ جائے تو آپ کے خاتم النبیین ہونے میں فرق نہیں آئے گا۔

گزشتہ دوں مرتبہ انہوں نے اپنے اخباری بیانات میں یہ حوالہ دیا کہ بانی

دارالعلوم دہلی کے تھے ہیں کہ حضور ﷺ کے بعد کوئی نبی آجائے تو آپ کے خاتم النبیین ہونے میں فرق نہیں آئے گا۔ مطلب یہ کہ اگر مرزا غلام احمد کا دعویٰ آگیا تو کیا فرق پڑا؟ اہل حضرت نے اس قسم کے افکار پیش کرنے والوں کا تعاقب کیا تھا مرزا بھی اس کا بھی تعاقب کیا۔ وہ عظیم صحت، مضمر اور عقیم تھے، انہوں نے نبی کا نکاح ﷺ کے ہر اس گستاخ کا محاسب کیا جس نے کسی طرح بھی حضور ﷺ کی بارگاہ میں گستاخی کی۔

تادمے پرانے ساتھ حاتی محمد الیاس قادری، شاک پرست ماچھڑے انگریزی میں 75 کتابیں شائع کی ہیں، جن میں سے بہکامل حضرت کی تصانیف کے تراجم ہیں۔ "مسلاک و فخر" کے نام سے ایک ماہنامہ بھی شائع کرتے ہیں۔ باہر حال یہ یہ کتابیں اور یہ مجلہ موجود ہے، املا سادہ لہجہ کی انگریزی کی کتاب بھی موجود ہے، جاسے ہوئے ضرور لیتے جائیں۔"



خطاب

حاجی محمد حنیف طیب

رکن سپریم کونسل جماعت اہل سنت پاکستان، کراچی

واجب الاحترام پیر طریقت حضرت پیر سید مصروف حسین نوشاہی دامت برکاتہم العالیہ اور علامہ و مشائخ اہل سنت اہل حضرت کے علماءوں کا انوفی غلام و غرضی کرنا، رازنی دوران غلام سید احمد سعید کالہ کی کامریہ، انجمن طلبہ اسلام آباد اور دارالجماعت اہل سنت کے خدام کا خدام آپ کی خدمت میں حاضر ہے، پیر طریقت حضرت پیر صاحب کی خدمت میں دل کی افادہ گہرائیوں سے اس کا غرض کے منتظر کرنے پر یہ جھجک چٹن کر رہا ہوں۔

حضرات گرامی! میں ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھنے کی بجائے کوئی عملی پروگرام بنانا چاہیے اور اس پر عمل ہی ادا کرنا چاہیے، بقول شاعر:

ہم رگوں میں دوڑتے پھرتے کھسکنا

جراجم ہی سے نہ لچے وہ لہو کیا ہے؟

مشکلات اس وقت تک حائل رہیں گی جب تک آپ اللہ تعالیٰ پر توکل کر کے کام شروع نہیں کر دیتے، جب آپ قدم اٹھائیں گے تو مشکلات کے بدل چھٹ جائیں گے۔ میں نے زندگی میں پہلی بار جناب ڈاکٹر محمد رفیع صاحب سے سنا ہے کہ اہل حضرت نے بیان کیا ہے کہ انہم تقسیم کیا جاسکتا ہے، ہم جب میزک میں تھے تو ہمیں پڑھا گیا کہ انہم تقسیم نہیں ہو سکتے، اور جب یونیورسٹی میں گئے تو بتایا گیا کہ انہم کو لاتعداد زروں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ ہم نے اپنی اولاد کو سائنس کی طرف لوگوایا، لیکن ہم اہل حضرت امام احمد رضا بریلوی کی حقیقت کی طرف توجہ دے سکتے۔

سائنس کیا ہے؟ بقول و قول:

دعوت نے ولا تاروں کی گزرگاہوں کا اپنے افکار کی دنیا میں سرگرد نہ سکا
جس نے سورج کی شعاعوں کو گرفتار کیا زندگی کی شمع تاریک، سرگرد نہ سکا
اپنی حکمت کے غم و دھج میں الجھایا آج تک فیصلہ طبع و ضرر کر نہ سکا
میری گھنگورو و حصوں پر مشتمل ہے، پہلا حصہ اس عنوان سے متعلق ہے جو غلام سید

نے لکھا ہے، یاد رہے

اہل حضرت کی انتہی شاعری

جوابات ایک کتب خانہ کی تقریر میں بیان کی جاتی ہے، وہ ایک شعر تک بعض اوقات ایک مصرع میں بیان کر دی جاتی ہے۔ مثلاً ایک مقرر اپنی پوری تقریر کا غلام سید مصرع میں

بعد از خدا و رنگ توئی قصہ مختصر

شاعری بلاغ کا مؤثر ذریعہ ہے، اعلیٰ حضرت نے جہاں تڑ کے ذریعے پیغام دیا ہے وہاں شعر و سخن کو بھی وسیلہ اختیار کیا ہے۔ یہ شاعری اعلیٰ حق جس نے آپ کا پیغام موام تک پہنچا دیا اعلیٰ حضرت نے دیا اسلام لکھا ہے کہ کئی جہاں بھی ہو پڑتا ہے اور جہم بہم کر پڑتا ہے

مصلح جان دھت پہ لاکھوں سلام

اس کی مقبولیت کا یہ عالم ہے کہ دوا بھر میں جہاں اردو جانتے والے لوگ رہتے ہیں، یہ سلام پڑھا جاتا ہے۔ سرکارِ دہلی عالم شہید کی جائیداد کے سامنے میں نے خود شاپہ کمالی محبت پڑھا ہے۔

مصلح جان دھت پہ لاکھوں سلام

1985ء میں جب محمد نمان جو نچو وزیرِ اعظم تھے اس وقت کے وزیرِ مذہبی امور نے لکھی سے سرکارِ جاری کر دیا کہ کسی مسجد میں صلوٰۃ و سلام نہیں پڑھا جائے گا۔ میں نے علامہ عبدالمصطفیٰ ازہری اور مولانا سید شاہ ابالحق قادری صاحب سے بات کی۔ ہم نے باتوں رات تحریک انکوائری کر دی اور دوسرے دن اسٹیبل میں شاہ ابالحق قادری صاحب نے کھڑے ہو کر کہا کہ محمد کے بعد مسجد میں صلوٰۃ و سلام کی ممانعت تو بعد کی بات ہے، ہم اس وقت اسٹیبل میں کھڑے ہو کر پڑھتے ہیں۔

مصلح جان دھت پہ لاکھوں سلام

مہر ان اسٹیبل میں سے اکڑ رہا تھیں نے کھڑے ہو کر سلام پڑھا اور اس کے بعد یہ صاحبِ موصوف نے مہر دیکھی اور اپنا آؤ رواہیں لے لیا۔

حضرات گرامی! دوسرے شعراء نے بھی تعزیر لکھی ہیں، کسی نے ایک، کسی نے دو یا تین، لیکن اعلیٰ حضرت نے صرف تعزیر لکھی ہیں، کسی نے کہا کہ آپ اللہ تعالیٰ کی حمد بھی لکھیں، آپ نے دوسری جگہ بھی حمد لکھی ہے، مگر اس فرمایش پر جو حمد لکھی وہ حمد ہی ہے اور نعمت بھی

وہی رب ہے جس نے تجھ کو ہر دن کرم پہنچا

تجھے حمد ہے خدا کا

ہمیں بھیک مانگتے کہ حیرت آستان پائا

وہ کنواری پاک مریم وہ نعت و فیہ کام

وہی سب سے افضل آیا

ہے عجب نشان اعظم مگر آمد کا چلا

ہمیں اسے زخما تر سے دل کا پتہ چلا بھٹکل

یہ نہ پا چھا کیا پایا؟

درِ روضہ کے مقابل وہ ہمیں فخر تو آیا

خود فرما تے ہیں کہ نعمت کوئی بہت مشکل کام ہے، آگے بڑھتا ہے تو حید میں داخل ہو جاتا ہے اور کئی کرتا ہے تو تنقیض کا مرکب ظہور تا ہے۔ نعمت کہتا ایسے ہے جیسے کنوار کی دھار پر پلانا۔

نعت گوئی کس سے نیکی؟ اس بارے میں فرماتے ہیں:

قرآن سے میں نے نعمت گوئی نیکی

اعلیٰ حضرت نے نائب کی مشکل زمیوں میں نعمت لکھی ہے، نائب نے اپنے

محبوب کے بارے میں غزل کا یہ مصرع لکھا

جس کو ہو جانِ دل مزہزیری بھی میں جانے کیوں؟

اعلیٰ حضرت نے ایک لفظ تبدیل کر کے اسے نعت کا حصہ بنا دیا۔

دل کو جو شعلے دعا حیرتی لگی سے جانے کیوں؟

سلام رضا پڑھا جائے تو نور سے سنیں اس میں بڑے خوبصورت انداز میں

تجلی اکرم مثلاً کا سراپا بیان کیا گیا ہے۔ دلِ اقدس کے بارے میں کہتے ہیں۔

دل کچھ سے دور ہے مگر یوں کہیں

فلحہ رازِ وحدت پہ لاکھوں سلام

لوگوں کی کیفیت بیان کرتے ہیں۔

پتلی پتلی بھی قدس کی بچیاں

ان لوگوں کی نزاکت پہ لاکھوں سلام

بڑی خوبی کی بات ہے پاکستان میں مولانا فیض احمد فیض نے "عداوتِ بخشش"

کی تیس جلدوں میں شرح لکھی ہے۔ پروفیسر راض احمد جالپانی نے پوری "عداوتِ بخشش"

کی تفسیر لکھی ہے جو مغربِ شاہنہ ہونے والی ہے۔ مفتی محمد خان قادری صاحب نے

"سلامِ رضا" کی شرح لکھی ہے۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ جامعہ اذہر شریف سے "عداوتِ

بخشش" کا عربی مکتوم ترجمہ کیا گیا ہے جو قاصد سے چھپ گیا ہے۔

آجے! کچھ ادیبوں، شاعروں اور دانشوروں کے تاثرات اعلیٰ حضرت امام احمد

رضا بریلوی کی شاعری کے بارے میں مل چکے ہیں

مدد اس پوچھو نہ دینی کے پروفیسر وحید اشرف، پٹی ایچ ڈی لکھتے ہیں

"وہ ہر صنفِ سخن پر قدرت رکھتے تھے اور شاعرانہ ذوق، نگاروں میں سے

پوری طرح بہرہ ور تھے۔"

ماہرِ مضامین پروفیسر اکرم سہو احمد غلامی لکھی لکھتے ہیں:

"مولانا جن شاعری میں کسی کے شاعر نہ تھے، وہ عاشق صادق تھے،

ایضاً گہری نے انہیں وہ کچھ دیا کہ بس سوچا کیجئے۔"

اعلیٰ حضرت کے بھائی مولانا حسن رضا خاں نے اپنے استاد داغ دہلوی کو اپنی

حضرت کی یہ نعت سنائی۔

وہ سوئے لالہ دار بھرتے ہیں

حیرے دن اسے بہار بھرتے ہیں

اس گلی کا گدا ہوں میں جس میں

ماکتے تاجدار بھرتے ہیں

کوئی کیوں پوچھے تری بات رضا

تجھ سے شیدا ہزار بھرتے ہیں

یہ نعت سن کر داغ دہلوی نے کہا: "مولوی ہو کر ایسے شعر لکھتا ہے؟"

شاعر احمد ازہر، یہ شاعر لوگ تو آزاد ہوتے ہیں۔

سید صحت کچھ چھوٹی طبعی طرح جنیوں نے پاکستان بنانے میں بڑا کام کر دیا

کیا انہوں نے لکھتے کے ادیبوں کی مجلس میں قصیدہ سنا کر سنا

وہ مرقہ کشور رسالت جو عرض پر جلوہ گر ہوئے تھے

سے نزلے طرب کے سالماں عرب کے مہمان کے لئے تھے

مہراں سے پوچھا کہ اس کام کے بارے میں آپ کی رائے کیا ہے؟ تو انہوں

نے بیکہ زبان کہا:

"شاعر کی زبان خوش کوڑ کے پانی سے دھلی ہونی معلوم ہوتی ہے۔"

میں قصیدہ انہوں نے دل سے شعر ادا کیا کہ ان کی رائے پہنچی تو انہوں نے کہا:

"ہم سے کچھ مت پوچھیں، آپ گھر بھر پڑتے رہیں، ہم گھر بھر پڑتے رہیں۔"

علامہ اقبال کے سامنے اعلیٰ حضرت کی یہ نعت پڑ گئی

خدا کی رضا چاہتے ہیں وہ عالم

خدا چاہتا ہے رضائے محمد (ﷺ)

نعت بن کر علامہ احمد کرکڑے ہو گئے اور کہنے لگے میرے بھی دشمن ہیں۔

حاشا تو دیکھو کہ دوزخ کی آتش

لگائے خدا اور بجائے محمد (ﷺ)

تجب کی جاپے کہ فردوس اہل

لگائے خدا اور بجائے محمد (ﷺ)

میری تقریر کا دوسرا عنوان

یہ ہے کہ اعلیٰ حضرت کے محرم پر تو شور مچاتی تیار کر کے تقسیم کر دیے اور ختمیں بن کر خوش ہو جانا کافی ہے انہیں ہرگز نہیں، یہی صاحب نے ہمیں ہماری ذمہ داری کا انہماک دلا دیا ہے۔ اب ہم سب کا کام ہے کہ ہم ظلم اور غلامی کے مدارس قائم کریں، انگلینڈ میں کم از کم درس نظامی کا ایک مدرسہ ہونا چاہیے بچوں اور بچیوں کے سکول تو درجنوں ہونے چاہئیں، داخلہ سنت کے اور دوسرے کچھ ترمیم انگلیں میں کرنا چاہیے ملحقہ جو ظلیل خان قادری کی کتاب "ہمارا اسلام" کا انگریزی ترجمہ ہونا چاہیے۔

ایک وقت تھا کہ بچوں پر غور نہیں میں "سیدی مرشدی سوودی سوودی" کے نعرے لگاتے جاتے تھے۔ 1968ء میں انجمن علماء اسلام قائم کی گئی۔ انجمن نے علماء کو نعرہ دیا "سیدی مرشدی یا امی یا امی"۔ الحمد للہ اب نعرہ دیا یہ مقبول ہوا کہ باقی سب نعرے ختم ہو گئے۔ مقصد یہ ہے کہ آپ کوئی قدم اٹھائیں گے تو راستے کی رکاوٹیں دور ہو جائیں گی۔

آخر میں منہبیت کے دشمن چرچہ کرانی لکھ کر ختم کرتا ہوں۔

احمد رضا کا تازہ گستاخ ہے آج بھی خورشید علمان کا درشتاں ہے آج بھی

سب سے بڑا اہل ان کے بھی ہو گئے چراغ احمد رضا کی مشن فروزاں ہے آج بھی

خطاب

پیر زادہ سردار احمد قادری پیر شہر، مانچسٹر

"مشائخ طریقت، قائدین اہل سنت، عوام اہل سنت!

یہ محفل امام احمد رضا کی محفل ہے، یہاں مفکر کی محفل ہے جس نے فکر اسلامی کے حسین درجے دکھائے، یہاں عاشق رسول کی محفل ہے جس نے ہمیں مشق رسول کے سلیقوں سے آشنا کیا یہاں سچو عالم دین کی محفل ہے جس کے علوم کے سرچشمے ایک عالم کو آج تک میرا پ کر چکے اور جس کے فیوض و برکات کا سلسلہ آج تک جاری ہے۔

وہ عالم تھا، وہ مفسر تھا، وہ محدث تھا، وہ مفسر تھا، وہ دانشور تھا اور سیاسی نظریہ دینے والا عظیم رہا تھا۔ لوگ کہتے ہیں کہ شاید اہل سنت پر ایسی کتب چکر چڑھنا خواندہ لوگوں پر مشکل ہے جو کیا ربوہیں شریف، ختم درود اور ہمارے ظاہری اعمال اور جاری پیمانہ پر کاروبار ہے اس کے علاوہ ان کے کوئی انحرافات نہیں، حقیقت یہ ہے کہ راست مسلم نے امام احمد رضا سے بلا کر کوئی فکر دینے والا گزشتہ صدی میں دیکھا ہی نہیں۔

امام احمد رضا اس فکر کا علمبردار ہے جس کا آغاز شیخ عتیق شاہ عبدالحق محدث دہلوی نے کیا اور جسے ہاتھ میں لے کر علامہ فضل حق خیر آبادی نے علم جہاد بلند کیا، علامہ کون ہے علامہ ابراہیم شامی آپ کو ذوق تحقیق و معارف سے تو آپ تاریخ و تذکرہ کی کتابوں کا مطالعہ کریں

یہ علامہ ابوالفتح محمد شامی کی کتاب "پائل بدوین" کا انوکھ سا چھوٹا سا تذکرہ کا حوالہ دے رہا ہوں علامہ فضل حق خیر آبادی کی مجلس "تحقیق الفتویٰ" کا در بدر "فتاویٰ مصطفیٰ" ہے کتاب آپ کتبہ قادریہ دار سے حاصل کر سکتے ہیں، علامہ محمد متاثر احمد مدنی جاسد ازبک شریف میں "علامہ فضل حق خیر آبادی کی عمرانی خدمات پر" انوکھ کا حوالہ دے رہے ہیں، محترم علی صاحب جالب نے لکھی ہے علامہ فضل حق خیر آبادی پر، انوکھ کر دی ہیں، مولانا محمد ابراہیم جاسد ازبک شریف سے "علامہ فضل حق خیر آبادی کے فقہی احکامات" پر، انوکھ کر دی ہیں، علامہ محمد محمد امجدی کی کتاب "تذکرہ علامہ فضل حق خیر آبادی کے فقہی احکامات" پر، انوکھ کر دی ہیں، علامہ شرف قادری

ان کے بارے میں ایک ہندو اہلادریس جی اہل لکھت ہے:

"مساجد میں ملاقات کر رہے ہیں اور یہ یقین کر رہے ہیں کہ کفار کو قتل کرنے سے اجز عظیم ہوتا ہے، یہ جامع مسجدوں میں پراگرم اور ہے جس میں عمارت فضل حق لوگوں میں جوش جلاو پیدا کر رہے ہیں اور اپنے موانع سے لوگوں کو بھڑکا رہے ہیں۔"

جبکہ آزادی 1957ء کو انگریزوں نے ختم کیا، ہندوؤں کی سازش اور ہمت سے دیگر عوامل کی بنا پر تحریک آزادی دینی طور پر رک گئی تاہم علامہ قاسمین کی ایک کپیپ دے گئے۔ تاریخ نے بتایا ہے کہ علامہ کے جس ساتھیوں نے قریب قریب چار تحریک کو ضبط جوالہ بنایا ان میں مولانا کاغیت علی کافی، مفتی امام بخش سہیل، مولانا فیض احمد جالونی، امراشد شاہ مدداسی اور مولانا ہاج الدین کے نام آتے ہیں۔

تحریک آزادی کے خاتمہ کے بعد علامہ کو ایک فریق کے سامنے پیش کیا گیا جو چارن کیبل، جوڈیشل کمشنر اور وہ (اسی کے نام پر کیبل پر دشمن کا نام رکھا گیا) اور میر میرو پر مشتمل تھا۔ فریق نے فیصلہ دیا کہ:

"اس شخص نے جان بوجھ کر لوگوں کو ہمارے خلاف بھڑکا دیا جب تک یہ شخص اس ملک میں رہے گا یہ عطاوی استعمار کے لئے فخر و بین کر رہے گا۔"

4 مارچ 1959ء کو انگریزوں کا سے جربر ٹانڈر بیان (کالے پانی) بھیج دیا جائے پناہ پر 1961ء کو بنگالہ کی وفات ہوئی اور وہیں دفن ہو گئے۔

احمد علامہ فضل حق خیر آبادی ہندوستان سے ہارے ہیں۔ انگریزوں نے ہارے ہیں لیکن شہیتہ آزادی مسکرا رہی ہے۔ آخر نہ ملے کے خاندان میں حریت لڑا کا قہر ہے اور رہا ہے۔ اس لئے کہ ان میں عطاوی استعمار کی بنیادوں کو بگاڑ کے رکھ دیا ہے۔ اس کا کہنا ہم نے اب احمد رضا بنیوی رحمہ اللہ خانی و قدس سرہ۔"

خطاب

میرزا احمد حسین مدظلہ، بانی و پرچم جامعہ الکرم

واجب التحقیم علامہ کرامہ و شایع نظام!

محترم حضرت وزیر اعلیٰ گرامی!

آج اس عظیم الشان کانفرنس میں شرکت کے لئے آتے ہوئے میرے ذہن کے گوشے میں بھی یہ خیال نہیں تھا کہ گزشتہ صدی کے فقید الشان انسان کے بارے میں اس کیج کیج بیان کو بھی کچھ کہنے کا موقع ملے گا۔

محترم سائنس اہلکار میرے اعلیٰ حضرت عظیم مسرور محدث، عظیم مفکر اور مجدد تھے۔ وہ ایک عظیم معضلہ اور مقرر، ایک عظیم مسئلہ اور مفتوح تھے۔ ان سب پہلوؤں پر جرحلہ تھا تو عشق رسول (ﷺ) کا جذبہ اور وہ سچے سچے اپنے آپ کے عاشق و مولیٰ تھے۔ ترجمہ قرآن ہو یا شاعرانہ کلام ہر جگہ عشق رسول (ﷺ) کی جلوہ گری تھی، دنیا جہان کا جہاں سے مسئلہ پوچھا گیا، جواب آیا یا کیا اس میں عشق رسول (ﷺ) ہو، ملو یا تھا۔ وہ کیا واقعہ تھے تو اسے تیار ہوا کہ ہم انھیں اور کیا لکھا؟ قلم وہی لکھتا ہے چہ ضرور کا اشارہ ہوتا ہے، دل کا اشارہ اس طرف ہوتا ہے جس طرح دل ان کی طرف پند کرتا ہے۔

گمشدہ دل سنا سناے دیتا ہوں

مقام رضا آج تمہیں بتائے دیتا ہوں

اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں میرا دل جیہ کہو کیسے تو اس کے ایک حصے پر لکھا ہوگا والا اللہ والا اللہ اور دوسرے حصے پر لکھا ہوگا محمد و رسول اللہ (ﷺ)

احباب مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ اب تیار ہو کر شان میں قصیدہ لکھیں، وہ قلم اٹھاتے

جس اور نصرت رقم کر دیتے ہیں۔

وہ کمال صحن حضور ہے کہ گمان نقش جہاں میں
دیغا کا ہر کمال دلیل زدہ دل ہے۔ جس کو نقش اذلال آقا ہوتا کمال ہے۔

وہ کمال صحن حضور ہے کہ گمان نقش جہاں میں
بیکں پھول خار سے دور ہے، بیکں تلخ ہے کہ دہان میں

اور مسلم کے زمانے میں اللہ تعالیٰ کے ایک ولی کو پوچھیں کہ اللہ بھی میں گرفتار کر
لیا، ابو مسلم کو بھی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دربار ہوا، آپ نے اسے فرمایا کہ تیری پالیس نے ہمارے
آدمی کو جیل میں ڈال رکھا ہے ابھی چار دن تو بقیہ ادا کرنے سے عذر میٹھا ہے۔ ابو مسلم اسی
وقت نکلے سر، ننگے پاؤں جیل میں گیا اور اللہ تعالیٰ کے اس ولی سے معافی مانگی اور ساتھ ہی
پچھلے کی کہ کوئی خواہش ہو تو فرمائیں۔

اللہ کے اس ولی نے فرمایا:

”ابو مسلم! تو بابتوا ہوتا ہوگا۔ مگر جس کا کریم اکابر کا مہربان ہے
کہ وقت کے حکمران کو حکم دیتا ہے کہ رات کے بارہ بجے اے سلطان نظام کو
دبا کر داور حکمران ننگے پاؤں اس کے پاس حاضر ہوتا ہے اے کسی دوسرے
کے سامنے عرضی نیاز کی کیا ضرورت ہے۔“

کہوں مدح لعل دول رضا، چڑے اس جلا میں ہری جلا
میں گداہوں اپنے کریم کا صبر دین چارہ شائیں

خطاب

مفتی اسلام علامہ سید عبدالقادر شاہ گیلانی مدظلہ العالی

عربی خطبہ کے بعد اس آیت کریمہ کی تلاوت کی۔

لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللَّهَ
وَرُسُلَهُ وَتُؤْخَذُونَ أَتْيَاهُمْ أَوْ أَكْتَفَاهُمْ أَوْ أُخِيذُوا مِنْهُمْ أَوْ عُصِبَتْ فَرْجُهُمْ
أَوْ لَيْسَ كَذَلِكَ هِيَ فَلَئِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَهُمُ الْإِيمَانُ وَآيَةُ لَهُمْ يُرْجِحُ جَنَّةً ۝

”آپ ان لوگوں کو نہیں پائیں گے جو اللہ اور اس کی رسالت کے دن پر ایمان رکھتے
ہوں کہ محبت کرتے ہوں ان لوگوں سے جو اللہ اور اس کے رسول سے دشمنی رکھتے ہوں۔

اگرچہ وہ ان کے باپ ہوں یا بیٹے یا بھائی یا قریبی رشتے دار۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ اللہ نے ان
کے دلوں میں ایمان لکھ دیا ہے اور ان کی طرف کی روح سے ان کی اعدائے قریبی ہیں۔“

و ادب الاحرام جناب ہی صاحب، علماء کرام اور سادات نظام اسب سے پہلے
تأخیر سے پہنچنے پر معذرت خواہ ہوں۔

اصل حضرت فاضل بریلوی پر انگٹھ کرنے کے لئے میں نے جو آیت پڑھی ہے اس
سے خود انہوں نے عروفاً سب کے حساب سے اپنی تادیب پیدائش نکالی ہے۔

أَوْ لَيْسَ كَذَلِكَ هِيَ فَلَئِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَهُمُ الْإِيمَانُ وَآيَةُ لَهُمْ يُرْجِحُ جَنَّةً

۴۲ = ۱۲

مکن ہے کوئی شخص اعتراض کرے کہ یہ زمانہ نزول حق کا زمانہ نہیں ہے، آج یہ
بچیں کیوں پڑھتے ہو؟۔۔۔ ایسے لوگوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ یہ قازانہ کسی ملک اور
ان کے ساتھ نام نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مذکور بالا صفت کے حاملین کے دلوں پر



ایمان کندہ کر دیا ہے، مفسر کا یہ کام ہے کہ وہ بتائے کہ اس کلمے میں کون کون لوگ داخل ہیں؟
 اعلیٰ حضرت کی ذات باریکات حق وحدانیت کی نشانی ہے کسی شخص کے سامنے
 اعلیٰ حضرت کا نام لیں اور اس کے سینے پر ہاتھ رکھیں۔ اگر اس کے دل کی دھڑکن غیر
 متوازن ہو جائے اور تکلیف ہو جائے تو کبھی کہ وہ اہل باطل میں سے ہے اور اگر اس کا
 چہرہ مسرت و شادمانی ہے چمک اٹھے تو جان لیں کہ وہ اہل حق میں سے ہے۔ حضرت
 الامام سید غفری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مؤمن اور منافق کی نشانی بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ:
 ”اگر وہ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے محبت رکھتا ہے تو وہ مؤمن
 ہے اور اگر اس سے نفرت سے کہتا ہے تو وہ منافق ہے۔“

عرب شریف میں جا کر دیکھا کہ ایک عالم کے سامنے اعلیٰ حضرت کا نام لیا اس کا
 رنگ اڑ گیا، معلوم ہوا کہ وہ جینٹلمن ہے اور دوسرے کا چہرہ جھگڑا اٹھانے لگا کہ یہ اہل حق میں
 سے ہے۔ اس دور میں اعلیٰ حضرت میاں دین ہیں۔

محمد کا ہر دور میں ایک کردار رہتا ہے، کیا وہ نکل زیادہ بڑھتا ہے؟ روزے زیادہ
 رکھتا ہے، صدقہ و خیرات زیادہ کرتا ہے؟ یہ سب کچھ ہمہ سب کام کرتا ہے، لیکن اس کا اصل
 موضوع وقت کے سب سے بڑے فتنے کا قلع قمع کرنا ہوتا ہے۔ اور اوقات شریف میں حدیث
 موجود ہے اس کے شمار میں نہ لگتا ہے کہ ایک وقت میں کیا کچھ ہو سکتے ہیں، آج بھی
 کئی لوگ محمد ہونے کے دعویدار ہیں اور ساتھ ہی کہتے ہیں کہ نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں نبی جیسا
 ہوں، یہ کھڑکاس موضوع ہو سکتا ہے محمد کا نہیں۔ محمد وہ ہے جو الیہ بکر مدینتی اشراف رواق عثمان
 غنی، اور علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو نبی ہونے والے۔ دانی بغداد، خوہد غریب، نوادر شاہ محمد
 فوت، نوشہرہ، بخش قادی، قادی، دارشاہ، عظیم کمانے۔ نوشہرہ، بخش قادی، قادی، دارشاہ، عظیم کمانے۔
 محمد والد ثانی کا دور، محمد حضرت شیخ عقیق، شیخ عبدالقادر محدث دہلوی کا دور، دارشاہ، نامہ دانی کے

استاذ ملا کمال الدین صاحب، اور ان کے بھائی ملا جمال اور علامہ عبدالکلیم سیالکوٹی حضرت
 حاجی نوشہرہ بخش قادی کے غوث ہیں تھے، حضرت سید صاحب کو چاہیے کہ ان کا یہ ہم بھی
 بحیثیت مجدد سامعین۔

محمد کا موضوع عظیم کبریٰ پر ہاتھ ڈالنا ہے، ایک وقت میں کئی مجدد ہو سکتے ہیں جو
 سب سے بڑے فتنے کے گردیاں پر ہاتھ رکھے اور وقت کا سب سے بڑا مجدد ہے۔ اعلیٰ
 حضرت کی ذات باریکات کو دلے کی تو میری حیثیت نہیں ہے، البتہ ایک معیار آپ کے
 سامنے بیان کرتا ہوں، شیخ عبدالقادر محدث دہلوی فرماتے ہیں کثرت اختلافات کے باوجود
 کسی شخص کا اس مسئلے میں اختلاف نہیں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حقیقی حیات کے ساتھ زندہ ہیں
 اور اعمال امت پر حاضر و غایب ہیں۔ (کتوب، شیخ نمبر 18) موجودگی و قسم کی ہوتی ہے
 جسمانی اور روحانی، ہر کاروہ عالم شہید علی اختیار سے کل کائنات میں تشریف فرما ہیں اور
 جلوہ گر اور اگر کرم فرمائیں اور جسمانی طور پر بھی تشریف لائیں تو آپ کے کرم سے امید نہیں
 ہے۔ شیخ عقیق کی وفات 1054ھ میں ہے اس کا مطلب یہ ہوا کہ اگر کاروہ عالم شہید کے
 حاضر و غایب ہونے کا عقیدہ پہلے سے چلا آ رہا ہے اور اس کے اندر کا عقیدہ مہجور نہ ہے۔

حمزہ ہندوستان میں جو اعتقادی اختلاف پیدا ہوا وہ انگریز کی آمد کے بعد پیدا
 ہوا سوچنے کی بات ہے کہ کتنی جڑ گھڑا کرتا ہے کسی نہ کسی لذت کے حاصل کرنے کے لئے
 کرتا ہے، انہی کو اپنے جیسا کہتے ہیں کیا لذت ہے؟ انہی کے علم کا انکار کرنے میں کیا لذت
 ہے؟ انگریز نے مسلمانوں سے اقتدار چھینا تھا، ان کے دیکھ بھی مسلمانوں کو ہوا،
 ہندوؤں کو کیا امتیاز ہو سکتا ہے؟ انگریز نے دیکھا کہ مختلف لوگوں میں باہمی رشتہ رنگ کا
 ہو سکتا ہے، لباس کا ہو سکتا ہے، بولی کا ہو سکتا ہے، خوراک کا ہو سکتا ہے، لیکن مسلمان عجیب
 قسم ہیں کہ ان میں سے کوئی رشتہ بھی ان میں مشترک نہیں ہے، ہر گھر میں یہ ایک دوسرے کے

بھائی ہیں۔ انہوں نے سوچا کہ یہ ایک کیوں ہیں؟ ان میں قدر مشترک کیا ہے؟ بڑے خورد
لگر کے بعد وہ اس نتیجے پر پہنچے کہ ان میں قدر مشترک تقسیم مصطفیٰ علیہ السلام اور حبیب مصطفیٰ علیہ السلام
ہے، لہذا ان کے دل میں یہ عقیدہ بن گیا کہ نبی کو کل کی خیر نہیں، نبی کو دیوار کے پیچھے کا علم
نہیں، اس مقصد کے لئے اس نے مجربوں کے منہ کھول دئے، بے حاشہ دولت لٹائی،
جامعہ مدینہ دہلی اسی مقصد کے لئے قائم کیا گیا تھا، مولوی محمود حسن کے والدہ ہیں سے چڑھے
ہوئے تھے۔

بریلی کے تاجدار نے مختصر سے جملے میں چٹائی پر بیٹنے کے باوجود ہدایت کے
گر بیان پر ہاتھ ڈالا اور یہ بھی ذہن میں رہے کہ ہدایت کے خلاف جنگ کا مطلب اس
حکومت کے خلاف جنگ تھا جس کی حکومت میں سورج غروب نہیں ہوتا تھا۔

الہامی اقامت پر وہ اس راہ سے

لڑائے مولے کو شہید سے

آپ کو اعلیٰ حضرت کا ایک شعر سنا تھا۔

فوجی نغریہ فوج ہمارا سجدے کو دل ہے بے قرار

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرود کے سامنے اپنے رب کا تعارف کراتے
ہوئے کہا تھا وَتَسَى الْاَلْبَدَى بِاَلْبَدَى بِالْاَلْبَدَى مِنَ الْاَلْبَدَى فَمَنْ يَرْجُو عَذَابَ رَبِّهِ
سے سورج چڑھا تا ہے، اور اے آقا ﷺ نے حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے
دو ہاتھ اور سوچ دو دیا۔ پھر کیوں نہ کہا جائے۔

فوجی نغریہ فوج ہمارا سجدے کو دل ہے بے قرار

روکے سر کو روکے ہاں بھی امتحان ہے



خطاب

علاء الدین شمس الدین محمد عرفان شاہ شہیدی مدظلہ العالی
محکم دلائل سے مزین و متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

محترم حاضرین اہل اسلام! یہ عظیم الشان کانفرنس امام احمد رضا اترکریل سنی
کانفرنس کے عنوان سے انعقاد پذیر ہے، بلکہ اس کی آخری ساتیں ہیں، آپ بارہ بجے
سے خطابات کا امت فرما رہے ہیں، برطانیہ اور پاکستان کے علماء اور دانشوروں نے اعلیٰ
حضرت محمود دین و ملت مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی کے اظہار کلام ان کی تعلیمات کو
تفصیل کے ساتھ پیش کیا ہے۔

جمعیت تبلیغ الاسلام کے سرپرست اعلیٰ، عالمی مبلغ اسلام، بی طرفیت جیسے
معروف صمیم شاہ عارف قادری نوشاہی مدظلہ العالی نے عالمی سطح پر امام احمد رضا بریلوی اور
ان کی تعلیمات کو روشناس کرانے کے لئے اس کانفرنس کا اہتمام فرمایا ہے، میں اس کوشش
پر خراج تحسین پیش کرتا ہوں، نیز جمعیت کے اراکین کے لئے بھی دعا گو ہوں جنہوں نے
ہر قسم کی قربانی دے کر اس کانفرنس کو کامیاب بنایا ہے۔

حضرت گرامی امام جے پٹلے باب علم و دانش اعلیٰ حضرت کی حیات و تعلیمات
انکار، بھیر علی اور تقویٰ دہ پیر گامی کے عنوان پر خطاب فرمایا ہے، میں اعلیٰ حضرت کے
حوالے سے جو کچھ پیش کرتا ہوں وہ اس لحاظ سے اہم ہے کہ اعلیٰ حضرت نے امت
مسلمہ کے خلاف کے چھانے کے لئے فرقہ بانڈ کے خلاف جو چوکھی جنگ لڑی ہے، آج
کچھ لوگوں کو تو ان کے اعلیٰ اور اچھے کاروں سے واقفیت ہے اور کچھ لوگ ان سے واقف نہیں
ہیں، ضرورت ہے کہ سب لوگ ان اچھے کاروں سے واقف ہوں تاکہ ہمیشگی جماعت یعنی اہل

ملت کے خلاف جہاد کو پیش کر رہے ہیں اس کا تو کیا پانچا۔

میرے بارے میں بعض لوگ کہتے ہیں کہ میں اپنی تقریر میں اپنے جذبات بھی شامل کر دیتا ہوں، حالانکہ یہ صرف میرے جذبات نہیں بلکہ انہو اہل اسلام کے جذبات بھی ہیں، بلکہ قرآن و حدیث کا فرمان بھی یہی ہے، ایک مطلق، ایک مطلق، ایک وسیع۔ کارائیے جذبات کے لہذا موقف پیش کر سکتا ہے، سامعین اس کے ساتھ اتفاق کریں یا نہ کریں، لیکن ایک سچا داعی لہذا مدعا بلکہ جذبات کے پیش نہیں کر سکتا۔ داعی اپنے خون کا آخری قطرہ بھی اس مقصد کے لئے صرف کر دیتا ہے کہ لوگ میرے ہوا بند جائیں۔ اعلیٰ حضرت صرف مطلق نہیں بلکہ داعی تھے انہوں نے ایک ماحول کو تو اور دوسرا ماحول تیار کیا۔ کانفرنس کا مقصد یہ بھی ہے کہ اگر کسی شخص کا بیرو مشرب یا اسٹاڈیو حیلہ و حلا تو اسے بتایا جائے کہ وہ مصلحتوں کو پائے طاق رکھ کر محبت رسول ﷺ میں ذوب جائے، اعلیٰ حضرت اول و آخر محبت رسول ﷺ تھے۔

محققین نے بتایا ہے کہ اعلیٰ حضرت کو لیکن علوم میں مہارت حاصل تھی، جن میں سے سولہ علوم انہوں نے پڑھے اور باقی انہیں مطالعہ کے، کوئی شخص پوچھ سکتا ہے کہ انہیں اسے علوم کیوں دے گئے؟ قدرت کریم کا عجیب نظام ہے، وہ جسے فہم و دانش، تہذیب اور بصیرت عطا فرماتا ہے تو اس سے کام بھی الیاسی لیتا ہے، ان کو اسے علوم و طالع کے کہ طور پر کام کرو۔

فاضل بریلوی غواب تھے، انہوں نے انگریز سے چاکہ نہیں لی تھی، ان کے دادا سید اللہ خاں، مظاہر دہلی میں بڑائی کے مقام پر فائز تھے، مظاہر فکر انہوں نے جاگیر عطا کی تھی، اعلیٰ حضرت کا اپنا پیرس تھا، ”حسینی پیرس“ اس کی آمدن اپنی ضروریات پر صرف کرنے کے علاوہ باقی رقم اسٹامپ کتب پر صرف کرتے تھے۔

مولانا حسین رضا کو وصیت کی کہ میری وفات کے بعد 22 کھانے تیار کر کے صرف فقرا کو کھلا، نامالداروں کو کھلا، انہی ائمین اعزاز میں تھے جس کا انہیں کھانے کا حق تھا، میں کہتے ہوں کہ انہیں کھانے کا نہیں بلکہ کھانے کا شوق تھا اور وہ بھی غریب و فقراء کو، ان کے برعکس تھانوی صاحب نے اپنی چھوٹی بیوی کی امداد کے لئے چندے کی اپنی کی تھی اور کہا تھا کہ اگر میرے بستے مصلحتیں ایک ایک روپیہ بھی رکھا کریں تو چھوٹی بیوی کا کام چل سکتا ہے۔

پہلیں طاقت رواں کجاست تا نکجا؟

اعلیٰ حضرت کے دور میں بڑے بڑے فتنے پیدا ہوئے

ان میں سب سے بڑا فتنہ دہلیت کا تھا، شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کا پوتا اور شاہ محمد اعظمی محدث دہلوی کا بیٹا مولوی محمد اسماعیل دہلوی، محمد بن عبدالوہاب کی تصنیف ”کتاب التوحید“ سے متاثر ہو گیا۔ اس نے ”تلقیہ الامیان“ لکھ کر نجدی افکار کو ہندوستان میں پھیلانے کی کوشش کی،

دوسرا فتنہ مرزا غلام احمد قادیانی کا تھا، یہ فتنہ اس وقت عروج پر تھا۔ مرزا قادیانی انگریز کی حمایت حاصل کر کے تمام مسائل پر دے کاہر لا کر اور ملازمین و کارکنان جماعت کو بڑھا رہا تھا،

تیسرا فتنہ رافضیت کا تھا، اس فتنے کے مظاہر دے کے اختتام پر بڑی ترقی کی، جہاگیر کی بیوی نور جہاں شیعہ تھی، اس کا بھائی آصف جاہ کوٹلیو تھا، اس نے ایمان سے ایک سو ہجرت فرما دینے سے پہلے ہی اس کے منہ پر دھنسی لگا دی اور جہاں اپنے پاس سے نکال دیتی تھی۔

علی گڑھ میں مر سید نے فتنہات اور دوحایت کا اٹکا کر دیا۔

شاہ عبدالغنی پٹنہ والی حدیث کو جہت نہیں مانتا تھا، وہ صرف قرآن کو دلیل مانتا تھا، چادر کی تمام پردہ پر دینا ہی کا چاہیے۔

امام احمد رضا بریلوی تنہا ان سب فتنوں کا (جنگہ اس کے مادہ اور بہت سے فتنوں کا) مقابلہ کر رہے تھے۔ اگر وہ کسی وجہ رئیس میں مصروف رہے اور ان فتنوں کا مقابلہ نہ کرے تو آج ان فتنوں کے آگے بلند باغداد سا جنگہ تھا۔ تعزیت، تالیف، ذکر و فکر اور دوسلام میں مصروف رہنے کے باوجود ان فتنوں کا بھی مقابلہ کرتے تھے۔

کسی کو کھٹا نہ ہوا۔ مقررہ راضیہ کیا جائے، لیکن اس کے اثرات لوگوں تک نہ پہنچیں تو اس کے طے کیا جائے گا؟ امام احمد رضا ربیع الاول ۱۲۸۷ھ میں انہوں نے اپنے معلوم موضوع، کنواں جنگ سمندر بنادیا۔ اس کے عملی اور روحانی فیصلے کسی کو کھدراشیرہ کسی کو کھدراغافل، کسی کو ملک احمد اور کسی کو کالی منشا اسلام کسی کو شیر و جہ سلطنت اور کسی کو کھدرا احمد علی بنادیا۔ امام نے ان کا زہن تو جس کا پایا، لیکن ان کا نور عقیدہ کسی سمجھت کی صورت میں ابھی بھی ہمیر ہے۔



سب سے پہلے مقدس روایت کا جائزہ لیتے ہیں، اعلیٰ حضرت نے "الفکو کجۃ الشہادہ" میں "طیل دولوی کی ہجرت (72) عبارات پیش کی ہیں جو اعلیٰ طور پر اسلام کے خلاف ہیں، ان میں سے ایک عبارت کتاب "عراق مستقیم" کی ہے، اردو یہ ہے "اپنے شیخ یا ان جیسی کسی محترم شخصیت کی طرف توبہ کا انکار خواہ خدا جب رسالت آپ ﷺ ہی کیوں نہ ہوں اپنے وطن اور گھر سے کے خیال میں غرق ہونے سے درجہدار ہے۔"

بعض لوگ کہتے ہیں کہ آپ اس قسم کی عمارت بناتے ہی کیوں ہیں؟ ہم اس لیے بناتے ہیں کہ لوگ جو کسی اہم شخص کے سامنے ہونے چاہتے ہوں، ان کے سامنے "تاریخ" اہل حدیث سے "اور" مقام اہل حدیث کے "انوار" پر اور شامہ اہل حدیث سے۔

۱۔ لکھنا کہ جو اعتراضات ہمارے اہل حق کے خلاف تھے، ان کے خلاف جواب لکھنا۔
 ۲۔ لکھنا کہ جو اعتراضات ہمارے اہل حق کے خلاف تھے، ان کے خلاف جواب لکھنا۔
 ۳۔ لکھنا کہ جو اعتراضات ہمارے اہل حق کے خلاف تھے، ان کے خلاف جواب لکھنا۔
 ۴۔ لکھنا کہ جو اعتراضات ہمارے اہل حق کے خلاف تھے، ان کے خلاف جواب لکھنا۔
 ۵۔ لکھنا کہ جو اعتراضات ہمارے اہل حق کے خلاف تھے، ان کے خلاف جواب لکھنا۔
 ۶۔ لکھنا کہ جو اعتراضات ہمارے اہل حق کے خلاف تھے، ان کے خلاف جواب لکھنا۔
 ۷۔ لکھنا کہ جو اعتراضات ہمارے اہل حق کے خلاف تھے، ان کے خلاف جواب لکھنا۔
 ۸۔ لکھنا کہ جو اعتراضات ہمارے اہل حق کے خلاف تھے، ان کے خلاف جواب لکھنا۔
 ۹۔ لکھنا کہ جو اعتراضات ہمارے اہل حق کے خلاف تھے، ان کے خلاف جواب لکھنا۔
 ۱۰۔ لکھنا کہ جو اعتراضات ہمارے اہل حق کے خلاف تھے، ان کے خلاف جواب لکھنا۔

مذکورہ بالا عبارت صراحتاً بتیغیض ہے، اگر اللہ تعالیٰ کو منظور نہ ہوتا تو جن آیات کریمہ میں حضور اقدس ﷺ کا ذکر ہے، ان کے پڑھنے سے منع فرمادیتا مثلاً یہ آیت مبارکہ

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَهِيدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا

اسی طرح جیانت کر رہے ہے۔

أَفَبِلَا صُرَاطٍ مَسْتَقِيمٍ هِيَاطُ الَّذِينَ نَعَّمْتَ عَلَيْهِمْ

کیونکہ جن حضرات پر اللہ تعالیٰ کا انعام ہوا ہے ان کا تذکرہ صراحۃً دوسری آیت کریمہ میں موجود ہے یعنی انبیاء، صِدِّیقین، شہداء اور صالحین۔

پھر نماز میں التحیات کا پڑھنا واجب ہے اور اسی میں ہے

السلام عليك أيها النبي

نَحْمَدُكَ يَا مُحَمَّدًا عَبْدَكَ وَرَسُولَكَ

جو شخص مذکورہ آیات اور کلمات پڑھے گا اس کی توجہ لازماً نبی اکرم ﷺ کی طرف مبذول ہوگی، انعام الہی فرمائی جائے گی، خواہ اس شخص نے ان کلموں کو حضور انور ﷺ کی ذات کریمہ کا قصہ نہ کر دیا اور عرض کر دیا **السلام علیک ایتھما السی** اعلیٰ حضرت شہداء اور رضا بریلوی نے چالیس سال پیش سے لے کر بغیر توجہ نہ کیا، پڑھی نہیں جا سکتی۔ تمام مخلصین کو چاہئے ہے کہ ایک ایک حدیث پیش کریں جس میں نعم ہو کہ نبی اکرم ﷺ کی طرف توجہ نہ کریں۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ عِنْدَ صَوْتِ النَّبِيِّ

”اپنی آواز میں نبی کی آواز کے پاس ہانک نہ کرو۔“

کہیں فرمایا

لَا تَخْلُقُوا أَذْغَاءَ الرُّسُولِ تَبْخُلُوا خُلُوعًا تَغْبِخُكُمْ نَعْمًا

(البقرہ ۲۳: ۶۳)

”رسول اللہ کا پس مناس طرح نہ پاؤ جس طرح تم ایک دوسرے کو بھڑاتے ہو۔“

کہیں ۵۴ فقرے کے بارے میں فرمایا:

وَلَيْنَ سَأَلْتَهُمْ لَيَقُولُنَّ إِنَّمَا كُنَّا نَخْوَضُ وَنَلْعَبُ.....

”اگر آپ ان سے پوچھیں تو وہ ضرور کہیں گے کہ ہم تو صرف بھٹی مزارع کر رہے

تھے، آپ فرمادیں کہ کیا اللہ اس کی آجھوں اور اس کے رسول کا خلاف ادا کرتے ہو، تم بھانے نہ

بلاؤ تم اپنا ایمان ظاہر کرنے کے لئے کافر ہو گئے ہو۔“ (البقرہ ۶۵/۶۹)

مصحف ترجمہ کی بات کرتے ہوئے ہے: دوش تار، دوش سے بات کرو۔

طاہر فرماتے ہیں: مَنْ اِسْتَحْلَفَ بِخَبْرِهِ لِيَقُولَ كَافِرٌ مَلْفُونٌ فِي الدُّنْيَا

وَالْآخِرَةِ۔۔۔ جو شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ کی بے ادبی کرے، کافر ہے، اور دنیا و آخرت

میں ملعون ہے۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی نے کئی جلی کرنے والوں کو صحیحہ کی خطوط لکھے

اور مطالبہ کیا کہ یا تو اپنی تحریرات کی قابل قبول وضاحت کرو بصورت دیگر تو کرو، جب وہ

کسی بات پر آمادہ نہ ہوئے جب جا کر لڑائے مگر وہ یہ ہم قابل بریلوی کے لئے کسی تقدیر

کر کے نہ پا پر احسان نہیں کرتے بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وفاداری کا ثبوت دیتے ہیں۔

”فدا“ انگیری جس کی ترتیب میں پانچ سو بار شریک تھے اس میں لکھا ہے کہ

”جو شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فضل مبارک کو سُبْحَنُ، کَبْرُ، یا بِل شریک کو

سُبْحَنُ کہے (یعنی تعظیماً یا سب سے افضل کہے) کافر ہے۔“

دوسری عبارت ملاحظہ ہو، مولوی اشرف علی تھانوی نے اپنے رسالہ ”حکایت

الایمان“ میں لکھا ہے

”پھر یہ کہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جاتا اگر بقول ذیل صحیح ہو

تو روایت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب۔

اگر بعض علوم فیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی ہی کیا تخصیص ہے یا یہ علم غیب

تو زیادہ و محدود بلکہ ہر صحت و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل

ہے۔“

اعزازہ کیجئے کہ مذکورہ بات کی سب سے افضل ہستی کا اور ان کے علم شریف

کے لئے ایسی کتاب اور روئے عمل مثال دی جائے، کیا کوئی مسلمان اسے گوارا کر سکتا ہے؟

تیسری عبارت بھی کچھ کم ہیما تک نہیں ہے، مولوی ظہیر احمد آڈھوی ”برائین

تعالیہ“ ص ۵۵ پر لکھتے ہیں:

الحاصل نور کرنا چاہیے کہ شیطان ملک الموت کا مال و کچھ کہ علم غیب و ذہن

کافر عالم کو خلاف انصاف قطعہ کے باذلیل شخص جس فاسدہ سے ثابت

کرنا شریک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے۔ شیطان و ملک الموت کو یہ

دست نہیں سے ثابت ہوئی، لہذا عالم کی وجہ علم کی کوئی شخص قطعی ہے کہ جس

سے تمام انصاف کو رد کر دے کہ ایک شریک ثابت کرنا ہے۔“

ایمان سے تباہی کے جو علم حضور مدہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ثابت کرنا علماء دین کے

نزدیک شریک ہے، وہی علم شیطان کے لئے مان رہے ہیں اور کوئی شریک لازم نہیں آتا بلکہ

شیطان کے لئے یہ علم نص سے ثابت ہے، اب آپ ہی کا کہیں کہ جو شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے

مہر سے شیطان کا علم زیادہ مانتا ہو اس کا کیا حکم ہے؟



آج کل یہ لوگ ختم نبوت کے موضوع پر بے علمے کرتے ہیں اور بچہ چھاپتے ہیں۔ حالانکہ ان کے بڑے عالم و دلی محمد قاسم نانوتوی لکھتے ہیں

"اگر باختر بعد زبانه نبوی میزنند کوئی نمی پزد او نه پیر بھی خاتمت محمدی

نہی که فرق ند آئے گا" (تقدیر الناس ص 24)

نور فرمایاں کس طرح فی نبوت کا دوازدہ کھولا گیا، بعد ازاں اسی سے قاعدہ اٹھاتے ہوئے مرزا غلام احمد قادیانی نے جوت کا دعویٰ کر دیا۔

حضرات گرامی ایہ دو عبارتیں ہیں جنہوں نے امت مسلمہ کی وحدت کو پارہ پارہ کیا اور یہی وجہ اختلاف ہیں ان ہی عبارت پر "حسام الغرین" میں کلر کا فتویٰ دیا گیا تھا جس کی تصدیق تین شرعیین کے 33 علماء اور محدثہ پاک و ہند کے ائمہ عالیٰ سے زیادہ علماء نے کی۔

دوسرا مسئلہ فرض کے بارے میں ہے، میرے پاس امام احمد رضا کا رسالہ مبارک "رد الغرض" ہے۔ اس میں فرماتے ہیں کہ جو شخص ضروریات دین میں سے کسی چیز کا منکر ہو، وہ کافر ہے۔ (ضروریات دین ان امور کو کہتے ہیں جن کا دین میں سے ہونا ہر خاص و عام کو معلوم ہو مثلاً ایک شخص تمام فرضوں کو مانے اور حضرات جبرائیل علیہ السلام کو نہ مانے، یا تمام انبیاء کرام کو مانے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نہ مانے کافر ہے۔ اور یہ جو کہا جاتا ہے کہ اہل قبائکہ کو کافر قرار نہیں دیا جاتا، کچھ تو یہ معلوم ہونا چاہیے کہ اہل قبائکہ وہی لوگ ہیں جو ضروریات دین میں سے کسی چیز کا انکار کرتے ہوں۔ اہل حضرت نے لفظ حق کی مشہور کتاب کے حوالے سے بیان کیا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کو جسم مانے یا حضرت ابوکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحابیت کا انکار کرے کافر ہے۔ دیکھنا کہ حاشیہ خطہ دی کے حوالے سے بیان فرماتے ہیں کہ جو شخص اللہ کی پہلی خلافت کا انکار کرے کافر ہے، اگر کوئی شخص حضرت علی

مرقسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضرت ابوکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر غلبت دے دے جتنا بدعت ہے مگر اسے اور اہل سنت سے خارج ہے اور اگر حضرت ابوکر صدیق کی خلافت کا انکار کرے تو کافر ہے، بذریعہ مجتہدین مطلق میں ہے کہ جو صحابہ کرام کو کمال سے باغریزے اور کافر ہے۔

میں وہ سید نہیں جہاں آپ کو برام راست حضور ﷺ کو اپنا باپ کہیں، یا دوسروں پر قس بانٹتے وقت یہ حوالہ دے کر دیکھوں کہ میں سید ہوں، میں اس بات کا بھی قائل نہیں ہوں کہ کسی سے قرض لینے کو کبھم کر جاؤں اور مطالبہ کیا جائے تو کبھوں کہ میں قس کا حق دار ہوں، میں اسے قس وصول کر لیا ہے۔

یاد رکھئے! اگر سید کسی بدکاری کا ارتکاب کرے تو اسے معافی نہیں ہے، بلکہ وہ دوسری سزا کا مستحق ہے، کیونکہ نانا پاک کی شریعت کی پاسداری کرنا کسی کی زیادہ ذمہ داری ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا، اگر میری بیٹی کا طرہ بھی چوری کرتی تو میں اس کا باجہ بھی کات دیتا، البتہ اہل حضرت فرماتے ہیں کہ عائشہ حد چاری کرتے وقت حقیر کا روبرو نہ کرے بلکہ پیہ اور اوہ کرے کہ شہزادے کے پاؤں میں کچھ لگ گئی ہے، میں اسے حضور پا ہوں۔

"حسام الغرین" میں سب سے پہلے مرزا نے قادیانی کی تکفیر کی اور فرمایا جو شخص اپنے لئے وہی شریعت ثابت کرے کافر ہے۔ باقی وہاں اس کے رد میں لکھے اور ہر سامنے میں اسے مرتد قادیانی کے عنوان سے یاد کیا، لکھا نہیں ہے اپنی زندگی کا جو آخری روز مالہ کسا وہ مرزا کے مذ میں تھا۔ اس کا نام ہے الجواز اللہ فی علی المرتد القادیانی، آپ کے صاحبزادے حضرت حیدر علیہ السلام نے جو کتاب لکھی انصار اہل ربانی علی اسراف القادیانی وہ رد کا دعویٰ میں اولین کتب میں سے ہے۔

امام احمد رضا نے پیکر الوہیوں کا رد کیا، آریہ سماج کا رد کیا، عیسائیوں کا رد کیا غرض یہ کہ چوری زندگی اسلام کے خلاف اٹھنے والے فتوں کا سدباب کرتے رہے۔

و رحمہ اللہ تعالیٰ و وصی اللہ تعالیٰ عہ

باب (۲)

مقالات

ملت اسلامیه کا سچا راہنما

تحریر علامہ محمد عبدالحمید شرف قادری

شیخ الحدیث جامعہ اسلامیہ ضویہ لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم
حمد و تعالیٰ و سلام علی رسولہ الکریم و علی آلہ و اصحابہ اجمعین
حضرت پیر طریقت مولانا غلامہ پیر سید معروف حسین صاحب دامت برکاتہم
العالیہ سرپرست ادارہ تبلیغ الاسلام، علامہ ملت و مشائخ اہل سنت
الاسلام علیکم رحمۃ اللہ و برکاتہ!

مجھے انتہی پیش نام احمد رضا کا نفرنس، بریل فور میں شرکت کر کے فی سرت محسوس
ہو رہی ہے، مجھے ایسے کم علم اور دغلا و خطابت سے نا آشنا شخص کو خطاب کا موقع دینا عزت
افزائی نہیں تو اور کیا ہے؟ میرا حق بنتا ہے کہ آپ حضرات کا شکریہ ادا کروں۔
برادر اپنا اہل سنت!

اعلیٰ حضرت امام اہل سنت مولانا شہداء احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہ انصاریہ کو
اللہ تعالیٰ نے حیرت انگیز صلاحیتوں کا مالک بنایا تھا، بڑے بڑے علماء اور دانشوران کی
صلاحیتوں کو کچھ کرانٹھت ہدائیں جیسا اور یہ کہتے ہیں مجبور ہیں کہ وہ مہتری (Genius)
تھے، بلکہ کئی پہلوؤں سے مہتری تھے۔ ۲۰۰۰ شماتہ انکسار سلطان ۱۳۱۳ھ تا ۱۳۱۶ھ (۱۸۹۶ء
بروز ہفتہ بریلی شریف میں پیدا ہوئے، آپ کے والد ماجد نے جدیدہ اکابر علماء دار فہین
میں سے تھے، چار سال کی عمر میں ناظرہ قرآن مجید ختم کر لیا، پانچ سال کی عمر میں مجمع عام
میں سید و شریف کے موضوع پر تقریر کی، بارہ سال کی عمر میں عربی زبان میں پہلی کتاب

لکھی، تیرہ سال دس ماہ پانچ دن میں تمام مردہ علوم و فنون سے فراغت حاصل کی، اور فراغت کے دن ہی سے فتویٰ لکھنے کی مہم واداری آپ کے سپرد کر دی گئی۔

خاتم الاکابر حضرت شاہ رسول آل ماریہوی سے بیعت و خلافت

ہمارے مشاہدہ کی بات ہے کہ اس عمر کے بچوں کو کھیل کود ہی سے فرصت نہیں ملتی۔ علم و تحقیق کے ساتھ تو دور کا واسطہ بھی نہیں ہوتا۔ خاتم الاکابر حضرت شاہ آل رسول ماریہوی قدس سرہ و اصحاب کے دست القدس پر بیعت ہوئے اور خلافت سے نوازا گئے۔

آج وہ علماء جنہیں مروج علوم میں کمال مہارت حاصل ہے، انگریزوں پر گھٹے جا سکتے ہیں، امام احمد رضا بریلوی کو اللہ تعالیٰ نے بچا اس نے زیادہ علوم میں مہارت کا ملہ عطا فرمائی تھی اور ان علوم میں ان کی ایک نہ ایک تعریف بھی موجود ہے، ان کی چوٹی بڑی تصانیف کی تعداد ایک ہزار کے لگ بھگ ہے۔ یہ وہ عارف ہے جو انہیں تمام معاصرین سے ممتاز کرتا ہے، اسلوب کی بات یہ ہے کہ وہ مسائل فقہیہ میں امام مہتمم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقلد ہیں اور فتویٰ کے مطابق ہی فتویٰ دیتے ہیں، لیکن وہ جس مسئلے پر قلم اٹاتے ہیں اس پر قرآن کریم، احادیث مبارکہ سے استدلال کرتے ہیں، پھر فتویٰ کے حوالوں کا اہار لگا کر مسئلے کو "اسم منسوح" کر دیتے ہیں، اعتقاد ہی غور ہو، مسلک اہل سنت و جماعت پر کار بند ہیں، عقائد کے مسئلے میں گھٹکھو کرتے ہیں تو کتاب و سنت کے دلائل کے بعد مذاہب اربعہ کے ائمہ کے اقوال پیش کرتے ہیں، "بجائز" پر کہا جا سکتا ہے کہ وہ کسی سے خوف کے پانی نہیں، جسے بلکہ بول و آغوش فتویٰ اور فتویٰ تھے اور سلف صالحین کے طریقے پر چلنے والے تھے یہ وہ حقیقت ہے جس کا انھیں انہوں اور بچوں کو سب نے کیا ہے۔

مشہور غیر مقلد نہ کہ راہنچی خان نوشہروی اہل سنت و جماعت (بریلویوں) سے ہمارے میں کیسے ہیں

"یہ جماعت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی تقلید کی جاتی ہے، مگر وہ ہندی مقلدین (اور یہ بھی بچاے خود ایک جدید اصطلاح ہے) کی تعلیم یا فطانت ہر سو بچ بند اور ان کے اتباع انہیں "بریلوی" کہتے ہیں۔"

حضرت علامہ مولانا خلیل الرحمن (بریلی شریف) لکھتے ہیں۔

"اہل سنت و جماعت کو بریلوی قرارد وادارستانی دوج بندوں کا دھیرہ ہے، اور احسان الہی غیور جیسے ان لوگوں کا طریقہ ہے دوج بندوں کی طرح سنی دشمن ہیں۔" ج

حالیہ میں یہ بھی تسلیم کرتے ہیں کہ یہ لوگ قدیم طریقوں پر کار بند ہے۔ اہل حدیث کی طرف میان دیکھتے دے مشہور مسوخر سلیمان ندوی لکھتے ہیں

"تیسرا فرقہ دو تھا جو شدت کے ساتھ اپنی روش پر قائم رہا اور اپنے آپ کو "اہل السنۃ" کہتا رہا اس گروہ کے پیشوا زیادہ تر بریلی اور جالپان کے علماء تھے۔" ج

اس پر طرفہ قرادہ یہ ہے کہ یہ لوگ ہر اس عالم کو بریلوی کہہ دیتے ہیں جو مسلک اہل سنت و جماعت پر قائم ہو اور امام احمد رضا کے نظریات سے موافقت رکھتا ہو، خواہ اس کا تعلق جالپان سے ہو یا پورے، انجیر آباد سے ہو یا علی گڑھ سے یا کسی دوسرے ملک سے۔ وہ اور وہ چار کی طرح اس کا مطلب یہ ہوا کہ انہیں بھی تسلیم کرتے ہیں کہ "بریلوی" اور اہل سنت و جماعت مترادف ہیں۔

امام احمد رضا بریلوی کے تہمیل نے دس بیس بیس بلکہ دنیا بھر کے ہزاروں علماء

بریلوی امام رضا بریلوی

مولانا خلیل الرحمن

جلالت علی

دانشوروں، اجوی، پروفیسروں اور وکیلوں کو مستشرق کیا، جامعہ نظامیہ رضویہ کے فاضل استاذ مولانا حامد حسین رضوی نے ایک مقالہ میں "قادیانی رضویہ" کی نو جلدوں کا مطالعہ کیا تو معلوم ہوا کہ ان جلدوں میں استثنائے وکرنے والوں کی تعداد 4494 ہے اور ان میں علماء مصلحین، وکلاء اور جنوں کی تعداد 1061 ہے، یعنی سوال کرنے والوں میں ایک چوتھائی تعداد ملامہ فتنہا کی ہے۔

درج ذیل سطور میں چند علماء کے تاثرات نقل کیے جاتے ہیں۔

✽ حرم شریف کے محاذ کتب شاہین علی بن سید ظیل نے فرمایا

لو قبل فی حقہ اذہ محدود هذا القرن لکان حقاً و صدقاً

"اگر ان کے حق میں یہ کہا جائے کہ وہ اس صدی (چودھویں صدی) کے مجدد ہیں تو یہ حق اور سچ ہوگا۔

✽ شیخ صفی اعظمی شامی ازہری مدنی فرماتے ہیں۔

امام الأئمة المحدثون لهذا الأمة

"ائمہوں کے امام اور اس امت کے مجدد"

✽ تحریک پاکستان کے عظیم راہنما حضرت مولانا سید محمد کچھوچوی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

"تیرہویں صدی کی یہ واحد شخصیت تھی جو قلمِ نبوی سے پہلے علم و فضل کا آفتاب ہو کر اسلامیات کی تبلیغ میں عرب و عجم پر چمکی اور چودھویں صدی کے شروخ میں ہی پورے عالمِ اسلامی میں اس کو حق و صداقت کا منار و نور سمجھا جانے لگا۔ میری طرح سارے علم و حرم کو اس کا اعتراف ہے کہ اس فضل و

بسم اللہ تعالیٰ

بسم اللہ تعالیٰ

کمال کی عمر کی اور اس علم و ادب کے کوہِ بلند آج تک کوئی نہ چا کا۔"

✽ مصر کے عظیم عالمِ لاد چامدین شمس کے استاذ ڈاکٹر حسین حبیب مصری نے مدافعِ بکشی کا مکتوم عربی ترجمہ کیا ہے، جو حالی ہی میں مکتبہ دارالحدیثہ سے شائع ہوا ہے۔

ڈاکٹر صاحب اس کے مقدمہ میں فرماتے ہیں

"امام احمد رضا قادری رحمہ اللہ تعالیٰ مذہب کے اعتبار سے سنی حنفی اور

مسلم کے لحاظ سے مدافعِ الاقواء قادری تھے، یہ حقیقت ان کے تنقید بیان

اور ہر تالیف سے ظاہر ہو رہی ہے۔"

✽ ڈاکٹر سر ضیاء الدین وائس چائلرس مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ، انڈیا بمب میں فرسٹ

کلاس کی ڈگری رکھتے تھے، بعد از طلباء کہا کرتے تھے کہ مسلمانوں کا ریاضی سے کیا تعلق؟ یہ

ڈاکٹر صاحب ہی تھے جنہوں نے ریاضی میں ٹاپ کیا اور ہندوؤں کا غرور خاک میں ملا دیا۔

انہیں ایک مسئلے نے الجھن میں ڈال دیا جو کسی طرح حل نہیں ہو رہا تھا، انہوں نے پروفیسر

بنا کر جڑی چائیں ملو رہاں کے ماہرین ریاضی سے اس مسئلہ کو حل کروائیں، شدید سختیاں

مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کے کئی مشن ماسٹر سید سلیمان اشرف، بہاری رحمہ اللہ تعالیٰ کے کہتے

پہرے چلے شریف امام احمد رضا بریلوی کی خدمت میں حاضر ہوئے، مصر لاد مغرب کے

درمیان ملاقات ہوئی مسئلہ پیش کیا تو امام احمد رضا نے نہ صرف مسئلہ حل کر دیا بلکہ علمِ بند

بھی کر دیا۔

علی آباد لکھنؤ، ۲۳

مولانا محمد امجد علی

مفتاح، جامعہ نظامیہ رضویہ

بسم اللہ تعالیٰ

بسم اللہ تعالیٰ

بسم اللہ تعالیٰ

ڈاکٹر صاحب کی حیرت دینے کی تھی، دو سبب باعث بن کر اسے
 ”پہلے علم لدنی کے بارے میں سناتے تھے، آپ اپنی آنکھوں سے دیکھ
 لیا۔ یہ سبب اسی قول پر ان کی تھی“

حضرت مولانا شاہ محمد عارف اللہ قادری رحمہ اللہ تعالیٰ میرٹھ کے رہنے والے تھے
 اور ڈاکٹر صاحب بھی میرٹھ کے تھے۔ ایک واقعہ انہوں نے بیان کیا کہ اس ملاقات کے بعد
 ڈاکٹر صاحب نماز بھی پڑھنے لگے تھے اور دوا بھی بھی رکھ لی تھی اور کہا کرتے تھے کہ یہ دوا بھی
 اعلیٰ حضرت کا فیض ہے۔



حدیث شریف میں ہے

اللہ تعالیٰ اس امت کے لئے ہر صدی کے سر پر ایسے شخص کا بھیجے گا جو اس کے دین
 کے معاملے کی تجدید کرے گا (ابوداؤد شریف) یعنی گردشِ ملام سے دین کا چرود و حند لایا ہو
 گا، اسے نکھار کر پیش کرے گا۔ شیخ الاسلام بدرالدین ابوالیٰ ”رسالہ مرضیہ فی الصلوة الخدیج
 الشریعہ“ میں فرماتے ہیں:

”معاشرین کسی شخص کو اس کے احوال کے قرائن اور اس کے علم سے نفع
 حاصل کرنے کے خواہش نظر ملے، عن کی بنا پر محدود ہوجاے ہیں اور محدود ہی ہوتا
 ہے جو علوم وچہ خارجہ اور باطنیہ کا عالم و عارف ہو، نیز سنت کا دھنکا اور بدعت کا
 قلع قمع کرنے والا ہو۔“

اس سے پہلے بیان کیا جا چکا ہے کہ آپ کے معاصرین میں سے شیخ اسماعیل بن
 نعلیل کی اور شیخ موسیٰ علی شامی اور دیگر مشہور علماء نے آپ کو اپنے دور کا مجدد کہا، علماء بعد نے
 1318ھ / 1900ء میں آپ کا ”مجدد مائے حاضر“ کا لقب دیا۔

آپ کے دور کا مطالعہ کیا جائے تو پتا چلتا ہے کہ ہر طرف فتوں کا دور دورہ تھا،
 خوفِ خدا سے عاری دہلی کے ایک شخص نے ”بزرگوں کی رسوں“ اور ”کاموں کے اقوال“
 کا مذاق اڑایا، نگار کا انکار کیا،

صراطِ المفلحین اتعنت علیہم ”ان لوگوں کا راستہ جس پر تو نے اٹھا مفرمایا۔“
 اس راستے سے عوام کو دور کرنے کی کوشش کی اور جب باطنی کے تشلسل ہی کا انکار
 کر دیا گیا تو پھر انکار کا یہاب آگے بڑھا اور ایک طبقہ ایسا پیدا ہو گیا جس نے حدیث ہی
 کا انکار کر دیا اور موقف یہ اختیار کیا کہ دین تو اللہ تعالیٰ کا ہے، نبی تو قاصد اور ذاکر ہے۔
 جب شرم و حیا کا جنازہ ہی اٹھ گیا تو انہیں چھٹی کی طرح چلنے لگیں۔

ہر کسی نے کہا، نماز میں اپنی توجہ جی اکرم تنہا کی طرف لگا رہا اپنے تیل اور
 گدھے کے خیال میں فرق ہونے سے بدتر جاہد ہے۔

☆ کسی نے کہا، جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا ٹکڑا نہیں۔
 ☆ کوئی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم شریف کا ذکر کرتے ہوئے کہہ دیا تھا کہ ایسا علم غیب تو
 زید، عمرو، بکر اور بھائم (جانوروں) اور جانچیں (لوگوں) کو بھی حاصل ہے۔
 ☆ ایک طرف سے یہ آواز رہی تھی کہ خاتم النبیین کا یہ مطلب نہیں کہ حضور اللہ ص
 صلی اللہ علیہ وسلم سب سے آخری نبی ہیں، حتیٰ کہ سرِ ذلخلام احمد قادیانی نے صاف لفظوں
 میں نبوت کا دعوہ کر دیا، یا غرض یہ کہ انھیں اس منصوبے پر پوری طرح عمل
 کیا جا رہا تھا۔

دو قاعدہ کش جو صمت سے ڈرتا نہیں ڈرا
 روح محمد اس کے بدن سے نکال دے
 ☆ کسی نے طرہ قدم آگے بڑھاتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالیٰ جھوٹ ہوئی سکتا ہے

صرف یہی نہیں بلکہ ہر وہ عیب جو بندے میں ہو سکتا ہے وہ اللہ تعالیٰ میں بھی ہو سکتا ہے۔

دل پر ہاتھ رکھ کر تاجیے کا گریہ صورت کسی روک ٹوک کے بغیر جاری رہتی تو پاک و بندہ میں کسی کا دین و ایمان محفوظ رہتا؟ ایسے ماحول میں امام احمد رضاؒ یوں ہی اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب اکرم ﷺ کی عزت و ناموس کی حفاظت کے لئے بیڑ بہرہ ہو جاتے ہیں اور اپنے قلم کے تیزے اور گونہ گونہ قوت سے استغناء کرتے ہیں کہ گتھوں کے بڑھتے ہوئے قدم رک جاتے ہیں، اور سب کے ذہنیں ٹھگ ہو جاتی ہیں، امام احمد رضاؒ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زبان میں یہ کہتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں

فَبِأَنِّ بَسْمِي وَوَالِ بْنِ بَسْمِي وَعِزِّ بَسْمِي

بِعِزِّ بَسْمِي مُحَمَّدٍ بِسْمِي وَفَاءُ

”میرے والد بن اور میری عزت ناموس مصطفیٰ ﷺ کی حفاظت کے لئے تمہارے حملوں کے آگے و حال ہے۔“

امام احمد رضاؒ اور ان کے مخالفین کی جنگ ذاتی جنگ نہیں ہے، امام احمد رضاؒ ناموسی مصطفیٰ ﷺ کی حفاظت کر رہے ہیں جب کہ مخالفین اپنے اکابر کی عزت کے تحفظ کی جنگ لڑ رہے ہیں۔

حضرت مولانا شاہ ولی احمد محدث سورتی رحمہ اللہ تعالیٰ امام احمد رضاؒ سے بیس سال بڑے تھے، اس کے باوجود ان کا احترام اپنے اساتذہ و اوروں پر ویرشہ سے بڑھ کر کرتے تھے، ان کے شاگرد رشید حضرت مولانا سید محمد ثناء کچھوچھو نے ایک دفعہ اس کی وجہ پوچھی تو محدث سورتی نے فرمایا

”سب سے بڑی دولت وہ علم نہیں جو میں نے مولوی اسحاق صاحب سے

پایا، سب سے بڑی دولت وہ رحمت نہیں جو مجھے شاہ فضل الرحمن صاحب مراد آبادی سے حاصل ہوئی، سب سے بڑی دولت وہ ایمان ہے جس کو میں نے اعلیٰ حضرت سے پایا، میرے سینے میں پوری عظمت کے ساتھ شاہ عہد کے ہمارے واسطے اعلیٰ حضرت ہی ہیں۔

مولانا محمد علی مسلم بہ طور یہ کہتے ہیں:

مرحبا احمد رضا محمود ما	الٰہی سلت را امام باصفا
مذہب تخیل محمد کبریٰ	مشریق تفتین تعجب مصطفیٰ
حب محبوب خدا اسلام او	وہن او ایمان او بیجام او
قدرت او را بہر تجدید آفرید	او مجتہد بود در عہد جدید

اسلام آباد کے ڈاکٹر غلام مرتضیٰ نے بڑی خوبصورت بات کہی ہے وہ کہتے ہیں کہ خطہ پاک و ہند میں مشیت ایزدی یوں معلوم ہوتی ہے کہ جہاں ذکر مصطفیٰ (ﷺ) ہو وہاں ذکر احمد رضا بھی ہو اور وہ جوں کہ جہاں ذکر مصطفیٰ (ﷺ) ہوگا وہاں مولانا چادر رضا کا سلام ”مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام“ بھی پڑنا چاہئے گا۔

امام احمد رضاؒ نے عظمت مصطفیٰ (ﷺ) کے پرچم لہرائے وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب اکرم ﷺ کی محبت کے لاکھوں چراں دلوں میں روشن کر دیے۔

نبی اکرم ﷺ کے علم شریف کے بارے میں گفتگو کرتے ہوئے فرماتے ہیں کسی شخص کا علم ناقص رہنے کے چار سبب ہیں:

- (۱) اس کا دل غفلت نہ کرے گا
- (۲) شاگرد کو بڑھانا نہ چاہتا ہو۔
- (۳) کتاب نہ کھلے گا
- (۴) شاگرد کو مشلاہیت نہ ہو۔

علم مصطفیٰ ﷺ میں اس میں سے کوئی بات بھی نہیں۔

خدا نے کیا تھا کو آگاہ سب سے
 دوزخ میں جو کچھ غفلت و جلی
 خزون اسرار عظم العلیب
 ہمزخ بحر میں امکان و وجوب
 ان اللہ قد وضع لی الدنیا فنادی بہا والی ما ہو کان فیہا الی
 یوم القیامہ کما فی نظر الی کئی حدہ
 حیات مبارکہ کے بارے میں کہتے ہیں:
 تو زہد ہے واللہ تو زہد ہے واللہ مری ثم عالم سے چپ جانے والے
 ان اللہ جرم علی الارض ان تاکلی اجساد الانبیاء فلیس اللہ حی
 برزق (ان خیر شریف)

امام احمد رضا کا ایک عقیم کارنامہ قرآن پاک کا ترجمہ "کنز الایمان" بھی ہے،
 مصر کے نامور عالم ڈاکٹر عثمان مجیب مصری اس پر تبصرہ کرتے ہوئے کہتے ہیں۔

"مولانا احمد رضا قادری دہلوی دہلی کے عقیم کارنامہ تفسیری نے عقیم کارنامہ انجام دیا ہے جس کو
 کا حق بیان کرنے سے تھیں کند ہیں اور عقیم ما جزی ہیں، اور وہ ہے اللہ تعالیٰ
 کی کتاب یحییٰ کا "کنز الایمان فی ترجمہ القرآن" کے نام سے ترجمہ، اور وہ میں
 قرآن پاک کا بہترین ترجمہ شمار کیا جاتا ہے، اس کی غنیمت، عقیم قادری اور
 جوش قیمت ہونے کی بنا پر اس کے بجز بین الیٹین آج تک شائع کئے جا رہے
 ہیں۔ پاکستان، ہندوستان اور بنگلہ دیش میں کوئی کمر لیا نہیں جہاں اس ترجمے
 کے ایک یا ایک سے زائد نسخے موجود نہ ہوں یہ ترجمہ صرف مکی ہے بلکہ اس
 میں ایسی گمراہی پائی جاتی ہے کہ ایسا ترجمہ صرف مولانا احمد رضا قادری
 رحمہ اللہ تعالیٰ ہی کر سکتے ہیں، اس ترجمہ کی شہرت اس حد کو پہنچی ہوئی ہے کہ

یہ حسین مجیب مصری ماکلو
 مہم اللہ تعالیٰ کا طبع قادر و ذی (۱۵) ۱۵

پاکستان، بنگلہ دیش اور ہندوستان میں اس کے ترجمے، اسلامی اور غیر اسلامی
 زبانوں میں کئے گئے ہیں۔
 اس وقت تحصیل کی محکمات میں، اس لئے ایک دو مثالوں پر اکتفا کرتا ہوں،
 ارشاد رہائی ہے
 ثم حسبہ ثم ان قد خلکو اللحدہ ولشہ یطعم اللہ القنین جاهدوا انکم
 وتعلم المفسرین (۱۳۲/۳)
 اس کا ترجمہ: ولوی جو حسن "شیخ المہند" نے یہ کیا ہے۔

"کیا تم کو خیال ہے کہ تم داخل ہو جاؤ گے جنت میں اور ابھی تک معلوم نہیں
 کیا اللہ نے جوڑنے والے ہیں تم میں اور معلوم نہیں کیا اللہ نے دینے والوں کو۔"
 استغفر اللہ استغفر اللہ! جب اللہ تعالیٰ نے گزرتے والوں اور جاہلے رہنے
 والوں کو معلوم نہیں کیا تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ ان سے علم رہا (بعد اللہ)
 اس ترجمے کے اعتبار سے اس آیت اور دوسری آیت ان اللہ یحییٰ خسی و
 غلیم میں ناقص لازم آتا ہے، کیونکہ دوسری آیت "جو پاکیزگی کی قوت میں ہے اور نکلی آیت
 سادہ جزئیہ کی قوت میں ہے، حالانکہ اللہ تعالیٰ کا کلام ناقص ہے پاک ہے۔ امام احمد رضا
 بریلوی نے مسلمانوں کے عقیدے کی حفاظت کرتے ہوئے نیا ترجمہ کیا ہے۔

"کیا اس امکان میں ہو کہ جنت میں چلے جاؤ گے اور ابھی اللہ نے تمہارے
 مازوں کا امتحان نہ لیا اور نہ صبر کرنے والوں کی آزمائش کی۔"

"مفق امام یارغاں کسی دہلیہ اللہ تعالیٰ اس ترجمہ کے حاشیہ میں فرماتے ہیں:
 "مفسر حرم قدس سرہ نے یہاں علم کے مفق آزمائش فرمائے، تاکہ

یہ حسین مجیب مصری ماکلو
 مہم اللہ تعالیٰ کا طبع قادر و ذی (۱۵) ۱۵

معلوم ہو کہ اس علم سے علم ظہور مراد ہے جو آزمائش کے بعد ہوتا ہے۔

امام احمد رضا قادری کے ترجمہ کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ایک علم اہل اہل ہے جو اشیاء کے وجود سے پہلے ہے اور ایک علم قطع علی ہوتا ہے اور وہ یہ کہ شے موجود ہو اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بحیثیت معلوم حاضر ہو۔

ایک دوسری آیت ملاحظہ ہو ارشاد باری تعالیٰ ہے وَلَوْ جَعَلْتُ خَلْقًا فَنَدَىٰ اس آیت کے بعد تراجم ملاحظہ ہوں۔

اور پایا تجھ کو بھٹکا ہو، مگر راہ بھٹائی۔ (محمود حسن شیخ الہند)

اور آپ کو سبے خبر پایا سواست تباہ۔ (عبدالمجید دیوبندی)

اور جنہیں نواختہ راہ پایا اور مگر ہدایت ناکھی۔ (مورودی صاحب)

یہ بات ذہن میں رکھنے کے لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

خَافِلٌ مِّنْ مَّحْطَمٍ وَمَنْعُومٍ۔ "تمہارے رسول نے مگر اہوئے نہ بھٹکے،"

مگر نہ گمراہ ہوا اور نہ پتھر اترنے کا پانا ہے کہ کان میں سے کوئی بھی اس آیت کے ترجمہ کا حق ادا نہ کر سکا امام احمد رضا کا ترجمہ دیکھئے کیا مشق افروز اور ادب آسوز ترجمہ کیا ہے فرماتے ہیں:

"اور جنہیں اپنی محبت میں خود رفت پایا تو اپنی طرف راہ دی۔"

اصل بات یہ ہے کہ حلال کا لفظ ہیچ گمراہی کے معنی میں نہیں آتا مگر بلی زبان میں ہندو کی دھرت سے اس کا اطلاق بحیثیت اور خود رفتی پر بھی آتا ہے۔

قرآن پاک کا بیان ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائی اپنے والد ماجد حضرت یعقوب علیہ السلام کی خدمت میں عرض کرتے ہیں اِنِّكَ لَبِيسِي خَدَائِكَ الْغَنِيْمِ اس کا یہ معنی ہرگز نہیں کہ سبے شک آپ اپنی پرانی گمراہی میں ہیں، بلکہ اس کا معنی

یہ ہے کہ:

"آپ اپنی پرانی محبت اور خود رفتی میں ہیں" اس لئے آپ کو یوسف علیہ السلام کی خوشبو کڑی ہے۔

امام احمد رضا نے اس کے مقابلے میں لکھا کہ ترجمہ "خود رفت" کیا ہے اصل بات یہ ہے کہ کوئی شخص بھٹے سے لغت ہائے گمازی کا قانون ہو قرآن اس کے دل پر نازل نہیں ہوتا جب تک وہ دل کی کھربلی سے دامن مصطفیٰ متذکر سے دایستہ نہیں ہوتا، یہ دیکھی جتنی زیادہ ہوگی اس قدر قرآن اسے ہی منکشف ہوں گے۔

یہ مصطفیٰ برساں خویش را کہ دین جداوست

اگر کہ او نہ رسیدی تمام باخسوست



اس دور کے سیاسی حالات کا جائزہ لیا جائے تو اندازہ ہوتا ہے کہ امت مسلمہ کس طرح طوفان بلائیز کی زد میں تھی، جبکہ آزادی ۱۹۴۷ء ایک ہنگامی فیصلہ تھا اس کے پیچھے کوئی منصوبہ یا تیاری بالکل نہ تھی، اس میں زیادہ تر نقصان مسلمانوں کا ہوا، سیکھڑوں مسلم علماء اور زعماء کو تو شہید کر دیا گیا یا کالے پانی بھج دیا گیا اس کا لازمی نتیجہ یہ نکلا کہ ہندو اکثریت حکومت کے دوست قرار پائے اور مسلمان دشمن بن گئے۔ بیسویں صدی کے دوسرے اور تیسرے عشرے میں یہ تحریک چلائی گئی کہ مسلمانوں کو ہندوؤں کے قریب کیا جائے، ہندو بھائیوں کو خوش کرنے کے لئے کانے کی قربانی ترک کر دی جائے یہ ہندوستان سے اسلامی شعائر (علامت) مٹانے کی سازش تھی، مگر تحریک خلافت چلائی گئی جس کا مقابلہ یہ تھا کہ مگر نہ لے تڑی میں اسلامی خلافت کا خاتمہ کیا ہے اسے بھول کیا جائے۔ مسلمان رہے سیدھے سادے اور جذباتی، خود سار گم ہو گئے اور یہ تک نہ سوچا کہ اگر تحریک کالہیز کا دشمن ہندوستان میں مسلمانوں کو ایک ایچ ڈی نین دینے کے لئے تیار نہیں وہ اسلامی خلافت کی بحالی

میں کیسے تھیں ہو سکتے ہیں؟ آخر یہی ہونا کہ لہڑ کر ڈوں رو پنے کا ہندو کھائے اور ڈکار تک نہ لی۔

پھر اس تحریک کو ایک شریک مولانا (جان کوآپریشن) کا نام دے کر آگے بڑھایا گیا۔ مسلمانوں کو کہا گیا کہ تم اپنے کالجوں کے لئے حکومت سے گرانٹ لینا بند کر دو۔ مسلمانوں کے صرف تین کالج تھے۔ ملی گڑھ، گانا اور پٹنور، اس کے برعکس ہندوؤں کے سو سو کالجوں کو گرانٹ دینے کا مشورہ نہیں دیا گیا۔

شرک مولانا ایک اسلامی اصطلاح ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ کسی غیر مسلم سے ولی ہمت نہ کرو، ہندو لہڑیوں کی عیاری و کینچنے کو اس اصطلاح کی آڑ میں انگریزوں سے دھتکی نہیں اٹھانے والے۔ حالانکہ وہ اس سے انکار دے لے (گرانٹ) لینے کو حرام قرار دیا گیا اور مسلمانوں کو ہندوؤں کے اس قدر قریب کر دیا گیا کہ ہندو مسلم بھائی بھائی کے لئے عام ہو گئے، مشرک ہندوؤں کو نمبر رسول پر بنایا گیا، مسجدوں میں ان کے لئے فاتحہ خوانی کی گئی، ان کی خوشنودی کے لئے مسلمانوں نے چیٹھنیاں پر قشق (شک) لگوا دیا۔ ہندوؤں کا خصوصی نشان ہے۔ صاف نظر آ رہا تھا کہ مسلمان اسلام سے دور ہوتے جا رہے ہیں اور ہندومت میں مدغم ہوا جا رہے ہیں۔

اس کے بعد تحریک چلائی گئی کہ یہاں مسلمانوں کے مظاہرات پورے نہیں کئے جا رہے، اس لئے مسلمانوں کو ہندوستان سے ہجرت کر جانا چاہیے، جرت ہے کہ یہ مشورہ صرف مسلمانوں کو دیا گیا ہندوؤں کو نہیں دیا گیا۔ جذبات کی آگ میں اتنی تیز دھجی کہ انھارہ ہزار مسلمان اپنی جائیدادوں کو لڑیوں کے مول کاچ کر افغانستان چلے گئے۔ وہاں بھی پتہ دہلی تو واپس ہندوستان آئے، بنگلہ دہا آئے جاتے ہی سرکھپ گئے، جو خوش قسمتی سے واپس کھینچے میں کامیاب ہو گئے، وہ وہاں رہ کر قاتل بن گئے۔

اس طوفانی اور ہوش رہا فضا میں صرف ایک ہی شخصیت نظر آتی ہے جس نے ہندوؤں کا ظلم توڑا، ان کی سازش کو کھما لور سے ڈاکام بنالیا۔ اور وہ تھے اعلیٰ حضرت امام

اہل سنت مولانا شبیر احمد رضا خاں قادری رحمہ اللہ تعالیٰ حالانکہ وہ ہندو اکثریت والے علاقے میں رہتے تھے، جس محلے میں رہتے تھے وہاں امام احمد رضا کے علاوہ سب ہندوؤں کے گھر تھے۔ امام احمد رضا نے فتویٰ دیا کہ اگر کائنات کی قربانی ہمارا مذہبی کام ہے کسی کی خوشنودی کے لئے اس کا چھوڑنا ناجائز نہیں ہے۔

امام صاحب نے فتویٰ دیا:

”فی الواقع کچھ مذہبی ہم مسلمانوں کا مذہبی کام ہے، جس کا حکم ہماری مبارک کتاب کام مجید پر اللہ رب العزت میں متعدد جگہ موجود ہے، اس میں ہندوؤں کی امداد اور اپنی مذہبی مسرت میں خوشی اور قانونی آزادی کی ہدایت کرے گا۔ گمراہ جو مسلمانوں کا بدخواہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔“

تحریک خلافت اور تحریک شرک مولانا سے امام احمد رضا کو یہ اختلاف تھا کہ ان تحریکوں کی قیادت غیر مسلم شرک کا گمراہ کر رہا تھا۔ تحریک شرک مولانا کے بارے میں آپ کا موقف یہ تھا کہ شریعت اسلام میں ولی دھتکی کسی بھی کافر سے ناجائز اور حرام ہے خواہ وہ انگریز ہو یا ہندو۔ اس کا کیا جواز ہے کہ گمراہ جو اہل کتاب ہے اس سے دھتکی تو کیا محاف (یعنی دین) بھی حرام اور ہندو جو کافر اور مشرک ہے اس کے ساتھ اتحاد کیا جا رہا ہے اور دھتکی کی جنگیں بڑھاتی جا رہی ہیں۔ امام احمد رضا نے اسرطحات پر ہونے کے باوجود ”المصححة الموقوتہ“ کے نام سے ایک اہم کتاب لکھی جس نے ہندو مسلم اتحاد پر کاری ضرب لگائی، دھتکی نظریہ پوری قوت سے پیش کیا، اور گمراہ یک پاکستان کی راہ میں ہمارے بانی۔

تحریک ہجرت کے بارے میں اپنا موقف یوں پیش کیا

”رہنما دارالاسلام اس سے ہجرت عام حرام ہے کہ اس میں سادھ کی دینیاتی نہ ہے

حرف حق مجبور مسلمانین کی برادری، موقوفوں، بچوں اور فیوض کی حفاظت ہوگی۔“ ج

امام احمد رضا کی تمام رسائل و نصوص (مطبوعہ دارالاسلام) میں ۱۳۳۳
جہ احمد رضا، علی بی بی، امام قادری رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ مبارکباد، دارالاسلام

ہندوؤں کی تباہ کن سازشوں کا قہر یہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"دشمن اپنے دشمن کے لئے تین چاٹتا ہے۔"

اول اس کی صوت کر جھگڑا ہی فتح ہو۔

دوم یہ نہ ہو تو اس کی جلا وطنی کا سہنے پاس نہ ہے۔

سوم یہ بھی نہ ہو سکے تو اخیر درجہ اس کی بے پنی کر عازر آن کر ہے۔

خالف (ہندو) نے یہ جیتوں دوستے دن پر ملے کروے اور جس کی آنکھیں نہیں نکلتیں، غیر خواہی کیجے جاتے ہیں۔

اولاد: جہاد کے اشارے ہوئے اس کا نکلتا نتیجہ ہندوستان کے مسلمانوں کا قتل ہونا تھا۔

(کیونکہ ان میں طاقت نہ تھی۔ ۱۴ قادی)

ثانیاً: جب یہ مذہبی ہجرت کا کھڑا (غریب) دنیا کی کسی طرح یہ دفع ہوں، ملک ہماری کھنڈیاں کھینٹے کر رہ جائے، یہ اپنی چاندی کو بیوں کے مول بھیجیں یا کوئی جھوڑ جائیں، بہر حال ہمارے ہاتھ آئیں، ان کی مساجد و مزارات تباہ و برباد ہوں گی۔

ثالثاً: جب یہ بھی نہ بھی تو ترک مولا کا جھوٹا صلہ کر کے ترک معاملت پر امارا ہے کہ تو کہیں جھوڑ وہ کسی قتل کشمی میں داخل نہ ہو، مال گزاری لگیں کہ نہ وہ خطابات واپس کر دے۔

امرا بجز صرف اس لئے ہے کہ ظاہری نام کا مذہبی اعزاز کسی مسلمان کے لئے نہ رہے اور پہلے تین اس لئے کہ ہر صنف ہر طبقہ میں صرف ہندو رہ جائیں۔ جس ہندو کا تپ ہوتا ہے، اخوتی اسلام پر جو کڑی ہے، ظاہر ہے جب تمنا و حق رہ جائیں گے تو اس وقت کا اعزاز کیا ہو سکتا ہے؟

ہندو مسلم اتحاد اور ترکیب ترک مولا کے حامی مولا نا محمد علی جوہر اور مولا نا

شوکت علی جب امام احمد رضا بریلوی کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنی تحریک میں شمولیت کی دعوت دی تو امام احمد رضا نے صاف فرمادیا۔

"مولانا امیری اور آپ کی سیاست میں فرق ہے، آپ ہندو مسلم اتحاد

کے حامی ہیں، میں مخالف ہوں۔"

علی برادران اس جواب سے بہت ناراض ہوئے تو تالیف قلب کے لئے فرمایا

مولانا میں بھی آزادی کا مخالف نہیں، ہندو مسلم اتحاد کا مخالف ہوں۔

چونکہ ہندوستان کی تاریخ کا وہ سامری تھا جس کے چاروں میں بڑے بڑے لیڈر گرفتار تھے، اس کے پیچھے چلنے اور اس سے ملاقات کو سعادت جانتے تھے، امام احمد رضا بریلوی غیرت اسلامی کا بیکر تھے، وہ کسی کا فکر خاطر میں کیسے لا سکتے تھے؟ ایک صاحب بڑے خوش خوش آئے اور گاندھی کا بیٹام دیا کہ وہ بریلی میں آکر آپ سے ملاقات کرنا چاہتے ہیں، امام احمد رضا نے ملاقات سے صاف انکار کر دیا۔

حضور مطہق اعظم ہند مولانا مصطفیٰ رضا خاں رحمہ اللہ نقالی سے امداد کا دعویٰ نے ملاقات کا وقت ملا تھا، لیکن انہوں نے وقت نہیں دیا، حضرت مولانا نقالی میاں مدظلہ اعلیٰ موجود و متواجدہ فقیہین کے دور میں ہندوستان کے دوسرے اہم ترین ساراؤ نے دو کروڑ روپے کی پیشکش کی اور امام احمد رضا کے حوالہ پر چار چل جانے کی کوشش کی لیکن دارالدارن رضا نے اسے چار چل جانے کی اجازت نہ دی، اس طرح تمام اس کا شعر پر عمل کر کے نکھار دیا

کہوں مدح الہی و دل رضا چہ اس بلا میں مری بلا

میں گدھ ہوں اپنے کریم کا میرا دین پارہ خاں نہیں

امام احمد رضا اور ان کے حلقہ واد و حلقہ واد کے دور میں نظر سے کوئی بڑی قوت سے تبلیغ کی اور بتایا کہ مسلمان الگ قوم ہیں اور غیر مسلم (غیر وہ بھارتی ہوں یا ہندو) الگ قوم

ہیں۔ کانگریس اور کانگریسوں اور ان کے علماء کا زور تو ان امور پر تھا کہ وہ ایک متحدہ پاکستان بن جائیں اور تمام مسلمانوں کے شہر گروں اور غلغلو سے اپنا تمام وزن پاکستان کے خلاف میں ڈال دیا۔ ۱۹۴۶ء میں آل انڈیا مسلم لیگ کانگریس، بنارس میں شامل ہو کر ہزاروں مسلمانوں کو اہل سنت نے ایک زبان پاکستان کی حمایت اور اس کے لئے جدوجہد کا فیصلہ کیا۔

مولانا کوثر نیاز (سابقہ وفاق وزیر برائے اسی امور حکومت پاکستان) لکھتے ہیں۔

امام احمد رضا گاندھی کے چھائے ہوئے اس دام صربک دشمن کو خوب دیکھا ہے۔ تھے۔ انہوں نے مقدودہ میت کے خلاف اس وقت آواز اٹھائی جب اقبال اور قائد اعظم بھی اس کی جانب گرو گئے۔ مگر کے سیر تھے، دیکھا جائے تو دوقتی نظریے کے عقیدے میں امام احمد رضا مشتکا ہیں اور یہ دوقتی حضرات مشتکا، پاکستان کی تحریک کو کبھی فروغ حاصل نہ ہوتا اگر امام احمد رضا اسالوں پہلے مسلمانوں کو ہندوؤں کی چٹانوں سے جا پھڑک دیتے۔

اس جگہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ فخر عالم اسلام دانشی سائنس دان ڈاکٹر عبدالقدیر

خان کا چٹر ٹھیں کرو یا ہائے، وہ فرماتے ہیں

آپ سے سوال ہے کہ جب اگرچہ ہندوؤں کے ساتھ ساز و کار کے ہندو معیشت پر قابض ہوئے تو مسلمانوں کے شخص اور تعلیمی نظام کو زیر دست دیکھا گیا، استعماری طاقتوں کے ذمہ داران کی بدولت مذہبی قدریں زوال پزیر ہوئے تھیں، اس پر آشوب دور میں اللہ رب العزت کے برصغیر کے مسلمانوں کو امام احمد رضا جی ایسا نصیب ہوا اور یہاں قیامت سے نو اجازت کی تصانیف اور بیانات کو کشوں نے گھٹ خورہ و قوم میں ایک فکری انقلاب برپا کر دیا، امام صاحب کی شخصیت چند شخصیتوں سے برہر تھی،

۱۔ محمد طاہر رضا، حافظہ
کلیں رضا، ۱۹۷۲ء۔ مطبوعہ دارالکتاب، لاہور

آپ کی ساری زندگی کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ بات دھوق سے کہی جاسکتی ہے کہ آپ کی ذات نبی کریم سے وہ شاعری کا نشانجی جسم تھی۔

الحق کی بات یہ ہے کہ ڈاکٹر صاحب کی سرپرستی میں پاکستان نے 28 مئی 1998ء کو ایشی دھماکہ کیا تھا، اس سے چار دن پہلے ڈاکٹر صاحب نے مذکورہ بالا بیان جاری کیا۔

آج 26 راکٹ کو حضرت پیر طریقت پر معروف حسین شاہ صاحب مدظلہ العالی نے پھونکا۔ امام احمد رضا کا فقرہ "معتقد کہو ہے کہ جس وقت کہ اس مہینے میں 14 راکٹ کو "ہیم پاکستان" منایا جاتا ہے۔ یہ ضمنی الفاظ اس طرف اشارہ کر رہے ہیں کہ جہاں پاکستان کا تذکرہ کر رہے ہیں پاکستان کے مسلمانوں کا بھی تذکرہ کر رہے ہیں اور اب یہ حقیقت ہے کہ اب وہ



عقبی قائد

خطاب مافتہ محمدیاد زقرنی

الحمد لله - اللہ تعالیٰ کا کلا کلا کا شکر ہے کہ مالک الملک نے اپنی یاد کی توفیق اور موقع سطر فرمایا۔ انھوں اور کروڑوں درد و حسرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جن کے طیل مالک الملک نے یہ مہربانی فرمائی۔

مخدوم و محرم، حاضرین دی وقار، عزت تائب مبلغ اسلام الحاج علامہ سید معروف حسین شاہ مارفہ نوشاہی اہم ہدائی جمعیت تبلیغ الاسلام پر پُر فورواد تحریف فرما ملے کرام، بزرگوں دوستو بھائیو، سامعین کرام!

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا

لَقَدْ خَرَجَ اللَّهُ مِثْلَهُ مِنْهُ عَلَيْهِ غُلْفٌ ثَوْبَيْنِ وَتَمَّ

”اللہ تعالیٰ نے جس کا سینا اسلام کے لئے نکھول دیا وہ اپنے سامنے اپنے

رہب کی نورانی شمع پیش پاتا ہے۔“

امام احمد رضا خاں بریلوی، ایک حیرت انگیز اور غیر معمولی دلساز کے حامل تھے، صرف تیرہ سال وہی ماہ کی عمر میں ۱۲۵۹ھ میں فارغ التحصیل ہو گئے تھے اور آپ کے والد ماجد نے ۱۸ سال کی عمر میں تدریس اور فتویٰ کا حکم دے دیا تھا۔ کیونکہ آپ اس وقت کے معروف علوم حاصل کر چکے تھے۔ آپ نے چودہ سال کی عمر میں مولانا قنبر الدین بہاری کو ایک خط لکھا کہ آپ نے ۱۴ شعبان ۱۲۵۶ھ کو اپنے والد مولانا محمد علی خاں کی نگرانی میں فتویٰ نویسی کا آغاز کیا۔ سات سال بعد تقریباً ۱۲۶۲ھ میں فتویٰ نویسی کی مستقل اجازت مل گئی۔ پھر جب ۱۲۷۰ھ میں مولانا قلی خاں کا انتقال ہوا تو قلی طور پر مولانا بریلوی رحمہ

اللہ تعالیٰ فتویٰ نویسی کے قبائض اہمام دینے لگے۔ مولانا نے پہلا فتویٰ رمضان کے بارے میں جاری کیا، یعنی آپ کو فتویٰ لکھتے ہوئے پچاس سال ہو گئے۔ جو کہ ۱۳۳۶ھ شعبان کو پورے ہوئے۔ آپ نے فرمایا کہ اس وقت ہر شرفیہ کیا ۱۱ کر سکتا ہے۔ آپ وحیات میں زبردست مہارت رکھتے تھے خاص طور پر قرآن کریم کے علم میں۔ علم حدیث، حدیث کے بنیادی اصول، صوفی اور تصوف میں بھی نہایت عمدہ مہارت رکھتے تھے اور تصوف کے طریقے (سلوک) میں بھی۔ جبکہ غیر مذہبی مسائل میں بھی آپ اعلیٰ مہارت اور تجربہ رکھتے تھے۔ مثال کے طور پر فلسفہ، ریاضی، منطق، الجبرا، تاریخ و غیرہ۔ یہ بہت ہی کم ممکن ہے کہ کوئی بھی امام احمد رضا کے قلبی معیار تک پہنچ سکے۔ اور سب سے زیادہ محمد قرآن پاک کا جو ترجمہ آپ نے کیا تھا ”مکمل الامان“ وہ بہت زیادہ مشہور ہے۔ مولانا عبدالمعز بن عبدالمیر شریف کے ضیفہ لکھتے ہیں کہ

امام احمد رضا کے اس دنیا فاقے سے پرہیز کر جانا اور اپنے حقیقی اللہ سے ملنا تھا

کہ ایک ان کی ملاقات ایک ماضی عالم ہو کہ دمشق (Syria) سے دہلی آئے تھے۔ میں نے قنات سے پوچھا ”آپ یہاں دہلی کیوں آئے ہیں؟“ تو اس عالم

دین نے کہا کہ ”۲۵ نومبر ۱۹۲۱ء کو میری ملاقات جناب بی کریم ﷺ سے

خواب میں ہوئی ہے۔ نبی کریم ﷺ اپنے صحابہ کرام کے ساتھ تھوڑے عرصے فرماتے۔

مگر جہاں کن بات یہ تھی کہ سب خاموش تھے جیسے کسی کا انتظار کر رہے ہوں۔“

میں نے دریافت کیا کہ ”آپ کس کا انتظار کر رہے ہیں؟“ تو نبی کریم ﷺ نے

فرمایا ”اھم رضا خاں (رحمہ اللہ تعالیٰ) کا انتظار کر رہے ہیں۔“ جب میں

خواب سے بیدار ہوا تو میں نے امام احمد رضا کی تلاش شروع کر دی۔ اور یہاں

میں اسی سلسلے میں آیا ہوں۔ مگر یہاں آئے پر مظلوم ہوا کہ امام احمد رضا بریلوی

انفال فرما گئے ہیں۔ "يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَاعْمَلُوا الصَّالِحَاتِ"

امام احمد رضا بریلوی کی تصانیف جلیب کی تعداد کم و بیش ایک ہزار (۱۰۰۰) تک ہے۔ کثرت تصانیف نے لحاظ سے بھی آپ کی شخصیت ایک امتیازی حیثیت کی حامل ہے۔ مثلاً عقائد، کلام، تفسیر، حدیث، اصول، حدیث، فقہ، اصول فقہ، تجوید، تصوف، فضائل و مناقب، علم جزو، علم ریاضی، علم ہندوستانیات، اذقیات اور علم نجوم و ہجرت وغیرہ شامل ہیں۔ ان میں نمایاں ترین قرآن مجید کا تفسیر اور پانچ سو دہرہ ہندو موسوم ہے "تفسیر القرآن فی تفسیر القرآن" ہے۔ دوسری شہرہ آفاق تصنیف پارہ منجم جلدوں میں شان دار علمی شاہکار اور تحقیقات کا دور پر مشتمل "تفسیر القرآن فی تفسیر القرآن" ہے جس میں اقدم و ہدیہ شرقی مسائل و احکام، اہل علمی و تحقیقی فرائض، علم ہند ہیں۔

اہل حضرت الشاہ احمد رضا خاں بریلوی نے قرآن کا اس قدر تفسیر کیا۔ پانچ سو دہرہ ترجمہ کیا ہے کہ آج دن تک کسی عالم دین نے ایسا ترجمہ نہ کیا ہے اور نہ ہی کوئی شاہد کر پاسے۔ ایک مثال مثالی کرتا ہوں۔ اگر بسم اللہ الرحمن الرحیم ہی کے ترجمے کو لیں تو تمام علماء نے ترجمہ بکھاں طرح سے کیا ہے۔

"میں شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔"

جبکہ اعلیٰ حضرت نے ترجمہ یوں کیا ہے۔

"اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا۔"

فرق نظر آیا؟ دوسرے علماء نے پانچویں حرف پر اللہ کا ہیکسا ہے اور اعلیٰ حضرت نے پہلے ہی حرف سے اللہ کے نام سے شروع کیا ہے۔ کتابہذا فرق ہے۔ اگر سوچا جائے تو یہ ہے "عشق خدا" اور "عشق رسول"۔ یعنی پورا قرآن آپ کے جذبہ عشق سے بھرپور ہے اور موتی سی موتی نکھرے ہوئے ہیں۔ ایک اور جگہ قرآن کریم میں آپ نے بڑی

فراموشی سے ایک آیت کا ترجمہ کیا ہے۔

"وَتَعْمَلُونَ لِلَّهِ فَمَنْ عَمِلَ خَيْرًا فَلَهُ حَسَنَةٌ كَثِيرَةٌ"

ترجمہ اور کافروں نے کر کیا اور اللہ نے ان کو پاک کرنے کی خلیہ تہ

فرمایا اور اللہ سب سے بہتر چمکی تہ کرنے والا ہے۔

سبحان اللہ، کتنا بابر اللہ! ترجمہ ہے۔ عشق اور محبت کے موتی نکھرے ہوئے

ہیں۔ جبکہ دوسرے علماء نے ترجمہ کچھ یوں کیا ہے۔ ایک جگہ ترجمہ کیا

اور وہ یعنی یہود و نصاریٰ جیسی کے بارے میں چال چلے اور خدا بھی جیسی کو

پہانے کے چال چلا، اور خدا خوب چال چلے والا ہے۔ (نحوہ پانڈ)

اور بہت جگہ تو یوں لکھا ہے، کہ کر کرنے والوں کے ساتھ اللہ بھی خوب کر کرتا

ہے۔ (نحوہ پانڈ)۔

اب آپ خود اندازہ کر سکتے ہیں کہ اعلیٰ حضرت کی سوچ اور محنت میں کس قدر فرق ہے؟ یہی وجہ ہے اپنے شخص زمانے میں کبھی کبھی آپا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کو ہدایت اور راہنمائی اور فیصلہ کی روشن ہاتھ کر کے کا شعور عطا فرمایا ہے۔ تاکہ وہ غلط اور صحیح میں فرق دیکھ سکیں۔ مگر قرآن ہاتھیں اعلیٰ حضرت کے شعور پر کیا شعور پایا جو کوئی سوچ ہی نہیں سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ آپ محمد وحدی تھے۔ اور اللہ اور رسول کے پیارے تھے۔

امام احمد رضا نے بہت کم عمر میں یعنی صرف چار سال کی عمر میں، ظہور قرآن حکیم نے لیا تھا۔ اور آج دیکھا جائے تو ان کی عمر کے بچے ابھی درست طریقے سے بات نہ کر بھی نہیں سیکھ سکتے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے پیاروں کا احکام دینا پر آنے سے پہلے ہی کر لیتا ہے اور بیک وقت غامض ہندے ہوتے ہیں۔ اسی طرح آپ نے چودہ سال کی عمر میں پوری تعلیم مکمل کر لی تھی۔ ہمیں ایسے بزرگ نے ہیں ایسے امام پیراں ہیں کہ ہم فکر کر سکتے ہیں

کہ ہم سنی مسلمان ہیں اور آپ کے احسان مدد دیں گے۔ ہمیشہ قیامت تک اور ہم مسلمانوں کو فخر ہے کہ ہم اعلیٰ حضرت کے حقیقتی مندوں میں سے ہیں۔ اور ہمیں یاد دلائے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی تسکین کے بعد اس بارگاہ نے بھی ہیں۔ ہماری خوش قسمتی ہے کہ ہم نے آپ کے واسطے کو مسیحا بننے سے بچا ہوا ہے اور فیض حاصل کر رہے ہیں۔ آپ ہی ہیں جنہوں نے ہمیں اللہ تعالیٰ اور نبی کریم ﷺ سے محبت کرنا سکھایا اور ہم مسلمانوں کے لئے راہنما بن گئے۔ میں تمام مسلمانوں کو ان سے اور دوسرے مسلمانوں سے گزارش کروں گا کہ آپ سب اعلیٰ حضرت کے قرآن کے ترجمہ کنز الایمان کو پڑھیں اور سمجھیں کیونکہ اس سے آسمان تر جہ اور رحمت کے موتی نکلیں گے والا ترجمہ کتب سے نہیں ملے گا۔ پھر انکھیں اللہ تعالیٰ جل شانہ اور نبی کریم ﷺ کی محبت کس قدر ہمارے دلوں پر اثر کرتی ہے۔ اور راہ نہایت سلیقہ ہے۔ یوں ہی اللہ اور نبی کا قرب بھی حاصل ہو سکتا ہے۔ یہی ہمارے لئے جہنم کے طباب سے بھی راہ نجات بن جائے گا۔ ہمیں چاہیے کہ ہم سب مل کر جس طرح سے اعلیٰ حضرت کا چرچا کر سکتے ہیں کریں۔ یہاں برطانیہ کے کونے کو لے کر دور دنیا کے ہر گوشہ میں اعلیٰ حضرت کی پہچان ہمارے لئے باعث فخر ہوگی۔ ویسے بھی برطانیہ میں بڑی بڑی یونیورسٹیوں میں بھی اعلیٰ حضرت پر ڈگری دیول پر کوئی متفقہ دور ہے اور لوگ فیض حاصل کر رہے ہیں۔ کیوں نہ ہم بھی اپنے بچوں کو اعلیٰ حضرت کے کام سے متعارف کرانیں اور اس تعلیم سے فائدہ اٹھا کر اعلیٰ حضرت کا نام روشن کریں۔ اگر ہم بھی اعلیٰ حضرت کی زندگی کی طرح اپنی زندگیوں کو نواز و شروع کر دیں تو پھر اللہ تعالیٰ بھی ہم مسلمانوں پر مہربان ہو جائے گا۔

امام احمد رضا نے دین پر اتنا کام کر چھوڑا ہے کہ ہم اگر قیامت تک اس سے مستفیض ہونا چاہیں تو ہو سکتے ہیں۔ آپ ایک ایسا سند تھے جو کبھی نہ مٹتے ہوئے والا تھا اور یہی وجہ ہے کہ اعلیٰ حضرت کی میں ایک جزیرہ سے ذرا کم کتابیں لکھ ڈالیں۔ جو چاہے کھاس پر دنیا کا ہر عالم فخر سے کہہ سکتا ہے کہ یہ کام صرف امام احمد رضا کی سکتے تھے۔ اب ہمیں چاہیے

کہ ہم آپ کے کام کو مزید آگے لے سکیں۔ حضرت جیسید معروف حسین شاہ صاحب نوشاہی مدظلہ العالی نے اعلیٰ حضرت کی زندگی کی محبت پر اور کچھ قرآن پر کام شروع کر پایا ہوا ہے اور تقریباً تقریباً کام مکمل ہونے کو ہے۔ اللہ تعالیٰ جل شانہ اور صاحب کو عرصہ عطا فرمائے آمین ایہ کام بھی کوئی جیسید معروف حسین نوشاہی صاحب جیسید مجاہد بنی کروا سکتا تھا۔ ورنہ ہزاروں آئے اور پلے گئے مگر اعلیٰ حضرت کی پہچان تو دور کی بات کبھی تعارف کروانے بھی گوارا نہ کیا۔ آپ نے جس قدر دین کی خدمت کی ہے وہ مجھ جیسا ناچیز ہی جان سکتا ہے کیونکہ میں آپ کی سرپرستی میں بڑا بھی ہوا ہوں اور تعلیم بھی حاصل کی ہے۔ میں مجتہد ہوں لیکن جیسید صاحب کا مشکور ہوں اور جو کام آپ اعلیٰ حضرت پر کر رہے ہیں یہ ہے مثال ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کام کا اجر عظیم عطا فرمائے آمین ثم آمین آخر میں یہ دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہم تمام مسلمانوں کو امام احمد رضا بریلوی کی نظر میں قدم پڑنے کی توفیق عطا فرمائے آمین اور ہمیں نیک مسلمان بننے اور عارفی رسول بننے کی توفیق عطا فرمائے تاکہ ہم اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کر سکیں۔ آمین ثم آمین

و ماعلیہا الاصلاح و آخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین و صلی
اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد و آلہ و صحبہ اجمعین
(انگریزی سے: روز تہجد) حافظہ ام ایڈریٹس۔



فقید الماشال مفتی

مولانا محمد ارشد مسباحی، مانچسٹر

الحمد لله رب العالمين وصلى الله وسلم على سيد الانبياء
والموسلين. وعلى آله واصحابه اجمعين. اما بعد فاعوذ بالله من الشيطان
الرجيم.

بسم الله الرحمن الرحيم

قل ان ضلعتي ومنحني ومنعني بالله رب العلمين ما
ترجمہ: "اے حبیب! آپ فرما دیں میری نماز میری قربانی، میری زندگی اور
میری موت صرف رب العالمین کے لئے ہے۔"

جناب صاحب امتیاز، حضرت مبلغ اسلام قبلہ سید معروف حسین شاہ صاحب
عارف و شایع قادری مدظلہ العالی، قاضی، ملا، کرام، بزرگوں جو انور، بھائی اور بہو!

الحمد لله! آج ہم ایسے اکٹھے ہیں جسے اس جامع مسجد تبلیغ الاسلام میں
ایک ایسی قسم کی یاد میں جو کراپے دور میں سب سے عمدہ اور فاضل اور مقبول ترین امام
اسلام، اسامی، نیامیں بیٹے ہوئے۔ ہم جانتے ہیں جب آپ کا طبع اصول و فاضل اس دنیا
فانی سے جانے والے تھے انہوں نے اپنے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو آگاہ کیا اور کروڑوں
مسلمانوں کو جو ابھی دنیا میں آئے والے تھے یہ کہ علماء، مصلح، روحانور محققین و حقیقت یہ
سب انبیاء کے وارث ہیں۔ جن کریم بندوں نے صاف صاف بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر صدی
کے آخر میں کم از کم ایک ایسی شخصیت جنم لے گا۔ وہ کربلا لائیں گے اور دین کا پھلے سے
بھی زیادہ شوق پھانگیں گے اور اسلام کا پھر بے حد احیا کریں گے۔ دنیا کے سب علماء جو کہ
مشرق و مغرب سے تعلق رکھتے ہیں، اس بات سے متفق ہیں کہ چودھویں صدی کے چھو

امام احمد رضا خاں بریلوی ہی ہیں۔ الحمد لله ہم کفر سے کہتے ہیں یہ ہمارے امام ہیں۔
آپ جانتے ہیں ان کا کام؟ آپ نے ابھی نقل بھی بہت ساری تقریریں کی ہیں کہ امام
احمد رضا فاضل بریلوی ۶ جون ۱۹۵۶ء کو بریلی شہر اندیشہ میں پیدا ہوئے اور ۱۹۹۴ء میں
اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔

آپ جانتے ہیں کہ ۲۵ سالہ زندگی میں انہوں نے (۱۰۰۰۰) ایک ہزار سے زائد
کتبیں لکھی ہیں۔ یہ کتابیں صرف اسلام کی سائنس پر ہی نہیں، احادیث پر ہی نہیں، اصول
حدیث اور تفسیر احادیث پر ہیں بلکہ انہوں نے (۲۰۰) دوسو کتابیں صرف عربی میں
لکھی ہیں اور جدید ترین معاصر سائنس، فلسفہ، الجبرا، ریاضی۔ آپ کسی بھی کسی فیصلہ کا نام لیں
اس فیصلہ میں اپنی حضرت کا کام لائیں گے۔ ہم انہیں نے خود فرمایا ہے کہ جب میں نے تعلیم
تکمل کی، اسی اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے مسطورہ مجھ پر فرض کر دی تھی۔ وہ دن تھا جب میں پانچ
ہزار اور اٹھ والد حضرت نجی علی خاں سے کسی نے ایک مسئلہ پوچھا تو آپ کے والد نے اس
مسئلہ کا حل حضرت کے حوالے کیا کہ آپ اس مسئلہ کا حل کریں۔ جبکہ آپ کی عمر بڑے بزرگ
مولانا گزریخی تھے۔ اور آپ صرف (۳۰) تیرہ سال کی دس کے تھے۔ اور مسئلہ ایک عورت
کو بچہ کو دودھ پلانے کا تھا اور آپ نے اس کا جواب دیا تو اس کے والد نے اس کی تہمتیں کی
اور انکو مفتی کا خطاب مل گیا۔

اور ہم جو غرب میں رہتے ہیں۔ الحمد لله ہم جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہم
پر مہربانی فرمائی کہ ہمیں ایسے امام سے نوازا لیکن آج ہمارے امام کو لوگ ان کا
تعارف کچھ خبر پر کراتے ہیں تاکام رہے ہیں۔ میں حضرت کے ساتھ کبریا ہوں کہ ہم
امام احمد رضا کا انھیں میں تعارف کراتے سے مکمل طور پر ناکام رہے ہیں۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ
نے امام کو داغ اور دل کی ایسی صلاحیتیں عطا فرمائی تھیں کہ جس نے بھی آچکے، دیکھا اور سنا
اور آپ کی قابلیت کو دیکھا وہ بڑا حیران ہوا۔ اسلام کا بچہ خود بخود علی گڑھ شہید دینی کے

انجام دیا۔ فریاد الدین ریاضی کے بڑے باہر تھے اور وہ چرمی سے پڑے ہوئے تھے۔ انہیں ریاضی کے ایک سوال میں مشکل کا سامنا کرنا پڑا مگر کوئی بھی آئی نہ دیکھیں کر سکا۔ آخر کار انہوں نے فیصلہ کیا کہ وہ چرمی چاہیں اور وہ سوال وہاں سے مل کر وہیں سفر پر جانے سے پہلے وہ امام احمد رضا کے شاگرد سے ملے جو کہ گڑبگڑ میں تشریح میں ایک لمحہ بھی تھے۔ وہ انہیں اعلیٰ حضرت کے پاس لے جاتے ہیں فریاد الدین نے اعلیٰ حضرت کو اپنا سوال پیش کیا۔ الحمد للہ اللہ کی رحمت اور رسول اللہ ﷺ کے فیضان سے اعلیٰ حضرت نے اس مشکل سوال کا حل نکال دیا۔ فریاد الدین بڑے حیران تھے۔ انہوں نے یہ سنا تو کہہ کر پتہ ٹوٹا (Noble) پر ان کے مستحق ہیں۔ آج سے ایک ایک صدی قبل وہ "مستند الہ" تھے۔ آج اس دور میں : ایک عام آدمی بھی عالم بنا ہوا ہے اور کہتا ہے کہ میں محدثوں، تارے پاس برطانیہ میں تقریباً پچاس محدث رہنے ہوئے ہیں میں آپ کو ان کے نام بھی بتا سکتا ہوں۔ لیکن بڑے داخل حضرت تھے اعلیٰ خوبی دیکھیں یا ان کا کام دیکھیں اور ان کی فکر کا مطالعہ کریں اور اسلام کی سائنس کو دیکھیں تو وہ ایک "مستند الہ" تھے اور تمام دنیا کے علماء پر تسلیم کریں گے کہ ہاں یہ ہی اہل فہم ہے جو ہمارے دور کے محدث ہیں۔ اور وہ تھے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلی۔ پانچویں صدی کے آخر اور چھویں صدی کے شروع کی بات ہے۔ وہ فرماتے تھے کہ میرے پاس ایک وقت میں پانچ سو فاضل جمع ہو جاتے ہیں۔ میں آپ کو ایک مثل دیتا ہوں آپ نے تو یہ مشہور الفاظ سے ہیں کہ ان کا ایک فتویٰ رضویہ شریف ہے جو کہ فی الحال ہزاروں جہدوں میں شائع ہو رہا ہے۔ یہ صرف اعلیٰ ایک کتاب ہے۔ آپ مجھے ایک اور مثال دینے دیں۔ ہندو کی اس تہمت کی جو اللہ تعالیٰ نے اعلیٰ شخصیت کو عطا فرمائی۔ ایک مہربان سے ایک سوال کیا گیا۔ سوال یہ تھا کہ زید کی زوجہ ہیں ایک کا نام تاجرن تھا۔ اور دوسری ایک اور دوسری تھی۔ وہ اپنی بیوی کے بارے میں کہتا ہے وہ کسی کا نام نہیں لیتا۔ وہ کہتا ہے کہ میں نے اسے دو طلاشیں ملا دی ہیں۔ وہ دینی کا نام نہیں لیتا۔ وہ آدمی یہ سوال امام احمد رضا کو پیش کرتا ہے۔ اگر آج کا مقلد ہوتا تو صرف

ایک ہی جواب دیتا لیکن امام احمد رضا جو کہ علم کے سمندر تھے وہ کہتے ہیں کہ اس سوال کے تقریباً اٹھاون جواب ہیں۔ اس سوال کے اٹھاون جواب چار مقلدوں میں تقسیم کئے جاسکتے ہیں۔ یہ وہ علم تھا جو اللہ تعالیٰ نے امام احمد رضا کو عطا فرمایا تھا۔ بڑی دنیا میں امام احمد رضا کا نام دن بدن بگڑ رہا ہے۔ برطانیہ کی یونیورسٹی آکسفورڈ اور کیمبرج میں آپ کا نام پھیل رہا ہے۔ لوگ آپ کے نام پر ایم ایم کیلئے کیا ہیں اب تک کہ جامعہ اتر پردیش میں بھی اب امام احمد رضا کا نام اور زیادہ پھیل رہا ہے۔ اور سب سے اچھا لوگ جو کہ ہمارے بھائی پاکستان، افغانستان، افغانستان سے آئے ہیں ان کے اس کام پر فخر کیاں کر رہے ہیں۔ اور یہ کام جو کہ امام احمد رضا کا ہے۔ وہ عربی زبان میں بھی شائع کر رہے ہیں اور عرب میں بھی لوگ امام احمد رضا کو سمجھنے لگے ہیں۔ ہماری خوب صورتی صرف یہ نہیں ہے کہ اپنے کام کے متعلق فحش بکھاریں۔ لیکن دارالمشتن ہمارا دہ ہے ہونا چاہیے کہ ان کا کھڑا ہے۔ جے جے کریں۔ ہر ایک عام آدمی کے ساتھ برطانیہ کے کوئے کوئے میں یہ جے جے کریں۔ بد قسمتی سے ہم نے اس مسئلے میں اتنا اچھا کام نہیں کیا ہے۔ میں دل کی افتادہ گہرائیوں سے حضرت مبلغ اسلام جے سید معروف حسین شاد نوشاہی صاحب کو مبارکباد دیتا ہوں۔ جنہوں نے یہ فخر نصیب مستحق ہے اور مبلغ اللہ رستیاں کو یہاں اس کا فخر میں دعو کیا ہے۔ آج جو علماء پاکستان اور افغانستان پر تشریف لائے ہیں۔ یہ تمام علماء امام احمد رضا اور آپ کے کام پر افتادہ ہیں۔ انہوں نے اپنی چوری زندگی کام کرنے پر وقف کر رکھی ہے۔ میں جناب قلیہ صاحب کو ایک مرتبہ بکھار گیا۔ تاکاں اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ سب کو توفیق عطا فرمائے تاکہ ہم امام احمد رضا خاں بریلی کے کام کو سمجھ سکیں اور ان کی نیکیاں مزید چوری دنیا میں کرائے اور پھیلانے میں کوشش کریں۔ آمین آمین

حق سچ کی کسوٹی

پروفیسر محمد صدیق اکبر، لاہور

واجب الاحرام علماء کرام، مثلاً شیخ عظام و معززین اہل طریقت رہبر شریعت حضرت العظام مولانا سید معروف حسین شاہ عارف قادری دمشقی مدظلہ العالی کی یہ کوشش بار آور ہوئی۔ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کا تعارف اس دیار غیر میں بہت ضروری تھا، جو صاحب کی کوشش سے یہ کام ہو گیا، اللہ تعالیٰ ان کی عمر میں برکت عطا فرمائے۔

امام احمد رضا کی ایک اعتیاد باقی بنے!

اللہ کی سرتاب قدم شان ہیں یہ
ان صاحب نہیں انسان وہ انسان ہیں یہ
قرآن تو ایمان جاتا ہے انہیں
ایمان یہ کہتا ہے مری جان ہیں یہ

بڑے بڑے علماء تحریف فرما رہیں۔ بڑے مساکین پر اظہار خیال فرمائیں گے، میرے خیال میں یہ بات نئی نہیں ہوگی، لیکن مطالعہ میں اضافے کے لائق ہے، میں نے 1967ء میں "جہان بونفرونی میں ایمان" کے مسلمان کے سلسلے میں اعلیٰ حضرت پر مقالہ لکھا، اس وقت میں نے بڑی جستجو کی، بہت سے علماء سے پوچھا کہ امام احمد رضا بریلوی کو اسی "عزت کب کہا گیا؟ اور کیوں کہا گیا؟" مولانا مفتی محمد اعجاز دہلی خاں رحمہ اللہ تعالیٰ میرے استاد تھے اور انہوں نے اس مقالے کے سلسلے میں میری بہت رہنمائی فرمائی، انہوں نے بتایا کہ پندرہ سال پہلے ایک اہم مجلہ "تجدید" لکھنؤ میں "علم ہوا کہ 1930ء کے قریب علماء کے ایک اجتماع میں مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی بھی

موجود تھے، وہاں یہ سوال زیرِ غور آیا کہ مختلف علماء مختلف القاب سے "معروف" ہیں، امام احمد رضا بریلوی کے لئے کونسا لقب مختص ہونا چاہیے؟ سب علماء نے لقب "اعلیٰ حضرت" مجبور کیا، آج جیسے ہی یہ لفظ بولا جائے سنتے والا کچھ جانتا ہے کہ "شاہ بریلی" مراد ہیں۔ یہ لفظ اگرچہ ایمان کے شہنشاہوں کے لئے لگنی بولا جاتا ہے، لیکن پاک و ہند میں صرف ایک اسی ہی مراد لی جاتی ہے، علامہ ہیں عاشقِ رسول امام احمد رضا بریلوی۔

پاک و ہند میں بہت عالم ہوئے ہیں، سچ تو یہ ہے کہ کاش قرآن پاک کے چدرہ پاروں کا حلقہ تھا، کیا وہ بڑا عالم تھا؟ انہیں قرآن کا تقاضا یہ ہے کہ سرکارِ عالم جیسے سے تعلق مشفق و محبت و درست ہو، اعلیٰ حضرت کا ترجمہ چڑھیں ایمان تازہ ہو جائے گا

وہ وحی صلاً لفظی، "تمہیں اپنی محبت میں، ابرق پائے تو اپنی طرف راہ دہی"
نابالہا النبی کا ترجمہ کرتے ہیں "اے قریب کی خبر دینے والے مجی!"
دشتری لکھا کہ دیکھیں پاک و ہند کی نہیں بلکہ آسٹریلیا و مشرقی دیکھ لیں کہ اس میں پرافت کا "حق" کیا لکھا ہے؟ اس میں لکھا ہے کہ

"نہی تو ہوتا ہی وہ ہے جو آنے والے حالات کی خبر دے۔"

علامہ قابل کہتے ہیں کہ:

"حق کے لئے نہ ماضی ہے نہ مستقبل، ان کے سامنے سب کچھ حال ہے،

پھر قریب کیا؟"

اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں کہ

"سب سے بڑا قریب اللہ تعالیٰ ہے، جب وہ ہی نبی اکرم ﷺ سے ملتی نہیں

ہے تو نبی قریب ہوگی؟"

ان پر اصرار لگایا گیا کہ انہوں نے انگریز کے دور میں ہندوستان کو مارا سلام کیا

اور اس موضوع پر ایک رسالہ "اعلام الاعلام بانہ ہندوستان دارالاسلام" لکھا، یہ انگریز کی آنکھیں ہے، قانون سب کے لئے ایک ہونا چاہیے اگر اعلیٰ حضرت اس لئے کی بنا پر انگریز کے ایجنٹ قرار پاتے ہیں تو مولوی اشراف علی قادری کو بھی انگریز کا ایجنٹ قرار دینے کے انہوں نے بھی اپنے رسالہ "تہذیب الاخوان عن العربی ہندوستان" میں اس وقت کے ہندوستان کو دارالاسلام قرار دیا ہے۔

اعلیٰ حضرت کی انگریز دشمنی کا اعزاز اس سے لگائیں کہ وہ ہمیشہ ایک کاکٹ اپنا لٹکا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ میں نے ایڈورڈ کا سر بچا کر دیا ہے۔ زندگی بھر انگریز کی کچہری میں نہیں گئے، ان کا کہنا یہ تھا کہ جب میں ان کی عدالت ہی کو نہیں مانتا تو ماضی کیوں دلوں؟۔

جشنِ دیوبند میں اندرا گاندھی کی شرکت کثرت پریشانی ہوئی تھی، مفتی محمود فیروزہ بڑے بڑے علماء دیوبند بچے بچے ہوئے تھے، اس کے برعکس ہندوستان کا وزیراعظم نریندر مودھی شریف گیا، وہ ایک بڑی رقم دینا چاہتا تھا مگر امام احمد رضا کے چاشنیوں نے اسے اندر داخل نہیں ہونے دیا، اعلیٰ حضرت کی اس روایت کو برقرار رکھا۔

کروں مدح لعلِ دولِ رضا پڑے اس بلا میں میری جا

میں گدا ہوں اپنے کریم کا میرا دینِ پارہٴ خال نہیں

اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں

"سیّدِ ائمہ محمد مصطفیٰ کی بھولی بھیلیں ہو اور بھیڑے تہارے ایمان کی

تاک میں ہیں، یہ تہارے دل سے محبت مصطفیٰ لانا چاہتے ہیں۔"

اعلیٰ حضرت نے علیؑ پر ایمان سے کہا تھا کہ میں یہ نہیں کہتا کہ انگریز نہ جانے ہیں یہ نہا ہوں کہ انگریز کی مخالفت کرتے ہو، ہندو کی مخالفت کیوں نہیں کرتے یہ وہ درد تھا

جب اقبال اور قائد اعظم دونوں کا گھر گیس کے ساتھ تھے تو اس وقت اعلیٰ حضرت نے دو قوی نظریہ شہود سے پیش کیا جس کی بنا پر پاکستان معرضِ وجود میں آیا۔ حقیقت یہ ہے کہ پاکستان فیضانِ امام احمد رضا کا، اسے قائم رکھنا ہے تو فکرِ رضا اور فیضانِ رضا سے باہل قائم رکھنا ضروری ہے۔

ایک شامی بزرگ کو بھی اکرم تیلو کی زیارت ہوئی، یوں معلوم ہوتا تھا جیسے کسی کا انتظار کر رہے ہیں، صاحبِ کرام بھی موجود ہیں، عرض کیا حضور! کس کا انتظار ہو رہا ہے؟ فرمایا: "امیرِ رضا کا"۔ میں شہرِ محشر چوری چوری علیہ الرحمہ کو حضور سیدنا نوح علیہ السلام کی زیارت ہوئی، اب جہاں اس وقت ہندوستان میں آپ کا نائب کون ہے؟ فرمایا: "بریلی میں امیرِ رضا، میں اس صاحبِ بریلی شریف گئے، بعد ازاں بیان کیا کہ یوں معلوم ہوتا تھا کہ نبی اکرم تیلو بیان فرما رہے ہیں اور مولانا احمد رضا ان کا جان کئے جا رہے ہیں۔

علامہ اقبال نے ایک دلعلمی حضرت کے بارے میں فرمایا کہ

"وہ جو فیصلہ پوری طرح سوچ سمجھ کر کرتے ہیں، سبھی وہ ہے کہ وہ ایک

دلہ جو فیصلہ کرتے ہیں اس سے انہیں رجوع کی ضرورت نہیں پڑتی، ان کے

مزاج میں شدت تھی، اگر یہ بات نہ ہوتی تو وہ وقت کے ابھرنے کیلئے کے

حق دار تھے۔"

علامہ کا یہ حوالہ مسعودی کے تعلیم یافتہ، علامہ سید سلیمان اشراف کے شاگرد واکٹر ماجد احمد علی نے لکھ کر دیا تھا کیونکہ یہ منگتو انہوں نے اپنے کانوں سے سنی تھی، ان کی اور کچھ تحریر میرے پاس محفوظ ہے۔

جہاں تک حق کا تعلق ہے تو میں ان کا طرہٴ اختیار ہے مولانا کوثر نیازی کہتے ہیں کہ مولانا احمد اور گیس کا معاملہ حل کیا کرتے تھے کہ

"مولانا احمد رضا خاں کی بخشش تو ان ہی فتوؤں کی بنا پر ہو جائے گی، اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ کہیں انہیں مجاہد سے اتنی محبت تھی کہ کسی مولوی کو بھی نہیں بخشا، چاہے کہیں یہ دانیہ بخش دیا جاتا ہے۔"

اہل حضرت اپنے والد ماجد کے ساتھ پاکر شاہ آمل رسول مازن روی قدس سرہ کے دست القدس پر بیعت ہوئے ہیں، انہوں نے اسی وقت خلافت بھی عطا فرمادی، حاضرین میں سے کسی نے سوال کیا کہ آپ تو بڑی عبادت و ریاضت کے بعد خلافت دیا کرتے ہیں، ان دو حضرات کو دست کے ساتھ ہی خلافت عطا فرمادی، اس کی کیا وجہ ہے؟ انہوں نے فرمایا:

یہ صاف اور شفاف دل کرائے تھے، دست کے ساتھ ہی انہیں نسبت قادریہ میسر ہو گئی، ماس لے میں نے انہیں خلافت بھی دے دی، قیامت کے دن اگر اللہ تعالیٰ بخلائے مجھ سے پوچھا کہ میرے لئے کیا لائے ہو؟ تو میں احمد رضا کو پیش کر دوں گا۔



لہذا بیعت حقیقت کا حق علوم فقہائیکہ و شافعیہ

نور ذاکٹر محمد سرفراز نعیمی

ناظم جامعہ نعیمیہ لاہور

خالق کائنات نے اشرف المخلوقات کی تخلیق میں فیضانِ علم کے اعتبار سے جب جلوہ آرائی فرمائی ہے۔ رسل و مقام، اعتقاد کرام، تعلیم اسلام کے علوم و عطائے کے علاوہ کہیں علوم ظاہری و باطنی میں، درگاہِ نظر آتی ہے، کہیں علم کسسی کی جلوہ آرائی ہے تو علم لدنی سے نا آشنائی ہے، کہیں علم لدنی کی فراوانی ہے تو علم کسسی سے انہما رہے مجازی ہے۔

اہل حضرت احمد رضا خان فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ (1856ء تا 1272ء تا

1921ء تا 1340ء) نے اُن کی حمد بہت شخصیت ایسے اوصاف حمیدہ سے مزین ہے جس میں علم کسسی و ظاہری کے پہلو پہلو علم باطنی و لدنی کی باہمی آمیزش انتہائی حسین انداز میں نظر آتی ہے۔ قادریہ خلق نے آپ کو جن حیرت انگیز صلاحیتوں سے نوازا تھا کہ ظاہر بین افراد کو اس طرح کے دعوؤں میں غلو کے علاوہ شکوک ملتا۔ کیونکہ وہ آپ کی ہمہ پہلو شخصیت کو اپنے آپ پر قیاس کرتے ہوئے نکالتے ہیں۔ قطرہ جہنم کے جم میں بحر کی دستیں کب چلیا کرتی ہیں۔

اہل حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ کی ذات کے بارے میں یہ دعویٰ کہ آپ بخیرین (55) علوم فقہیہ و عقاید میں ماہر اور دھڑلے رکھتے تھے بلا دلیل و ثبوت نہیں ہے۔ بلا دلیل و ثبوت ہو جب کسی فن یا علم کی آگہی کی نسبت آپ کی طرف کر دی جائے اور ثبوت میں

یہ سب سوانح، پندرہ ڈاکٹر احسان احمد رضا خان بریلوی میں اعلیٰ علوم پاکستان 1981

دہرہ سوانح، احمدیہ پریس لاہور، ڈاکٹر محمد علی، جلد 1، ص 125، خلافت احمد رضا خاں بریلی 1903

احسان رضا خان، دارالافتاء بریلوی، جلد 1، ص 125، سوانح، جلد 1، ص 125، سوانح، جلد 1، ص 125

محمد سوانح، پندرہ ڈاکٹر احسان احمد رضا خان بریلوی میں اعلیٰ علوم پاکستان 1981

کوئی ایسی کتاب یا سرائیکی نیا کیا جاسکے جو اس دور کی عقلی یا تاریخی ذکر رہی: وہی تو وہ دور کی عقلی ہی کہلائے گا۔ لیکن یہاں حقیقت حال یہ ہے کہ جس جن میں اس طرح میرا پ کی مہارت چند کے حصول کا دعویٰ کیا جا رہا ہے اس میں ایک سے لے کر سترہوں تک کتابیں درساں، مصلحتاً اور اوراق پیش کے جاسکتے ہیں۔

دو بچپن (55) علوم و فنون جن آپ نے اپنے اساتذہ کرام اور ذاتی کاوشوں اور مطالعہ کی بدولت حاصل کیا اس کی تفصیل کچھ یوں ہے۔

(الف) وہ علوم جو آپ نے اپنے والد محترم مولانا تقی علی خان علیہ الرحمہ (1297ھ / 1880ء) سے حاصل کئے۔

- (۱) علم قرآن، (۲) علم حدیث، (۳) اصول حدیث، (۴) فقہ حنفی و کتب فقہ جملہ مذاہب، (۵) اصول تفسیر، (۶) اصول فقہ، (۷) اہل مذہب، (۸) علم تفسیر، (۹) علم اصطلاح و الفاظ، (۱۰) علم نحو، (۱۱) علم صرف، (۱۲) علم معانی، (۱۳) علم بیان، (۱۴) علم بلاغ، (۱۵) علم منطق، (۱۶) علم مناظرہ، (۱۷) علم فلسفہ، (۱۸) علم تفسیر، (۱۹) علم مصحف، (۲۰) علم حساب، (۲۱) علم جبر۔

(ب) ان علوم و فنون کے بعد مزید مستند پڑھ لیل علوم و فنون کا ذکر کیا۔

- (۲۲) قرأت، (۲۳) تجوید، (۲۴) تصوف، (۲۵) سلوک، (۲۶) اخلاق، (۲۷) اجتماع و اجالہ، (۲۸) سیر، (۲۹) تواریخ، (۳۰) لغت، (۳۱) ادب و جملہ فنون۔

تجربہ دہانی: تمام اعلیٰ تعلیمات ایک جامعہ عالیہ میں حاصل ہوئی تھیں۔

تجربہ دہانی: میرا ان تمام تعلیمات پر عملی طور پر ۱۹۲۴ء تا ۱۹۲۵ء کے درمیان میں حاصل کیا گیا۔

تجربہ دہانی: میرا تفسیر و اخلاق و اصول و معانی و بیان و لغت و کتب حدیث و لغت۔

تجربہ دہانی: میرا ۱۹۲۴ء تا ۱۹۲۵ء کے درمیان میں حاصل کیا گیا۔

تجربہ دہانی: میرا ۱۹۲۴ء تا ۱۹۲۵ء کے درمیان میں حاصل کیا گیا۔

(ج) وہ علوم جنہیں اساتذہ سے تو نہیں پڑھا لیکن ممتاز علماء و کرام سے اجازت حاصل کی۔ اور اجازت اسی وقت حاصل ہو سکی ہے جب ان علوم کے مبادیات اور معلومات سے کام لیا اور حقیقت حاصل ہو۔

- (۳۲) اورثہ طبعی، (۳۳) جبر و مقابلہ، (۳۴) حساب حتمی، (۳۵) اعداد و ارقام، (۳۶) علم الوقت، (۳۷) مناظرہ و مرام، (۳۸) علم الاکر، (۳۹) زیچات، (۴۰) شمس و کروی، (۴۱) شمس و منج، (۴۲) صیغہ جدیدہ، (۴۳) صیغہات، (۴۴) جبر، (۴۵) زائرہ، (۴۶) علم الفرائض، (۴۷) عروض و قوافی، (۴۸) نجوم ثلثہ، (۴۹) اوقات و اقسام، (۵۰) فن تاریخ، (۵۱) اعداد، (۵۲) نظم و نثر فارسی، (۵۳) نظم و نثر ہندی، (۵۴) نظم و نثر عربی، (۵۵) خط و کتب، (۵۶) فلسفہ و منطق اور باوری زبان کے حوالے سے (۵۷) نظم و نثر اردو۔

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمہ نے جن علوم و فنون میں مایہ ناز و محنت حاصل کی ہے ان میں سے کئی ایسے ہیں جن کے بارے میں دور جدید کے بڑے بڑے محقق اور عالم یہ دعویٰ نہیں کر سکتے کہ ان علوم کے بارے میں مکمل دوسرے حاصل ہے بلکہ بعض علوم و فنون ایسے بھی ہیں جن کے ناموں سے آگاہ بھی نہ ہوگی۔

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمہ نے تقریباً ایک ہزار کتب اور رسائل تصنیف و تالیف کیے ہیں جن میں سے اب تک تقریباً ایک سو (100) کتب پورے درجہ

۱۔ جامعہ اسلامیہ، لاہور، پاکستان، ۱۹۷۱ء، ۱۹۷۲ء، ۱۹۷۳ء، ۱۹۷۴ء، ۱۹۷۵ء، ۱۹۷۶ء، ۱۹۷۷ء، ۱۹۷۸ء، ۱۹۷۹ء، ۱۹۸۰ء، ۱۹۸۱ء، ۱۹۸۲ء، ۱۹۸۳ء، ۱۹۸۴ء، ۱۹۸۵ء، ۱۹۸۶ء، ۱۹۸۷ء، ۱۹۸۸ء، ۱۹۸۹ء، ۱۹۹۰ء، ۱۹۹۱ء، ۱۹۹۲ء، ۱۹۹۳ء، ۱۹۹۴ء، ۱۹۹۵ء، ۱۹۹۶ء، ۱۹۹۷ء، ۱۹۹۸ء، ۱۹۹۹ء، ۲۰۰۰ء، ۲۰۰۱ء، ۲۰۰۲ء، ۲۰۰۳ء، ۲۰۰۴ء، ۲۰۰۵ء، ۲۰۰۶ء، ۲۰۰۷ء، ۲۰۰۸ء، ۲۰۰۹ء، ۲۰۱۰ء، ۲۰۱۱ء، ۲۰۱۲ء، ۲۰۱۳ء، ۲۰۱۴ء، ۲۰۱۵ء، ۲۰۱۶ء، ۲۰۱۷ء، ۲۰۱۸ء، ۲۰۱۹ء، ۲۰۲۰ء، ۲۰۲۱ء، ۲۰۲۲ء، ۲۰۲۳ء، ۲۰۲۴ء، ۲۰۲۵ء، ۲۰۲۶ء، ۲۰۲۷ء، ۲۰۲۸ء، ۲۰۲۹ء، ۲۰۳۰ء، ۲۰۳۱ء، ۲۰۳۲ء، ۲۰۳۳ء، ۲۰۳۴ء، ۲۰۳۵ء، ۲۰۳۶ء، ۲۰۳۷ء، ۲۰۳۸ء، ۲۰۳۹ء، ۲۰۴۰ء، ۲۰۴۱ء، ۲۰۴۲ء، ۲۰۴۳ء، ۲۰۴۴ء، ۲۰۴۵ء، ۲۰۴۶ء، ۲۰۴۷ء، ۲۰۴۸ء، ۲۰۴۹ء، ۲۰۵۰ء، ۲۰۵۱ء، ۲۰۵۲ء، ۲۰۵۳ء، ۲۰۵۴ء، ۲۰۵۵ء، ۲۰۵۶ء، ۲۰۵۷ء، ۲۰۵۸ء، ۲۰۵۹ء، ۲۰۶۰ء، ۲۰۶۱ء، ۲۰۶۲ء، ۲۰۶۳ء، ۲۰۶۴ء، ۲۰۶۵ء، ۲۰۶۶ء، ۲۰۶۷ء، ۲۰۶۸ء، ۲۰۶۹ء، ۲۰۷۰ء، ۲۰۷۱ء، ۲۰۷۲ء، ۲۰۷۳ء، ۲۰۷۴ء، ۲۰۷۵ء، ۲۰۷۶ء، ۲۰۷۷ء، ۲۰۷۸ء، ۲۰۷۹ء، ۲۰۸۰ء، ۲۰۸۱ء، ۲۰۸۲ء، ۲۰۸۳ء، ۲۰۸۴ء، ۲۰۸۵ء، ۲۰۸۶ء، ۲۰۸۷ء، ۲۰۸۸ء، ۲۰۸۹ء، ۲۰۹۰ء، ۲۰۹۱ء، ۲۰۹۲ء، ۲۰۹۳ء، ۲۰۹۴ء، ۲۰۹۵ء، ۲۰۹۶ء، ۲۰۹۷ء، ۲۰۹۸ء، ۲۰۹۹ء، ۲۰۱۰ء، ۲۰۱۱ء، ۲۰۱۲ء، ۲۰۱۳ء، ۲۰۱۴ء، ۲۰۱۵ء، ۲۰۱۶ء، ۲۰۱۷ء، ۲۰۱۸ء، ۲۰۱۹ء، ۲۰۲۰ء، ۲۰۲۱ء، ۲۰۲۲ء، ۲۰۲۳ء، ۲۰۲۴ء، ۲۰۲۵ء، ۲۰۲۶ء، ۲۰۲۷ء، ۲۰۲۸ء، ۲۰۲۹ء، ۲۰۳۰ء، ۲۰۳۱ء، ۲۰۳۲ء، ۲۰۳۳ء، ۲۰۳۴ء، ۲۰۳۵ء، ۲۰۳۶ء، ۲۰۳۷ء، ۲۰۳۸ء، ۲۰۳۹ء، ۲۰۴۰ء، ۲۰۴۱ء، ۲۰۴۲ء، ۲۰۴۳ء، ۲۰۴۴ء، ۲۰۴۵ء، ۲۰۴۶ء، ۲۰۴۷ء، ۲۰۴۸ء، ۲۰۴۹ء، ۲۰۵۰ء، ۲۰۵۱ء، ۲۰۵۲ء، ۲۰۵۳ء، ۲۰۵۴ء، ۲۰۵۵ء، ۲۰۵۶ء، ۲۰۵۷ء، ۲۰۵۸ء، ۲۰۵۹ء، ۲۰۶۰ء، ۲۰۶۱ء، ۲۰۶۲ء، ۲۰۶۳ء، ۲۰۶۴ء، ۲۰۶۵ء، ۲۰۶۶ء، ۲۰۶۷ء، ۲۰۶۸ء، ۲۰۶۹ء، ۲۰۷۰ء، ۲۰۷۱ء، ۲۰۷۲ء، ۲۰۷۳ء، ۲۰۷۴ء، ۲۰۷۵ء، ۲۰۷۶ء، ۲۰۷۷ء، ۲۰۷۸ء، ۲۰۷۹ء، ۲۰۸۰ء، ۲۰۸۱ء، ۲۰۸۲ء، ۲۰۸۳ء، ۲۰۸۴ء، ۲۰۸۵ء، ۲۰۸۶ء، ۲۰۸۷ء، ۲۰۸۸ء، ۲۰۸۹ء، ۲۰۹۰ء، ۲۰۹۱ء، ۲۰۹۲ء، ۲۰۹۳ء، ۲۰۹۴ء، ۲۰۹۵ء، ۲۰۹۶ء، ۲۰۹۷ء، ۲۰۹۸ء، ۲۰۹۹ء، ۲۰۱۰ء، ۲۰۱۱ء، ۲۰۱۲ء، ۲۰۱۳ء، ۲۰۱۴ء، ۲۰۱۵ء، ۲۰۱۶ء، ۲۰۱۷ء، ۲۰۱۸ء، ۲۰۱۹ء، ۲۰۲۰ء، ۲۰۲۱ء، ۲۰۲۲ء، ۲۰۲۳ء، ۲۰۲۴ء، ۲۰۲۵ء، ۲۰۲۶ء، ۲۰۲۷ء، ۲۰۲۸ء، ۲۰۲۹ء، ۲۰۳۰ء، ۲۰۳۱ء، ۲۰۳۲ء، ۲۰۳۳ء، ۲۰۳۴ء، ۲۰۳۵ء، ۲۰۳۶ء، ۲۰۳۷ء، ۲۰۳۸ء، ۲۰۳۹ء، ۲۰۴۰ء، ۲۰۴۱ء، ۲۰۴۲ء، ۲۰۴۳ء، ۲۰۴۴ء، ۲۰۴۵ء، ۲۰۴۶ء، ۲۰۴۷ء، ۲۰۴۸ء، ۲۰۴۹ء، ۲۰۵۰ء، ۲۰۵۱ء، ۲۰۵۲ء، ۲۰۵۳ء، ۲۰۵۴ء، ۲۰۵۵ء، ۲۰۵۶ء، ۲۰۵۷ء، ۲۰۵۸ء، ۲۰۵۹ء، ۲۰۶۰ء، ۲۰۶۱ء، ۲۰۶۲ء، ۲۰۶۳ء، ۲۰۶۴ء، ۲۰۶۵ء، ۲۰۶۶ء، ۲۰۶۷ء، ۲۰۶۸ء، ۲۰۶۹ء، ۲۰۷۰ء، ۲۰۷۱ء، ۲۰۷۲ء، ۲۰۷۳ء، ۲۰۷۴ء، ۲۰۷۵ء، ۲۰۷۶ء، ۲۰۷۷ء، ۲۰۷۸ء، ۲۰۷۹ء، ۲۰۸۰ء، ۲۰۸۱ء، ۲۰۸۲ء، ۲۰۸۳ء، ۲۰۸۴ء، ۲۰۸۵ء، ۲۰۸۶ء، ۲۰۸۷ء، ۲۰۸۸ء، ۲۰۸۹ء، ۲۰۹۰ء، ۲۰۹۱ء، ۲۰۹۲ء، ۲۰۹۳ء، ۲۰۹۴ء، ۲۰۹۵ء، ۲۰۹۶ء، ۲۰۹۷ء، ۲۰۹۸ء، ۲۰۹۹ء، ۲۰۱۰ء، ۲۰۱۱ء، ۲۰۱۲ء، ۲۰۱۳ء، ۲۰۱۴ء، ۲۰۱۵ء، ۲۰۱۶ء، ۲۰۱۷ء، ۲۰۱۸ء، ۲۰۱۹ء، ۲۰۲۰ء، ۲۰۲۱ء، ۲۰۲۲ء، ۲۰۲۳ء، ۲۰۲۴ء، ۲۰۲۵ء، ۲۰۲۶ء، ۲۰۲۷ء، ۲۰۲۸ء، ۲۰۲۹ء، ۲۰۳۰ء، ۲۰۳۱ء، ۲۰۳۲ء، ۲۰۳۳ء، ۲۰۳۴ء، ۲۰۳۵ء، ۲۰۳۶ء، ۲۰۳۷ء، ۲۰۳۸ء، ۲۰۳۹ء، ۲۰۴۰ء، ۲۰۴۱ء، ۲۰۴۲ء، ۲۰۴۳ء، ۲۰۴۴ء، ۲۰۴۵ء، ۲۰۴۶ء، ۲۰۴۷ء، ۲۰۴۸ء، ۲۰۴۹ء، ۲۰۵۰ء، ۲۰۵۱ء، ۲۰۵۲ء، ۲۰۵۳ء، ۲۰۵۴ء، ۲۰۵۵ء، ۲۰۵۶ء، ۲۰۵۷ء، ۲۰۵۸ء، ۲۰۵۹ء، ۲۰۶۰ء، ۲۰۶۱ء، ۲۰۶۲ء، ۲۰۶۳ء، ۲۰۶۴ء، ۲۰۶۵ء، ۲۰۶۶ء، ۲۰۶۷ء، ۲۰۶۸ء، ۲۰۶۹ء، ۲۰۷۰ء، ۲۰۷۱ء، ۲۰۷۲ء، ۲۰۷۳ء، ۲۰۷۴ء، ۲۰۷۵ء، ۲۰۷۶ء، ۲۰۷۷ء، ۲۰۷۸ء، ۲۰۷۹ء، ۲۰۸۰ء، ۲۰۸۱ء، ۲۰۸۲ء، ۲۰۸۳ء، ۲۰۸۴ء، ۲۰۸۵ء، ۲۰۸۶ء، ۲۰۸۷ء، ۲۰۸۸ء، ۲۰۸۹ء، ۲۰۹۰ء، ۲۰۹۱ء، ۲۰۹۲ء، ۲۰۹۳ء، ۲۰۹۴ء، ۲۰۹۵ء، ۲۰۹۶ء، ۲۰۹۷ء، ۲۰۹۸ء، ۲۰۹۹ء، ۲۰۱۰ء، ۲۰۱۱ء، ۲۰۱۲ء، ۲۰۱۳ء، ۲۰۱۴ء، ۲۰۱۵ء، ۲۰۱۶ء، ۲۰۱۷ء، ۲۰۱۸ء، ۲۰۱۹ء، ۲۰۲۰ء، ۲۰۲۱ء، ۲۰۲۲ء، ۲۰۲۳ء، ۲۰۲۴ء، ۲۰۲۵ء، ۲۰۲۶ء، ۲۰۲۷ء، ۲۰۲۸ء، ۲۰۲۹ء، ۲۰۳۰ء، ۲۰۳۱ء، ۲۰۳۲ء، ۲۰۳۳ء، ۲۰۳۴ء، ۲۰۳۵ء، ۲۰۳۶ء، ۲۰۳۷ء، ۲۰۳۸ء، ۲۰۳۹ء، ۲۰۴۰ء، ۲۰۴۱ء، ۲۰۴۲ء، ۲۰۴۳ء، ۲۰۴۴ء، ۲۰۴۵ء، ۲۰۴۶ء، ۲۰۴۷ء، ۲۰۴۸ء، ۲۰۴۹ء، ۲۰۵۰ء، ۲۰۵۱ء، ۲۰۵۲ء، ۲۰۵۳ء، ۲۰۵۴ء، ۲۰۵۵ء، ۲۰۵۶ء، ۲۰۵۷ء، ۲۰۵۸ء، ۲۰۵۹ء، ۲۰۶۰ء، ۲۰۶۱ء، ۲۰۶۲ء، ۲۰۶۳ء، ۲۰۶۴ء، ۲۰۶۵ء، ۲۰۶۶ء، ۲۰۶۷ء، ۲۰۶۸ء، ۲۰۶۹ء، ۲۰۷۰ء، ۲۰۷۱ء، ۲۰۷۲ء، ۲۰۷۳ء، ۲۰۷۴ء، ۲۰۷۵ء، ۲۰۷۶ء، ۲۰۷۷ء، ۲۰۷۸ء، ۲۰۷۹ء، ۲۰۸۰ء، ۲۰۸۱ء، ۲۰۸۲ء، ۲۰۸۳ء، ۲۰۸۴ء، ۲۰۸۵ء، ۲۰۸۶ء، ۲۰۸۷ء، ۲۰۸۸ء، ۲۰۸۹ء، ۲۰۹۰ء، ۲۰۹۱ء، ۲۰۹۲ء، ۲۰۹۳ء، ۲۰۹۴ء، ۲۰۹۵ء، ۲۰۹۶ء، ۲۰۹۷ء، ۲۰۹۸ء، ۲۰۹۹ء، ۲۰۱۰ء، ۲۰۱۱ء، ۲۰۱۲ء، ۲۰۱۳ء، ۲۰۱۴ء، ۲۰۱۵ء، ۲۰۱۶ء، ۲۰۱۷ء، ۲۰۱۸ء، ۲۰۱۹ء، ۲۰۲۰ء، ۲۰۲۱ء، ۲۰۲۲ء، ۲۰۲۳ء، ۲۰۲۴ء، ۲۰۲۵ء، ۲۰۲۶ء، ۲۰۲۷ء، ۲۰۲۸ء، ۲۰۲۹ء، ۲۰۳۰ء، ۲۰۳۱ء، ۲۰۳۲ء، ۲۰۳۳ء، ۲۰۳۴ء، ۲۰۳۵ء، ۲۰۳۶ء، ۲۰۳۷ء، ۲۰۳۸ء، ۲۰۳۹ء، ۲۰۴۰ء، ۲۰۴۱ء، ۲۰۴۲ء، ۲۰۴۳ء، ۲۰۴۴ء، ۲۰۴۵ء، ۲۰۴۶ء، ۲۰۴۷ء، ۲۰۴۸ء، ۲۰۴۹ء، ۲۰۵۰ء، ۲۰۵۱ء، ۲۰۵۲ء، ۲۰۵۳ء، ۲۰۵۴ء، ۲۰۵۵ء، ۲۰۵۶ء، ۲۰۵۷ء، ۲۰۵۸ء، ۲۰۵۹ء، ۲۰۶۰ء، ۲۰۶۱ء، ۲۰۶۲ء، ۲۰۶۳ء، ۲۰۶۴ء، ۲۰۶۵ء، ۲۰۶۶ء، ۲۰۶۷ء، ۲۰۶۸ء، ۲۰۶۹ء، ۲۰۷۰ء، ۲۰۷۱ء، ۲۰۷۲ء، ۲۰۷۳ء، ۲۰۷۴ء، ۲۰۷۵ء، ۲۰۷۶ء، ۲۰۷۷ء، ۲۰۷۸ء، ۲۰۷۹ء، ۲۰۸۰ء، ۲۰۸۱ء، ۲۰۸۲ء، ۲۰۸۳ء، ۲۰۸۴ء، ۲۰۸۵ء، ۲۰۸۶ء، ۲۰۸۷ء، ۲۰۸۸ء، ۲۰۸۹ء، ۲۰۹۰ء، ۲۰۹۱ء، ۲۰۹۲ء، ۲۰۹۳ء، ۲۰۹۴ء، ۲۰۹۵ء، ۲۰۹۶ء، ۲۰۹۷ء، ۲۰۹۸ء، ۲۰۹۹ء، ۲۰۱۰ء، ۲۰۱۱ء، ۲۰۱۲ء، ۲۰۱۳ء، ۲۰۱۴ء، ۲۰۱۵ء، ۲۰۱۶ء، ۲۰۱۷ء، ۲۰۱۸ء، ۲۰۱۹ء، ۲۰۲۰ء، ۲۰۲۱ء، ۲۰۲۲ء، ۲۰۲۳ء، ۲۰۲۴ء، ۲۰۲۵ء، ۲۰۲۶ء، ۲۰۲۷ء، ۲۰۲۸ء، ۲۰۲۹ء، ۲۰۳۰ء، ۲۰۳۱ء، ۲۰۳۲ء، ۲۰۳۳ء، ۲۰۳۴ء، ۲۰۳۵ء، ۲۰۳۶ء، ۲۰۳۷ء، ۲۰۳۸ء، ۲۰۳۹ء، ۲۰۴۰ء، ۲۰۴۱ء، ۲۰۴۲ء، ۲۰۴۳ء، ۲۰۴۴ء، ۲۰۴۵ء، ۲۰۴۶ء، ۲۰۴۷ء، ۲۰۴۸ء، ۲۰۴۹ء، ۲۰۵۰ء، ۲۰۵۱ء، ۲۰۵۲ء، ۲۰۵۳ء، ۲۰۵۴ء، ۲۰۵۵ء، ۲۰۵۶ء، ۲۰۵۷ء، ۲۰۵۸ء، ۲۰۵۹ء، ۲۰۶۰ء، ۲۰۶۱ء، ۲۰۶۲ء، ۲۰۶۳ء، ۲۰۶۴ء، ۲۰۶۵ء، ۲۰۶۶ء، ۲۰۶۷ء، ۲۰۶۸ء، ۲۰۶۹ء، ۲۰۷۰ء، ۲۰۷۱ء، ۲۰۷۲ء، ۲۰۷۳ء، ۲۰۷۴ء، ۲۰۷۵ء، ۲۰۷۶ء، ۲۰۷۷ء، ۲۰۷۸ء، ۲۰۷۹ء، ۲۰۸۰ء، ۲۰۸۱ء، ۲۰۸۲ء، ۲۰۸۳ء، ۲۰۸۴ء، ۲۰۸۵ء، ۲۰۸۶ء، ۲۰۸۷ء، ۲۰۸۸ء، ۲۰۸۹ء، ۲۰۹۰ء، ۲۰۹۱ء، ۲۰۹۲ء، ۲۰۹۳ء، ۲۰۹۴ء، ۲۰۹۵ء، ۲۰۹۶ء، ۲۰۹۷ء، ۲۰۹۸ء، ۲۰۹۹ء، ۲۰۱۰ء، ۲۰۱۱ء، ۲۰۱۲ء، ۲۰۱۳ء، ۲۰۱۴ء، ۲۰۱۵ء، ۲۰۱۶ء، ۲۰۱۷ء، ۲۰۱۸ء، ۲۰۱۹ء، ۲۰۲۰ء، ۲۰۲۱ء، ۲۰۲۲ء، ۲۰۲۳ء، ۲۰۲۴ء، ۲۰۲۵ء، ۲۰۲۶ء، ۲۰۲۷ء، ۲۰۲۸ء، ۲۰۲۹ء، ۲۰۳۰ء، ۲۰۳۱ء، ۲۰۳۲ء، ۲۰۳۳ء، ۲۰۳۴ء، ۲۰۳۵ء، ۲۰۳۶ء، ۲۰۳۷ء، ۲۰۳۸ء، ۲۰۳۹ء، ۲۰۴۰ء، ۲۰۴۱ء، ۲۰۴۲ء، ۲۰۴۳ء، ۲۰۴۴ء، ۲۰۴۵ء، ۲۰۴۶ء، ۲۰۴۷ء، ۲۰۴۸ء، ۲۰۴۹ء، ۲۰۵۰ء، ۲۰۵۱ء، ۲۰۵۲ء، ۲۰۵۳ء، ۲۰۵۴ء، ۲۰۵۵ء، ۲۰۵۶ء، ۲۰۵۷ء، ۲۰۵۸ء، ۲۰۵۹ء، ۲۰۶۰ء، ۲۰۶۱ء، ۲۰۶۲ء، ۲۰۶۳ء، ۲۰۶۴ء، ۲۰۶۵ء، ۲۰۶۶ء، ۲۰۶۷ء، ۲۰۶۸ء، ۲۰۶۹ء، ۲۰۷۰ء، ۲۰۷۱ء، ۲۰۷۲ء، ۲۰۷۳ء، ۲۰۷۴ء، ۲۰۷۵ء، ۲۰۷۶ء، ۲۰۷۷ء، ۲۰۷۸ء، ۲۰۷۹ء، ۲۰۸۰ء، ۲۰۸۱ء، ۲۰۸۲ء، ۲۰۸۳ء، ۲۰۸۴ء، ۲۰۸۵ء، ۲۰۸۶ء، ۲۰۸۷ء، ۲۰۸۸ء، ۲۰۸۹ء، ۲۰۹۰ء، ۲۰۹۱ء، ۲۰۹۲ء، ۲۰۹۳ء، ۲۰۹۴ء، ۲۰۹۵ء، ۲۰۹۶ء، ۲۰۹۷ء، ۲۰۹۸ء، ۲۰۹۹ء، ۲۰۱۰ء، ۲۰۱۱ء، ۲۰۱۲ء، ۲۰۱۳ء، ۲۰۱۴ء، ۲۰۱۵ء، ۲۰۱۶ء، ۲۰۱۷ء، ۲۰۱۸ء، ۲۰۱۹ء، ۲۰۲۰ء، ۲۰۲۱ء، ۲۰۲۲ء، ۲۰۲۳ء، ۲۰۲۴ء، ۲۰۲۵ء، ۲۰۲۶ء، ۲۰۲۷ء، ۲۰۲۸ء، ۲۰۲۹ء، ۲۰۳۰ء، ۲۰۳۱ء، ۲۰۳۲ء، ۲۰۳۳ء، ۲۰۳۴ء، ۲۰۳۵ء، ۲۰۳۶ء، ۲۰۳۷ء، ۲۰۳۸ء، ۲۰۳۹ء، ۲۰۴۰ء، ۲۰۴۱ء، ۲۰۴۲ء، ۲۰۴۳ء، ۲۰۴۴ء، ۲۰۴۵ء، ۲۰۴۶ء، ۲۰۴۷ء، ۲۰۴۸ء، ۲۰۴۹ء، ۲۰۵۰ء، ۲۰۵۱ء، ۲۰۵۲ء، ۲۰۵۳ء، ۲۰۵۴ء، ۲۰۵۵ء، ۲۰۵۶ء، ۲۰۵۷ء، ۲۰۵۸ء، ۲۰۵۹ء، ۲۰۶۰ء، ۲۰۶۱ء، ۲۰۶۲ء، ۲۰۶۳ء، ۲۰۶۴ء، ۲۰۶۵ء، ۲۰۶۶ء، ۲۰۶۷ء، ۲۰۶۸ء، ۲۰۶۹ء، ۲۰۷۰ء، ۲۰۷۱ء، ۲۰۷۲ء، ۲۰۷۳ء، ۲۰۷۴ء، ۲۰۷۵ء، ۲۰۷۶ء، ۲۰۷۷ء، ۲۰۷۸ء، ۲۰۷۹ء، ۲۰۸۰ء، ۲۰۸۱ء، ۲۰۸۲ء، ۲۰۸۳ء، ۲۰۸۴ء، ۲۰۸۵ء، ۲۰۸۶ء، ۲۰۸۷ء، ۲۰۸۸ء، ۲۰۸۹ء، ۲۰۹۰ء، ۲۰۹۱ء، ۲۰۹۲ء، ۲۰۹۳ء، ۲۰۹۴ء، ۲۰۹۵ء، ۲۰۹۶ء، ۲۰۹۷ء، ۲۰۹۸ء، ۲۰۹۹ء، ۲۰۱۰ء، ۲۰۱۱ء، ۲۰۱۲ء، ۲۰۱۳ء، ۲۰۱۴ء، ۲۰۱۵ء، ۲۰۱۶ء، ۲۰۱۷ء، ۲۰۱۸ء، ۲۰۱۹ء، ۲۰۲۰ء، ۲۰۲۱ء، ۲۰۲۲ء، ۲۰۲۳ء، ۲۰۲۴ء، ۲۰۲۵ء، ۲۰۲۶ء، ۲۰۲۷ء، ۲۰۲۸ء، ۲۰۲۹ء، ۲۰۳۰ء، ۲۰۳۱ء، ۲۰۳۲ء، ۲۰۳۳ء، ۲۰۳۴ء، ۲۰۳۵ء، ۲۰۳۶ء، ۲۰۳۷ء، ۲۰۳۸ء، ۲۰۳۹ء، ۲۰۴۰ء، ۲۰۴۱ء، ۲۰۴۲ء، ۲۰۴۳ء، ۲۰۴۴ء، ۲۰۴۵ء، ۲۰۴۶ء، ۲۰۴۷ء، ۲۰۴۸ء، ۲۰۴۹ء، ۲۰۵۰ء، ۲۰۵۱ء، ۲۰۵۲ء، ۲۰۵۳ء، ۲۰۵۴ء، ۲۰۵۵ء، ۲۰۵۶ء، ۲۰۵۷ء، ۲۰۵۸ء، ۲۰۵۹ء، ۲۰۶۰ء، ۲۰۶۱ء، ۲۰۶۲ء، ۲۰۶۳ء، ۲۰۶۴ء، ۲۰۶۵ء، ۲۰۶۶ء، ۲۰۶۷ء، ۲۰۶۸ء، ۲۰۶۹ء، ۲۰۷۰ء، ۲۰۷۱ء، ۲۰۷۲ء، ۲۰۷۳ء، ۲۰۷۴ء، ۲۰۷۵ء، ۲۰۷۶ء، ۲۰۷۷ء، ۲۰۷۸ء، ۲۰۷۹ء، ۲۰۸۰ء، ۲۰۸۱ء، ۲۰۸۲ء، ۲۰۸۳ء، ۲۰۸۴ء، ۲۰۸۵ء، ۲۰۸۶ء، ۲۰۸۷ء، ۲۰۸۸ء، ۲۰۸۹ء، ۲۰۹۰ء، ۲۰۹۱ء، ۲۰۹۲ء، ۲۰۹۳ء، ۲۰۹۴ء، ۲۰۹۵ء، ۲۰۹۶ء، ۲۰۹۷ء، ۲۰۹۸ء، ۲۰۹۹ء، ۲۰۱۰ء، ۲۰۱۱ء، ۲۰۱۲ء، ۲۰۱۳ء، ۲۰۱۴ء، ۲۰۱۵ء، ۲۰۱

تک دوسری حاصل ہوئی ہے جبکہ بظاہر کتب اور رسائل یا تو ایسی تک آپ کے اخیر کتب میں منتشر ہیں یا مختلف ممالی علم کے پاس مخطوطات کی شکل میں موجود ہیں۔

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب لکھتے ہیں

صحبت بریلوی کی مطبوعات سے زیادہ مخطوطات ہیں تقریباً ایک سو مخطوطات کے کس رقم کے کتب خانے میں موجود ہیں۔ جو کئی سے زیادہ علوم و فنون پر مشتمل ہیں۔ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کی جو کتب ایک تک مطبوعہ یا غیر مطبوعہ شکل میں مندرجہ بالا نظر ہوئی ہیں ان کی تفصیل سے ایک ہی آخر میں علوم قدیم و جدیدہ پر آپ کی مہراندہ تفصیلات مطلقاً کا اندازہ بخوبی کیا جاسکتا ہے چنانچہ اب تک مختلف علوم و فنون میں مثنویات کے اظہار سے آپ کی تصانیف و تالیفات کی درجہ بندی ہے۔

علوم قدیمہ میں 457 کتب، لغت و علوم جدیدہ میں 81 کتب

مزید برآں پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد نے علوم عقلیہ پر تقریر کردہ مزید

20 مخطوطات کا بعد اسکا مخطوطات و دستاویزات ذکر کیا ہے۔

ڈاکٹر یاقوت علی خان غازی نے "قرآن سائنس اور امام احمد رضا" کے موضوع پر ایک مقالہ تحریر کیا اور اس میں سائنس کے حوالے سے کئی ایمان کی خوبیاں کو اجاگر کیا ہے، پھر آیات قرآنی کے ترجمہ کئی ایمان اور احادیث کی روشنی میں سائنسی حقائق اور نتائج کا تذکرہ کیا ہے۔ اور ان سائنسی علوم کو بیان کیا ہے جن کا قرآن کریم میں ہوا۔ مثلاً:

علم الکون، علم الانسان، علم الحیاہ، علم الکائنات، علم الخلاء، ارضیات، نباتیات،

فلاح و سموم، حیوانیات، کتب بریلوی میں 117، 118 اور مخطوطات و دستاویزات میں 1993

1993، اور 300 کتب شریعت میں 117، 118 اور مخطوطات و دستاویزات میں 1993

1993، اور 300 کتب شریعت میں 117، 118 اور مخطوطات و دستاویزات میں 1993

حیاتیات، نباتات، سیاحت، آفاقہ میراثی حیاتیات، اور دیگر وغیرہ۔

فاضل مقالہ نگار نے مولانا احمد رضا خان بریلوی کے علوم و فنون کا ذکر کرتے

ہوئے بڑی خوبصورت بات کی ہے۔

امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا ترجمہ کئی ایمان سائنسی اصطلاحات اور علم

تفصیلات کے قریب تر ہے۔

فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی تحریر مطلقاً کا یہ کمال ہے کہ آپ نے قرآن حکیم کے

ترجمہ "کئی ایمان" کے اندر جس عاقبت ایمان و اعتقاد کو پیش نظر رکھا ہے اور جس کے

اندرونی سائنس اظہار سے پھر عقل و واقعات میں وقوع ہے یہ ہونے والے اثرات کی پیش

بندی کی جھلک بخوبی نظر آتی ہے۔ ایمان کی انتہا کے ساتھ صرف ایک مثال پیش ہے۔

سورۃ الرحمن کی آیت نمبر 17 کے ترجمہ میں لفظ "سلطان" کا ترجمہ کسی نے "نور"

کیا ہے کسی نے "ظلم" کیا ہے لیکن الفاظ کے ترجمہ سے وہ بات نشانی جو حقائق و حقائق

دی جاسکتی ہو۔ پھر آیت مبارکہ کا ترجمہ مطلقاً حقائق و حقائق سے کرتے ہیں کہ:

"اے جن اور انسان کے گرد و اگر تم سے ہو سکے کہ آسمانوں اور زمین کے

کناروں سے کھلی جاتو تو کھلی جاتو جہاں نکل جائے گی کی مملکت ہے۔"

اس ترجمہ نے دو درجہ کی غلطی تحقیقات سے پیدا ہونے والی تمام چیزیں گھس اور

خبروں کو یکسر ختم کر کے رکھ دیا۔

امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے 1922ء میں 21 کتب، 1923ء میں 1993

1993، اور 300 کتب شریعت میں 117، 118 اور مخطوطات و دستاویزات میں 1993

1993، اور 300 کتب شریعت میں 117، 118 اور مخطوطات و دستاویزات میں 1993

1993، اور 300 کتب شریعت میں 117، 118 اور مخطوطات و دستاویزات میں 1993

1993، اور 300 کتب شریعت میں 117، 118 اور مخطوطات و دستاویزات میں 1993

اصلی حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمہ نے نہ صرف اپنی تخریطی کے ذریعے آیت کے مفہوم کو انتہائی آسان اور سادہ منہم میں بیان کیا بلکہ ارشاد الہی کے مفہوم کو بھی بیان فرمایا کہ تم زمین اور آسمانوں سے کتنا بھی دور نکل جاؤ ہر حال تم میری ہی سلطنت میں رہو گے کیونکہ لفظ "سلطان" عربی لغت میں "سلطنت" (DOMINATION) کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے لہذا یہ ایک امر کی اور دوسری غلطی جہاں زمین کی حد بند یوں کو عبور کرتے ہوئے چاند پر بھی اتر جائیں تو وہ اسی کی سلطنت میں رہیں گے اس سے باہر نہ ہوں گے۔

جس محدث کے زیر مطالعہ پچاس سے زیادہ کتب حدیث زیر مطالعہ رہی ہوں حدیث میں اس کے بلند مرتبہ ہونے کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ مکتبہ مطبوعہ محمد احمد انصاری المدنی نے علم حدیث میں مولانا بریلوی کے تخریطی کو سراہتے ہوئے لکھا ہے۔

"وہو اعمام المحدثین" ۵۹۰ کہ وہ محدثین کے نام ہیں۔ علم حدیث میں ان کی مہارت کا اندازہ، علم حدیث کے موضوع پر لکھے گئے ان رسائل سے بخوبی ہو جاتا ہے جو انہوں نے مختلف عنوانات سے تحریر کئے ہیں خاص طوراً الفصل الموہبی فی معنی لفظ صحیح الحدیث لہو مدہبی ۱۰۷ میں فاضل بریلوی نے جو فوائد بحث کی ہے اس سے علم حدیث میں ان کے مقام و مرتبہ کا اندازہ بخوبی ہو جاتا ہے۔

علم فقہ میں آپ کو جو مہارت تبار حاصل تھی اس کا اندازہ اس امر سے بخوبی کیا

جاسکتا ہے کہ مستقل کا سوال صرف ایک لائن پر مشتمل ہے کہ "کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ کوئی کا دور کتنے ہاتھ ہونا چاہئے کہ وہ درود اور نہایت گرنے سے ناپاک نہ ہو سکے"۔

اس سوال کا آسان جواب یہی تھا اور جیسا کہ آج کل دستور بھی ہے کہ مسئلہ جواب کے بارے میں کسی محدث یا فقیر کے اقوال کو نقل کر دیا جائے اور بعد میں ان اقوال میں سے کسی قول کو ترجیح دے کر جواب دے دیا جائے اور بیان کردہ اقوال کی توجیہ، علت اور سبب سے صرف غور کرتے ہوئے مقول شدہ قول کی صحت کو بغیر تحقیق کے تسلیم کر لیا جائے جیسا کہ جواب کے مقدمہ کے طور پر آپ لکھتے ہیں کہ

اس میں چار قول ہیں قول اول 48 ہاتھ دوم 48 ہاتھ سوم 44 ہاتھ اور چہارم 36 ہاتھ اور ہر ایک کے کمال کو بعد حوالہ بیان کر دیا۔ اس کے بعد ان جوابات کو باہم ترجیح دینا پڑا اور ان کا تجزیہ کیا اور پھر لکھتے ہیں اور پھر دینے سے کہتے ہیں کہ "قول" یعنی میں کہتا ہوں کہ اس کا دور تشریفاً ساڑھے پچیس (35/12) ہاتھ چاہئے یعنی 35 44 ہاتھ، مسئلہ کا فاضل بریلوی ملے ہر امر صرف کثیر کے فقیر ہونے اور تحقیق و تجزیہ و تحقیق کو ان وقت تک تو صرف مفتی ہونے کے اعتبار سے کتب فقہ کے حوالوں کو جان کر کہ یہ کہہ سکتے تھے کہ کوئی کا دور پچیس 36 ہاتھ صحیح کا دور ست سے بارہ آخر میں واللہ اعلم بالصواب لکھ کر بری الذمہ ہو جاتے۔ لیکن خالق کائنات کی جانب سے مصلحت کی کوئی خداوند صلاحیتیں اس امر کی صلاحیتیں تھیں کہ آئندہ آنے والے فقہاء تجزیہ و تحقیق اور اجتہاد کی قوت کے ذریعے مسائل کا حل تلاش کریں۔

مقام فقہ کے کہ پچیس ہاتھ اور 35 44 ہاتھ میں آدھے ہاتھ ہی سے کچھ زیادہ غلطی ہو سکتی، جس نام پر امام احمد رضا صاحب نے مسائل کی روشنی میں حوالہ اور غلطی ۱۳۹۹ھ

۱۳۹۹ھ کو ان کی 22 ج 1 صفحہ 701

۱۳۹۹ھ کو ان کی 22 ج 1 صفحہ 701

۱۳۹۹ھ کو ان کی 22 ج 1 صفحہ 701

۱۳۹۹ھ کو ان کی 22 ج 1 صفحہ 701

کا فرق ہے لیکن امام احمد رضا خان فاضل بریلی کی نگاہ میں یہ فرق ایک حساب دان فقہ کیلئے معمولی نہیں ہے کہوں کہ دور کی صحیح مقدار کی دریافت یعنی 35 449 کیلئے علم الحساب کے قاعدہ کو جس گہرائی سے لیا ہے اس کا اعجاز ایک ماہر علم ریاضی و ہندسہ دان ہی کر سکتا ہے۔

آپ نے مسابغہ دائرہ کیلئے جو 4 فارمولے دیئے

$$(1) \text{ مسابغہ دائرہ } = \text{ محیط } \times \text{ قطر } \div 4 \quad \text{قطر } d$$

$$(2) \text{ مسابغہ دائرہ } = \text{ نصف قطر } \times \text{ محیط } \div 2 \quad //$$

$$(3) \text{ مسابغہ دائرہ } = \text{ نصف قطر } \times \text{ محیط } \div 2$$

$$(4) \text{ مسابغہ دائرہ } = \text{ قطر } \times \text{ محیط}$$

کو مرتب کیا ہے اور ترکی زبان میں انقاید کی کتاب کے عربی ترجمے (جسے ترجمہ حضرت مصری نے ترکی سے عربی میں ترجمہ کیا ہے) سے ماخوذ ہے۔²⁹

پھر آپ نے لگا کر (جو عربی میں اوجہ و اکرار اور اکرار و اکرار میں (LOGARITHM) کی مدد سے اوجہ و اکرار تیار کیا تھا دائرہ کے قطر محیط اور مسابغہ کے درمیان نسبت قائم کرنے کو بیان کیلئے اپنی مثال آپ ہے اور آئندہ آنے والے ممال علم اور فقہاء کیلئے فہم رہا ہے۔

ہندوستان میں موجود ہندو ہندوستانی سائنسی اور طبیعیاتی ہندسہ کے اصطلاحات میں بھی "LOGARITHM" کے یہ قاعدہ اور لکچرے کو دائرہ کی معیاری مسابغہ کیلئے اختیار کیا گیا ہے۔³⁰

انہی حضرت نے نہ صرف دائرہ تھا کہوں کی مسابغہ کے دورانے کو با تحقیق ثابت کیا

²⁹ مسابغہ = ایک چوری جس پر امام احمد رضا ص 30 و بطور حرکت حبیہ و نور۔ 1397 ہ

بلکہ مثلث نما مربع نما، مستطیل نما و غیرہ و غیرہ کی شکلوں کے کونوں کو قطر اندازت کیا بلکہ ان کی مختلف شکلوں کی مسابغہ کے دورانے شکلوں کی بابت تجربات کے ساتھ ساتھ محکم اور مثل و ضامیں بھی کیں۔³¹

حسن امام ملک چوری ایک۔ ایس۔ سی آف مظفر پور سائنس کے استاد ہیں اور سائنس کے قواعد کلیات اور اصولوں کی روشنی میں اعلیٰ محفرت کے نظریات، اقوال، افکار اور ادلہ کو جانچنے اور پرکھنے کی صلاحیت اور استعداد کے حامل ہیں۔ آپ علوم جدیدہ کے کلیات کے تحت امام احمد رضا کی علوم قدیمہ سے مسائل کے استخراج کے بارے میں گفتے ہیں۔

امام احمد رضا کی مذہبی و علمی، دینی و ریاضی، ارضیاتی، فلکیاتی، اور مادی یا سائنسی صلاحیتوں نے راقم الحروف کو کافی حد تک متاثر کیا ہے۔ اور میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ امام احمد رضا علم دین کے ہی بحرِ بیکراں نہیں علم ارضیات، مادیات، فلکیات اور علوم ریاضی و ہندسہ کے بھی اقطار و مستند ہیں۔

قادی رضویہ میں باب الفہم میں آپ نے جس ارضی اور آگ کا تذکرہ کرتے ہوئے ایک سو اسی (180) ججزوں کے نام لئے جن پر حجم کیا جا سکتا ہے اور پھر ایک صد تیس (130) ججزوں کے نام لئے جن پر حجم جائز نہیں اور پھر ان ججزوں کا اس تفصیل اور وضاحت کے ساتھ مدلل تذکرہ کیا ہے کہ مصلح جبرجہ رہ جاتی ہے کہ کیا اعلیٰ محفرت علوم دینی و دنیوی کے مخزن ہیں یا منبع و سرچشمہ۔

امام اعظم علیہ السلام کے نزدیک ہر دس ججز سے حجم جائز ہے جو فی ارض سے ہر اور ہر سے تمام آسمان کے نزدیک جبرجہ ارضی سے حجم جائز نہیں ہے لہذا میں مضمون

مسابغہ = ایک چوری جس پر امام احمد رضا ص 30 و بطور حرکت حبیہ و نور۔ 1397 ہ

ہو نہ ہو۔ لیکن اپنی حضرت کی جوہر طبع نے صرف اس پر اکتفاء نہ کیا بلکہ جنس ارضی کی تجرید و تقدیر کا تفصیلی بیان کرتے ہوئے اسکو چار مقام پر تقسیم فرمایا۔

مقام اول کو تجرید جنس ارضی سے مخصوص فرماتے ہوئے اس کے تحت 5 الفاظ کا تذکرہ کیا (۱) رزق، (۲) قہر، (۳) لیکن، (۴) ہولناں، (۵) اظہار بحران الفاظ قہر سے متعلق اور لیکن کا ہی اہستوں کا تذکرہ اس اعزاز سے فرمایا کہ تسلیم کرتا ہے کہ ہم کیسا شرم بھی امام احمد رضا کو کمال اور بے طوفانی حاصل تھا۔

امام احمد رضا کا فضل بریلوی کی جنس ارضی کی اس تقسیم کو حکیم حسن امام ملک پوری سلم کیسیا کے ایک ماہر ہونے کی حیثیت سے دیکھتے ہیں تو یہ کہتے یہ مجبور ہیں کہ

”اس ضمن میں علم کیسیا سے تعلق دیکھنے والے حضرات سے میرا یہ عرض کرتا ہے جا نہ ہو گا کہ ”SHNELINA ROASTING COMBUSTION“ یعنی ”MEJALHIRGY“ وغیرہ کے شعلے میں احتراق اور اس سے متعلقہ ذک و ہذا الفاظ کی تفصیل بے حد معاونان ہے صرف معاون ہی نہیں بلکہ اس سے ایسی نئی راہیں بھی نکلیں گی جز ”COMBUSTION“ کے متعلق مزید معلومات فراہم کرے گی۔ میرے خیال میں آگ اور آگ کے باوے پر اثر سے متعلق جتنی باتیں آپ یہاں اس باب میں یک جا پائی نہیں گاتے اگر تاہم یہ دیکھیں تو نہ کہیں لیکن کیا یہ ضرور دیکھیں گے۔

میرا اندازہ ہے کہ اس قسم کے لفظ کیسیا کو اگر ”BASIS“ بنا کر ریمبرج کی جائے تو موجودہ علم کیسیا کا ماضی کی یاد بن کر رہ جائے گا۔

ایک انوکھی چیز جو اس باب میں دیکھنے کو ملی ہے وہ یہ کہ لیکن کی ہر جگہ جگہ حکم اور چارے کے لٹاؤ کی اولاد ہے۔ گنتہ حکم نہ ہے اور پارو مادہ ہوا ہے چیز علم کیسیا کے محقق کیلئے

راجہ ملک پوری، حسن امام احمد رضا جیہ ماسٹری کی روشنی میں، دائرہ خاص، ۱۹۳۷ء اور ۱۹۳۷ء

وجہ قہر دے رہی ہے۔ پس تو محاصرہ اور مادہ کے جائین جو کیسیا کی اصل ہوتا ہے اس میں ”LAW OF AFFINITY“ اور ”LAW OF MASSACTION“ کو سمجھنا

مطلوب ہے۔

اول الذکر کے تحت ایک عنصر دوسرے عنصر کیلئے جاذبیت لیکن اور کشش رکھتا ہے جس کے تحت دونوں قریب آتے ہیں، دیگر دونوں جوہروں ”ATOMS“ کے سچ ”ELECTRON“ کا لیکن دین ہوتا ہے جب ہر ایک مرکب (کیمیائی) تشکیل ہوتی ہے عام طور پر ”ELECTRON“ دیتے والا اور ”DONARATOM“ اور لینے والا ”ACCEPTOR“ کہلاتا ہے۔ ہر مادہ میں بھی حرف عام میں ترکہ ”DONAR“ اور مادہ ”ACCEPTOR“ کہا جا سکتا ہے۔ لہذا اثر مادہ اور لیکن کا سچ یا القائی کی ثابت تو موجودہ نظریے اور اہل حضرت کے بیان میں کافی ہم آہنگی نظر آتی ہے۔ مگر ایک کیمیائی غور و فکر کیلئے باقی رہ جاتی ہے کہ لیکن سے نکلنے والی اشیا۔ تو بے شمار ہیں جیسے لوہا، سونا، چاندی، تانبا، لہرک، جہت، ٹونک، وغیرہ وغیرہ تو کیا بھی چیزیں گندہ حکم اور پارے کی اصل رکھتی ہیں۔ ممکن ہے کہ آج کے ماہر کیسیا سے وہابیات سمجھیں مگر وہ یہ نہ سمجھیں کہ آئن کے ”FATHER OF MODERN SCIENCE“ یعنی آئن سٹائن ”EINSTEIN“ کی THEORY کو بھی ان کے ہم عصر وہابیات تصور کرتے تھے۔

اپنی حضرت کا فضل بریلوی علیہ الرحمہ کے پاس ایک اور قابل ذکر پھر تاردار الثیل بات یہ ملتی ہے کہ مسئلہ خرد کسی موضوع کا ہر دو حوالی اور فتنی ہو، علمی ہو، مذہبی ہو، باطنیاتی ہو، مادہ پاتی ہو، یا ارضی ہو، سماوی ہو، فطریاتی ہو وغیرہ کہ ہر ایک مسئلہ وضاحت نظر آتی ہے۔ اور جب تحریر میں وضاحت ہو تو یہ امر بھی واضح ہو رہا ہوتا ہے کہ صاحب تحریر کو مطلوب اور مستول موضوع بحث پر مکمل وسوسہ و مہارت اور عبور حاصل ہے۔

راجہ ملک پوری، حسن امام احمد رضا جیہ ماسٹری کی روشنی میں، دائرہ خاص، ۱۹۳۷ء اور ۱۹۳۷ء

چنانچہ جب ایک سائل نے دریافت کیا کہ رمضان شریف کی رات کے ساتویں حصہ کے باقی رہنے پر کھانا چاہئے کھیں۔ جیسا کہ عام طور پر مشہور ہے کہ ترک کر دینا چاہئے۔ تو اس کے جواب میں امام احمد رضا نے جو فتویٰ تحریر فرمایا وہ نہ صرف آپ کی مذہبی معلومات کے تحت گراں مایہ کی عکاسی کرتا ہے بلکہ عاقل حق کیلئے آپ نے جو کاوشیں کی تھیں۔ اس پر بھی ہم تہنید بقدرت کر رہے۔

اس سوال کے جواب میں اعلیٰ حضرت نے اپنے تحریر باقی مشاہدوں اور فقہانی مطالعوں کی بنیاد پر فرمایا کہ مذکورہ قول جو عام طور پر مشہور ہے بالکل غلط اور بے بنیاد ہے۔ کبھی رات کا ہوتا چھٹا حصہ باقی رہتا ہے کبھی ہوتا ہے اور کبھی ساتواں، آٹھواں، نوواں یہاں تک کہ وہاں حصہ باقی رہتا ہے کبھی ہو جاتی ہے۔

سائل چونکہ شہرچند بریلی کے رہنے والے تھے لہذا امام احمد رضا نے بریلی اور اس کے مضافات کی ضرورتیں دیکھ کر اور بدوین کا ایک ایسا نقشہ بھی مرتب کر دیا جو تاجا بدین شہر اور اس کے مضافات کیلئے سال بھر کی تمام باتوں اور صبح کی نسبت کی کتابوں کی تائید کرتا رہے گا۔

اور جس نقطہ میں تاریخ شمسی، اداویں برج، مقدار شب نجومی، مقدار شب عرفی، مقدار صبح، مقدار شب شرعی، شب عرفی کے صحت، صبح کے صحت، شب عرفی کے ماہین نسبت اور تحقیقی نسبت بھی ذکر کریں۔

علوم نجوم یا طالعوت سے تعلق رکھنے والے حضرات اندازہ کر سکتے ہیں کہ کتنا واضح اور تفصیلی چارٹ مرتب کرنے والے فاضل کو ماہر علم نجوم یا طالعوتیت نہ کیا جائے تو اور کیا کہا جائے۔

اسی طرح ایک اور مسئلہ عمری میں صبح صادق صبح کا وظ کا جو واضح نقشہ آپ نے

تیار کیا اس کی تحریر بھی کہیں اور نہیں ملتی۔ چنانچہ اس مسئلہ میں آپ نے ہاتھ بڑھ کر عملی اذکار کی صورت میں تبدیلی شدہ جوتوں اور اذکار کو دکھایا۔

کلام الامام امام الکلام کے ہو جب اعلیٰ حضرت کو ششقرق و فلسفہ میں اس درجہ کمال اور مہارت حاصل تھی کہ مناظرہ و فلسفہ کے اکثر اصولوں کو انہی کے مختصر ہر اصولوں کی روشنی میں ان کی مذکورہ مثالوں اور تقریراتوں کو باطل قرار دیا۔

مناظرہ نے علم کی تعریف "الصورۃ الحاصلة من البشئی عند العقل" سے کی ہے اعلیٰ حضرت نے اس تعریف کو رد کر دیا کرتے ہوئے فرمایا کہ مناظرہ نے اس تعریف میں اصل اور فرع میں کوئی فرق نہ کیا اگر علم نہ ہو تو حصول سورۃ کیوں کر ہو مطلب یہ ہے کہ علم سے حصول صورت معلوم ہوتا ہے نہ کہ حصول صورت سے علم اور جب مقسم باطل ہے تو اس بہت سے علم کا تقسیم بھی تصور تصدیق کی طرف باطل ہو گا۔

اعلیٰ حضرت نے علم کی تعریف اس طرح کی کہ علم وہ دور ہے کہ جو شی اس کے دائرہ میں آگئی عکس ہوگی اور جس سے متعلق ہوگا اس کی صورت ہمارے ذہن میں مرتب ہوگی جب فلسفہ و مناظرہ اپنے علم کو نہ پہچان سکے علم انہی کو کیا چاہیں گے حق سبحانہ و تعالیٰ و ذہن، صورت تمام امور عرضی سب سے پاک و منزہ ہے اس کا علم حضور مظلوم کائنات میں نہیں۔ اس کا علم حضوری و حصولی دونوں سے پاک و منزہ ہے اس کا علم اس کی صفات قدرہ قائم بالذات والا زائد نفس ذات ہے اور کم و کیف سے منزہ ہے وہاں پتہ نہ چلا وہاں کچھ کا دخل نہیں تو مناظرہ کا علم سبحانہ و تعالیٰ کے بارے میں کیا حاصل نام ہے اسی لئے حدیث مبارکہ میں ارشاد ہوتا ہے۔

تفکروا فی آلا اللہ ولا تشکروا فی ذات اللہ فتعقلوا

اللہ کی نعمتوں میں فکر کرو اور اس کی ذات میں لگ کر نہ کرو نہ گمراہ اور پاک ہو جاؤ

کے۔ علم باری تعالیٰ میں لگ کر اس کی ذات میں لگ کر اس نے اس کی صفات کو ذات سے کسی مومن میں بھی جہاں ممکن نہیں۔

اصلی حضرت نے مناظر کی جانب سے عہد نام کے بارے میں پیش کردہ مثال میں انسان کی تحریف یوں کہنے "ہو حیوان مطلق" اور انسان کی تحریف عالم پر بھی صادق آتی ہے یہ کہاں ضروری ہے کہ حیوان جنس قریب اور مطلق فصل قریب ہو، ہو سکتا ہے کہ اس سے قریب تر کوئی دوسری جنس ہو اور جو مناظر نے انسان کی تحریف حیوان مطلق سے کی وہ بھی غلط ہے کہ انسان پر حیوان، مطلق کی طرح صادق نہیں آتا اس لئے کہ حیوان کی تحریف جسم نامی حساس متحرک بالا رادہ سے کی ہے اور مطلق کے معنی یہ کہے کے جو مصلوک کلیات و جزئیات و مستصبط نتائج ہو یہ بھی اصل زبان عرب کے مطابق نہیں۔ گویا ان مناظر نے آوازوں پر حدود کا مدار رکھا چنانچہ ٹھوڑا حیوان مطلق، گدھا حیوان مطلق اور انسان حیوان مطلق یعنی کلام کرنے والا رکھا پھر دوسرے معنی انسان میں پیدا کے یعنی مصلوک کلیات و جزئیات۔

اصلی حضرت فرماتے ہیں کہ اب سوال یہ ہے کہ انسان بدن کا نام ہے یا نفس یا مناظر 'اگر انسان بدن کو کہا جائے تو بدن میں قوت و ادراک نہیں اس لئے کہ ادراک و اشتیاق بدن کا کارئیس ہے نہ کار بدن اور اگر انسان نفس یا مناظر کو کہا جائے تو نفس حیوان نہیں اس لئے کہ نفس یا مناظر جسم نہیں اور نہ ہی بھی نہیں بلکہ ان کے پاس متحرک بھی نہیں اور اگر دونوں کے مجموعے کو انسان کہا جائے تو قبول مناظر پیدا اور ان کے تابع و تابع حیوان و لاحیوان کا مجموعہ لاحیوان و کاحیوان مطلق و لاحیوان کا مجموعہ لا مطلق تو کہ فرشتہ انسان کی تحریف انسان پر کسی طرح صادق نہیں آتی۔ اس تحریف کو غلط ثابت کرنے کے بعد آپ فرماتے ہیں کہ انسان نام، روح، متعلق پابند کا ہے اور روح کی معرفت بغیر معرفت رب حاصل

نہیں ہو سکتی اس لئے اولیاء کرام فرماتے ہیں۔

من عرف نفسه فقد عرف ربه

جس نے اپنے نفس کو پہچانا اس نے اپنے رب کو پہچان لیا یعنی معرفت نفس اسی وقت حاصل ہوگی جب پہلے معرفت رب ہوئے۔ مناظر کا رد کرتے ہوئے اصلی حضرت فرماتے ہیں کہ حیوانات بھی مطلق ہیں بلکہ ہر شئی مطلق ہے شجر و حجر و ہوا و رب سب مطلق ہیں۔ ۳۰ چنانچہ نفس (خداوندی) ہے۔

استغفرا اللہ الذی اخطئ کل شئی

اصلی حضرت نے فلسفہ جدید کے حضور قول حرکت زمین کے رد "فسوز مہیں دورد حرکت زمین" نامی کتاب مستطاب میں حرکت زمین کے بطلان پر 105 دلائل پیش کئے جن میں 15 اگلی کتابوں کے ہیں اور 90 دلائل خود مولانا پریلوی کے فکر و نام کی ایجاد ہیں بآپ کی مہارت پر دلائل ہیں ۳۱ اور فلسفہ قدیم کے رد دلائل حرکت زمین کے رد میں تھے ان دلائل کا بھی ابطال فرمایا۔ اور فرمایا کہ فلسفہ جدید کی طرح فلسفہ قدیم بھی باز پچھ ابطال سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا۔ فلسفہ قدیم کے رد میں ۳۲ "فلسفۃ المعاصمہ" نامی کتاب تہنیت فرمائی۔ جس میں فلسفہ قدیم کے بھی ایک ایک مجموعہات باطل کا ابطال فرمایا۔

فلسفہ قدیم کا پہلا مسئلہ جزء لا ینجزی کا ابطال ہے۔ جزء لا ینجزی کے ابطال سے فلاسفہ کی مٹاؤ یہ ہے کہ جسم کی بیرونی صورت سے ترکیب ثابت کریں اور پھر اس سے عالم کی قدامت ثابت کریں۔ اعلیٰ ملت والجماعت کے نزدیک ذات و صفات باری تعالیٰ کے سوا کوئی شئی قدیم نہیں۔ قدامت ذات باری تعالیٰ کوڑیا ہے۔ کائنات عالم کا ایک ایک فرد حادث مخرج من العدم ہے۔

اصلی حضرت "الکلمۃ الملمعہ" کے انکسار میں مقام کے موقف ازل میں فرماتے ہیں کہ ہمارے نزدیک حصوہ لا ینحوی داخل نہیں بلکہ حصوہ لا ینحوی کا امکان بلکہ ثبات فرمایا اور حصوہ لا ینحوی کے ثبات میں باری تعالیٰ کی اس ارشاد کو پیش کیا۔
ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

مرقاہم کل ممزق

تخریق کے معنی پارہ پارہ کرنا ہے یعنی ہم نے ان کی کوئی تخریق باقی نہ رکھی۔ سب بالکل کر دیے، ظاہر ہے کہ یہاں تخریق موجود امرائش ہو سکتی کہ تقبیل حاصل ناممکن ہے۔ لا جرم تخریق ممکن مراد ہے یعنی جہاں تک تجزیہ کا لہان قاسب بالکل کر دیا تو ضروری تجزیہ ان اجزاء اور بخشی ہوا جن کے آگے تجزیہ ممکن نہیں ورنہ کل موقوف نہ ہوتا کہ یہی موزونین باقی حصہ اور اجزاء جن کا تجزیہ ناممکن ہوا وہ ہیں مگر حصوہ لا ینحوی انہیں تقدیر پر حاصل یہ ہوا کہ اجسام کے تمام اتصالات حیرت کے ہر حصہ اور ہر حصے کے حصے بالکل فرما کر ان کے حصوہ لا ینحوی اور دور بخیر روئے کباب کسی جز و کدور سے جزو سے اتصال خشی بھی نہ رہا۔ ۵۴

چنانچہ 1898 میں ہے جے تھامس "THOMAS L" نے مشہور عالمی فلسفی دیموکریٹس (DEMOCRITUS) کے اس نظریہ کو کہ مادہ چھوٹے چھوٹے اجزاء سے مرکب ہے۔ جب یہ پلٹے ہیں تو صورت تخلیقی ہے اور ان اجزاء کو کچھ کم کرتے چلے جائیں تو ایک ایسا مرحلہ ملے گا کہ وہ بے کلوں سے کلوں کا نہ بنیں اور جس سے حصوہ لا ینحوی اور ایٹم کا نظریہ ابھر کر باطل قرار دیا اور کہا کہ ایٹم (ATOM) کو تو توڑا جا سکتا ہے۔ ۶۰ اور

۵۳۔ ہنری ڈیوئیس تیسرے نام پر مشہور ثابیت تخلیق و تخریق، ترجمہ از ارباب فلسفہ ۱۳۶۶ء

۵۴۔ دیموکریٹس کے فلسفہ میں دیکھیں اور دیکھیں کہ یہ بالکل حقیقت ہے مادہ جو کچھ ہے اس کا یہی

۵۵۔ ہنری ڈیوئیس تیسرے نام پر مشہور ثابیت تخلیق و تخریق، ترجمہ از ارباب فلسفہ ۱۳۶۶ء

۶۰۔ مخالف فلسفہ ۱۸۶۸ء ثابیتات مادہ شفا کرانی 1988

یہی بات اصلی حضرت علیہ الرحمہ نے "الکلمۃ الملمعہ" میں کہی کہ حصوہ لا ینحوی ممکن بلکہ واقعہ اور اس سے جسم کی ترکیب بھی ممکن ہے۔ ۵۳

ڈاکٹر سر قیام اللہ ہیں (دائیں) چارٹر مسلم یونیورسٹی علی گڑھ) نے علم الہیات کا ایک سوال "احصاء دیدہ، سکندری" (رام پور) میں شائع کیا کہ کوئی بھی شخص اس کا جواب دے۔ مولانا احمد رضا خان بریلوی نے اس کا جواب شائع کیا اور ساتھ ہی جواب کیلئے اپنی طرف سے ایک سوال شائع کیا۔ ڈاکٹر قیام اللہ ہیں کی نظر سے جب یہ سوال و جواب گزرا تو ان کو کچھ کر جواب دیا کہ ایک مولوی نے نہ صرف ان کے سوال کا جواب دے دیا بلکہ اپنی طرف سے ایک سوال بھی پیش کر دیا۔ ڈاکٹر قیام اللہ ہیں نے مولانا بریلوی کے سوال کا جواب شائع کیا لیکن مولانا بریلوی نے اس کی تخریب کر کے ڈاکٹر صاحب کو اور حیرت میں ڈال دیا۔ اور جس کے بعد اگلے سوالات کے جوابات کیلئے جرسن جانے کا ارادہ ترک کر دیا۔ ۵۸

فاضل بریلوی کے معاشی نکات (جدید معاشیات کے آئینہ)

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد نکتے ہیں کہ

محمد ث بریلوی ایک محقق و مصنف بھی تھے اور مظلوم و برہمن کی ان تصانیف میں مذہبی عقائد و نظریات کے علاوہ معاشی، تعلیمی، سیاسی اور سائنسی نظریات بھی ملتے ہیں۔ جس سے مذہبی پرمان کی ہمہ گیر گشت کا اندازہ ہوتا ہے۔

جہاں تک معاشی نظریات کا تعلق ہے فاضل بریلوی کا خیال تھا کہ شخص ہڈیات سے کام نہیں چلا بلکہ قوی اور کھیتی اسی کام کیلئے تو کم کی سطح تربیت، اخلاق و عادات اور عقائد و نظریات کی ورتی کے علاوہ معاشی نظام نہایت ضروری ہے۔ چنانچہ پاک و ہند کے

۵۳۔ دیموکریٹس کے فلسفہ میں دیکھیں اور دیکھیں کہ یہ بالکل حقیقت ہے مادہ جو کچھ ہے اس کا یہی

۵۴۔ مخالف فلسفہ ۱۸۶۸ء ثابیتات مادہ شفا کرانی 1988

مسلمانوں کے معاشی حالات کی اصلاح کیلئے 1912ء میں مندرجہ ذیل پارلیمانی نکات پیش کیے۔ ۳۹

۱۔ ان امور کے علاوہ جن میں حکومت نقل و حرکت کا انتظام ہے مسلمان اپنے معاملات یا ہم فیصل کریں تاکہ مقدمہ بازی میں جو کڑواؤں روپے خرچ ہو رہے ہیں جس انداز ہو سکیں۔

(۲)۔ پہنچی انگلیتہ درگھوں، مدراس، حیدرآباد، دکن کے قوامیگر مسلمان اپنے
بھائیوں کیلئے جینک کھولیس۔

(۳)۔ مسلمان اپنی قوم کے ساتھ کسی سے کچھ نہ خریدیں۔

(۴)۔ علم دین کی ترویج و اشاعت کریں۔

یہ 4 آلات جابر نے حدِ مختصر میں لیکن ان میں معافی کا جو فیصلہ پوشیدہ ہے اس کے اظہار کیلئے مشہور ہر درجہ حاشیات و اقتضائے پابند فیصلہ محمد ربیع اللہ صدیقی (ایم۔ اے، ایم۔ اے۔ ایس۔ سی) کو تیار کرنے کی آف کیٹا لکھتے ہیں۔

تقدیر ان خدمات و اصلاح کے عنوان سے فاضل بریلی کی یہ کتاب 1912ء میں شائع ہوئے برصغیر میں علم اقتصادیات کا مطالعہ عام تھا۔ حتیٰ کہ دیگر ترقی یافتہ ممالک مثلاً برطانیہ و امریکہ افراسی اور جرمنی میں ہونے والوں کا ایک مخصوص حلقہ اس علم کے کتاب کی طرف توجہ دلاتا تھا۔ لیکن عوام کی توجہ کو روکنے میں اس عنوان کی طرف بہت کم ترقی پسند جنگ عظیم کے بعد 1930ء میں گھس کر چہ یہ اقتصادی نظریات کی ابتدا ہوئی۔ جب کہ یہ بات کس قدر حیرت انگیز ہے کہ کلام و روشن کسان چہ یہ اقتصادی نظریات اور تقاضوں کی جھلک 1912ء ہی میں دکھائی تھی۔ اگر 1912ء میں مولانا احمد رضا خان بریلی کے کتابت پر غور کیا جاتا اور صاحب حیثیت مسلمانان ہند اس پر عمل کرتے تو ہندوستان کے مسلمانوں کی

حیثیت معاشی اعتبار سے انتہائی مستحکم ہوتی۔

آخری کتب کے بارے میں پروفیسر رفیع الدین صدیقی صاحب لکھتے ہیں۔

کہ ظاہر یہ معاشیات سے متعلق معلوم نہیں ہوتا لیکن حقیقت یہ ہے کہ فیضانِ تعلیم سے افراد میں غیرت و حمیت اور برادری بڑھ نہ پڑے اور وہی پیدا ہوتا ہے اور جب تک یہ رویاں پیدا نہ ہوں اول الذکر کثرت پر عمل پیرا ہوتا مشکل ہے۔

مانسی اور غیر مانسی علوم و فنون میں ماہر یا امتیاز اصول یہی ہے کہ غیر مانسی نظریہ کو کسی لیبارٹری یا آلات معالجہ کے ذریعہ ثابت نہیں کیا جاسکتا۔ جبکہ مانسی نظریہ کے دعویٰ کو مختلف لیبارٹری یا آلات معالجہ کے ذریعہ ثابت یا باطل کیا جاسکتا ہے۔ جس کے نتیجہ میں دعویٰ کی حقیقت یا غیر حقیقت ثابت ہو جاتی ہے۔ مانسی دعوں کو مسلم یا غیر مسلم کی تفریق سے بغیر ہر ایک مانسنے پر مجبور ہوتا ہے اس کے برعکس علوم و فنون میں دعویٰ کے ثبوت کیلئے دلائل کی حقیقت، صداقت، افضلیت، اولیت اور عقل سلیم کے بغیر تسلیم نہیں کیا جاسکتا۔

اصلی حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمہ کے رجحانات قلم میں ایسی خوبی ہے کہ آپ جو دلیل نظر پر پیش کرتے ہیں چاہے اس کا تعلق علوم نقلیہ ہے ہو یا قانون جدید و سے اس تعلیم کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے بشرطیکہ وہ عقل سلیم سے خالی نہ ہو۔ ماحولیت اور تمدن کے غول میں

بہشت و نشت۔

باضی کے ریاضی دانوں، سائنسدانوں، اقتصاد دانوں کے ماہرین سے اختلاف کرنا اتنا کمال نہیں جتنا موجودہ سائنس کے بائبلین اور موجدین سے۔ نہ صرف اختلاف کرنا بلکہ اصول اس اختلاف کی حقانیت کو ثابت کرنا مشکل ہے۔ اور اس سے بڑھ کر ان ہی کے قائم کردہ اصولوں کے تحت ان کے کلام کو مفاد ثابت کرنا کمال ہے۔

اصلی حضرت نے الہربہ آئن انسان پر ترقی دے کر آئزک لیوین کے نظریات کو باطل قرار دیا اور محققین کے طبع انسانی کی صفائی کی۔ الہربہ پورٹا کے حروف و اصول کا خلاصہ قرار دیا اور یہ بات بھی ذہن نشین رہے کہ مشہور داسر کی سائنس دان الہربہ آئن انسان (م۔ 1956) اصلی حضرت فاضل بریلوی کا ہم عصر بھی تھا۔

ڈاکٹر سید عبداللہ طارق (رکن جوہر عالم اسلامی برائے اشراف)

”امام احمد رضا اور سائنس“ میں لکھتے ہیں کہ

اہلی حضرت فاضل بریلی نے "فوزِ مبین در درجہ کتب زمین" میں گیلیلو کے "LAW OF FALLING BODIES" (گرنے والے اجسام) کے اصول کو پچیس اور کبیر کے گروہ سیارگان کے نظریات اور آئزاک نیوٹن کے "LAW OF INERTIA" (کلچہ جوہر) اور "LAW OF GRAVITATION" (کششِ ثقل) کا اصول روکیا۔ ہلبرٹ آئن اسٹائن کی "THEORY OF RELATIVITY" (نظریہ اضافت) پر گفتگو کی ہے اور ازمیدس کے اصول (پانی میں اشیاء کے وزن میں ہٹانے سے پانی کے وزن کی ہلترہ کی ہوجاتی ہے) کی تائید کی ہے۔

کتاب فوجین میں عروج و زوال کی تعلیمات پر بہت طویل گفتگو کی، دیگر سپاہوں پر اجسام کے انداز میں کی پیشی پر تبصرہ کیا سمندر کی گہرائی، زمین کے قطر، مختلف سپاہوں کے خاصے، مختلف ماحول کی "RELATIVE DENSITIES" (علاقہ کے ہوا کے کے ساختی فرقوں) کی تعلیمات اور اعداد و شمار سے نہ صرف واقف نظر آتے ہیں بلکہ اپنے دلائل کے ثبوت میں ان اعداد و شمار کا استعمال بھی کرتے ہیں۔

آج اہل حضرت کی عظمت کا جیتا جاگتا ثبوت خود سائنس نے ہمیں فراہم کر دیا

امام احمد رضا نے سکونِ شمس کا دلائلِ رد فرما دیا تھا اور آج سائنس کو اعتراض ہے کہ سورج ساکن نہیں ہے بلکہ گردش میں ہے۔ سورج اپنے محور پر ایک پندرہ 25 دن میں چورا کرنا ہے اور اپنے مدار (ORBIT) میں 150 میل فی سیکنڈ کی رفتار سے گردش کر رہا ہے۔ جدید سائنس حقیقت نے اسے یہ بتایا ہے کہ سورج اور چاند کی گردش کی ایک دوسرے کو جانے کی اور یہ کہ سورج ایک مخصوص سمت بھا چلا جا رہا ہے اور جہاں سورج ختم ہو گا اسے "SOLAR APEX" کا نام دیا گیا ہے سورج اس سمت 12 میل فی سیکنڈ کی رفتار سے بہہ رہا ہے۔

۱۸۔ اکتوبر ۱۹۱۹ء کو انگریزی اخبار ایکسپریس نے انڈیا میں امریکی میڈیو جسٹ (بم) بروفیسر البرٹ ہورڈ کی یہ جوش کوئی شائع ہوئی۔

۱7 دسمبر 1919 کو مورخ تھیں ایک بڑا سوانح نویس کا جس کے اثر سے زمین پر
عولان انجمن گئے، رٹو لے اور اعراسیاں آئیں گئیں اور بعض علاقے صلیبی ہستی سے ممت
تھا جیسے اس خبر سے پاک و نامور ایچ پی میں ایک عیالان آیا گیا مولانا ظفر اللہ
بہاری نے فاضل بریلوی کو اس اخلاذات ترشہ بھیجا۔ چنانچہ مولانا فاضل بریلوی علیہ الرحمہ
نے طریم پادہ جو مجموعہ کی روشنی میں مدلل بحث کی اور یہ ثابت کیا کہ امریکی جنم کی پیش گوئی بالکل
غلط اور خوس ہے۔ ایم اور دیتا ہے ویسا کہ اصلی حضرت کو طریم جو ہم قدر کسی درماجانبہ دسترس
ماسل جنسی اور امریکی تجزیہ یا غلطی یا غلط ثابت، وہ اور دامام احمد رضا کی بات صحیح ثابت ہوئی۔

ڈاکٹر محمد مالک (ایم۔ بی۔ بی۔ ایس) اپنی کتاب قرآن میں نیکل امبریالوجی

اور امام احمد رضا "A REVIEW OF QURAN, MEDICAL EMBRYOLOGY"

"AND IMAM AHMED RAZA" میں لکھتے ہیں کہ

اٹلی حضرت کے انکار علوم وحیہ کے ساتھ ساتھ جدید سائنسی علوم پران کی نادر
لکھنات اخلاصات الہیہ کا پتہ ضرور دیتی ہیں۔ اور جدید علوم پران کی کامل دسڑن اور جرس
انکیز تحقیق کو آڈکار کرتی ہیں۔ مٹکر اسلام علوم قدیمہ جدیدہ پر کامل عبور جہاں اٹلی ڈاٹن اور
اربع خصیصہ ناگواہہ ہڈاں پر عالم سہلہ کیلئے اسلام کی حقانیت کو ثابت کرتے ہوئے قابل
قرع بھی ہے۔

امام بریلوی نے میڈیکل سائنس کے مشکل اور مخصوص شعبہ پر کلام کیا ہے اور
بڑی وضاحت کے ساتھ اسلام کے نظریات کی حقانیت کو ثابت کرتے ہوئے قرآن
ودعیت کی عظمت کو برقرار رکھا ہے اور اسلامی سرحدوں کے ناڈا کی حیثیت سے یہاں تک
ثابت کیا کہ سائنس کا کوئی شعبہ ایسا نہیں جس کا قرآن ودعیت میں مفصل یا اشارہ کوئی
ڈکرو موجود ہو۔ مٹکر اسلام کا رمالہ الصمصام علی مشکک فی آیہ علوم
الارحام اگرچہ نالہ ص اسلامی نوعیت کا ہے مٹر رسالہ میں جدید سائنسی علوم کا استعمال
احلاہ تصحیح ملتا ہے۔ مثلاً

(۱) جینیات GENETICS

(۲) جدید علوم جنین MODERN EMBRYOLOGY

(۳) طبیعیات PHYSICS

(۴) علم مقامات TOPOLOGY (MATH)

(۵) علم ہندسہ GEOMETRY

(۶) علم حیثیت و فلکیات ASTRONOMY

(۷) علم نجوم ASTROLOGY

(۸) علم حیوانات ZOOLOGY (GIOLOGY)

(۹) فلسفہ و منطق PHILOSOPHY AND LOGIC

(۱۰) صرف دعو GRAMER

آپ نے میڈیکل EMBRYOLOGY کے بارے میں ایسے
انکشافات کئے ہیں کہ میڈیکل سائنس کے ماہرین داوے بے بغیر روٹکے۔

جدید تحقیق کے مطابق ماں کے پیٹہ میں بچے کی پیدائش کے بارے میں

۱۳ اندجیرے (THREE VIELLS OF DARKNESS) یہ ہیں

1) AMNIOTIC MEMBRANCE

2) UTERINE WALL

3) ABDOMINAL WALL (ANTERIOR)

مٹکر اسلام (اٹلی حضرت) اپنی تصنیف الصمصام میں ایک جگہ لکھتے ہیں کہ جنین

پر تین پردے لگور ہوتے ہیں۔

لکھنات جنین کے لغوی معنی یہ ہیں۔ پیٹ کا بچہ وہ بچہ جو رحم مادر میں ہو، اور نا بچہ اور

مشہد (توقیرا)

میڈیکل سائنس کی اصطلاح میں جنین سے مراد "EMBRYO" ہو سکتا ہے۔ یا

بچہ "Fetus"

میڈیکل سائنس میں ماں پر دواں کی تفصیل کچھ یوں ہے۔

EMBRYONIC PERIOD -

1) ECTODERMAL GERMINAL LAYER

سائنس اور ٹیکنالوجی نے اس بات کی تصدیق کر دی ہے کہ جذام جلدی بیماری نہیں رہی بلکہ قاتل طاعون ہے۔ تاحیات کے اعداد سے جذام 70% غیر جلدی اور 30% جلدی بھی غیر جلدی ہو جاتی ہے۔ اگر بروقت اور صحیح علاج ہو۔

گنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج اور میو ہسپتال لاہور آڈیو ریم میں لکھ رہی (LEPROSY) (جذام) بیمار میں جب ایک انگریز پروفیسر نے انکشاف کیا کہ جدید تحقیق کے مطابق جذام اب جلدی بیماری نہیں ہے بلکہ 70% غیر جلدی اور 30% جلدی ہے تو راقم (ڈاکٹر محمد مالک) نے وہاں برطانوی مقرر اسلام کی جذام کی تحقیق کو واضح کیا جسے تمام باہرین نے سراہا۔ اسی طرح 1995 میں ڈی۔ بی خان میں منعقدہ لکھ رہی سمینار میں راقم نے جب ڈاکٹر اقبال احمد اور جوسن ڈاکٹر کرسٹوفر (CHRIS SCHMOTZER) کو مقرر اسلام کی جذام پر تعینات "الحق المجتلیٰ" فی حکم المجتلیٰ "فی" کی تو دونوں باہرین نے امام احمد رضا کے نظریہ جذام (غیر جلدی) کو نہایت خوش دلی سے سراہا۔

اب یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہو رہی ہے کہ میڈیکل سائنس جذام کے حقائق جو نگریہ آج تک سچی ہے۔ یہی نظریہ امام احمد رضا جو برس قبل اسلامی نظریات کی روشنی میں الہی تعریف میں واضح کر چکے تھے۔ مسلم اور کھلیے بالخصوص اور پوری انسانیت کیلئے باعوم آپ کی یہ جتنی تکمیل تحقیق قابل فخر ہے۔ آمین

امام احمد رضا کی طاعون پر تحقیق

(تفسیر الامعون للسکن فی الطاعون)

طاعون ایک قاتل اور انتہائی خطرناک وبائی مرض ہے جس سے ماضی میں لاکھوں

انسانوں کی جانیں ضائع ہوئیں اور اس کا خوف اب تک مسلط ہے۔ یہ بھی ایک قاتل طاعون مرض ہے۔ وہاں کی روک تھام کا قانون آج بھی یہی ہے کہ طاعون زدہ اور ماحول زدہ علاقے سے نہ جائیں اور ستر دست و پا نہ کرنے۔

مقرر اسلام نے میڈیکل سائنس کے اس موضوع پر 90 برس قبل ایک علمی کتاب "تفسیر الامعون للسکن فی الطاعون" تعریف لرائی اور اس کا وسیع سہارا کی روشنی میں طاعون سے متعلق اسلامی نظریات کو واضح کیا۔ ساتھ ہی تعریف اور بیماری کی حالت میں مرئیوں سے حسن سلوک، بھائی چارہ، قربانی، اور محبت و اخوت کے اسلامی نظام و تعلیمات سے آگاہ کیا۔

رہسوی تحقیق اور جدید میڈیکل سائنس کے نظریات آج اس میں موافقت رکھتے ہیں لیکن مقرر اسلام نے اسلامی موقف کی وضاحت و اخوت کی لافانی تعلیمات سے دی ہے۔ اور اسلامی نظریات کی مکمل حفاظت و پاسداری ہے۔ خدمت انسانیت کا یہ الہی نمونہ ہمیشہ قابل فخر رہا ہے اور رہے گا۔

امام احمد رضا کی رہنمائی اور سائنس میں مہارت و قابلیت کا لوہا ڈاکٹر ضیاء الدین داکس چانسلر علی گڑھ یونیورسٹی، پروفیسر ماسکول پیڈل اسلام کالج لاہور اور امریکی فاضل ڈاکٹر باربرا اسٹالٹ پروفیسر برکلی یونیورسٹی (امریکہ) نے بھی ادا ہے۔

عقیدہ ہشتم نبوت

بزرگان امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ

ترجیب مولانا محمد نعیم قادری شکاری

اللہ عزوجل چاہا اور اس کا کام چاہا مسلمان پر جس طرح لا الہ الا اللہ مانا اللہ سبحانہ و تعالیٰ کو واحد صمد شریک نہ جانتا فرض اول و متاع ایمان ہے جو نبی محمد رسول اللہ ﷺ کو خاتم النبیین ماننا ان کے زمانے میں خواہ ان کے بعد کسی نبی جدید کی بعثت کو کھینچنا محال و باطل جانتا فرض اعلیٰ و جزو ایمان ہے۔ ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین (ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں پچھلے انص قلعی قرآن ہے۔ اس کا منکر و منکر یکہ ہے۔ کرنے والا نہ شک کو اپنی ضعیف احوال خفیف سے تو ہم خلاف رکھے والا قطعاً ایمان کا فرضوں مصلحت فی السیران ہے، نہ ایسا کہ وہی کافر ہو یکہ جس کے عقیدہ ملعونہ پر مطلع ہو کر اسے کافر نہ جانے دیکھی کافر، جو اس کے کافر ہونے میں شک نہ کر دیکر اسے دیکھی کافر نہیں الیکفر جلی الکفران ہے۔ ولید پلید جس کا قول غس تر از یول، سوال میں مذکور ضروری ہے۔ ایک ضرور مگر ماشاء اللہ الی الرحمن یکہ ہر ارض و لی اقطار ہے۔ یہ جو کہہ رہا ہوں میرا فتویٰ نہیں، اللہ واحد قہار کا فتویٰ ہے۔ خاتم الانبیاء والاخیار کا فتویٰ ہے۔ علی رضی و بول زہرا حسن دہیہ کہ جانا اس امر اطہار کا فتویٰ ہے۔ صلی اللہ تعالیٰ علی سیدہم و مولاہم و علیہم و سلم۔ شفا شریف و اعلام قدامتہ الاسلام میں ہے

یکفر بعضاً من کذب منشی مما صرح فی القرآن من حکم لو عیر الوہب ما نفاہ لو بی ما الیہ علی علم منہ بذلک او شک فی شیء من ذلک۔

نیز بکفر کی جائے گی اس شخص کی جس نے قرآن کے صریح حکم یا خبر کی تکذیب کی، یا جس نے علم کے باوجود اس کے لگی کردہ امر کا ثابت کیا یا اس کے ثابت کردہ امر کی نفی کی یا جس نے اس میں شک کیا۔

فتاویٰ حدیقہ امامان تبرکی میں ہے

الرد فی المعلوم من الدین بالضرورة کالانکار۔

شفا میں ہے

وقع الإجماع علی تکفیر کل من دافع نص الكتاب او نص حدیث مجمعا علی قلبه مقطوعاً به مجمعا علی حمله علی ظاہرہ و لہذا یکفر من لم یکفر من دان بغیر ملۃ الاسلام لو وقف فیہم او شک فی کفرہم) او صحیح مذہب وان اظهر الاسلام واعتقدوا واعتقدوا بطلان کل مذہب سواہ فهو کافر باطلہا و ما اخصر من خلاف ذلک او محصر لم یذہب من لیسیم الریاض مابین الہلالین۔

ایسے شخص کے کفر پر امت مسلمہ کا اجماع ہے جو کتاب اللہ کی نص کا انکار کرے یا ایسی حدیث کا انکار کرے جس کے نقل پر اجماع ہو وہ قطعاً ہو اور اس کے ظاہر پر محمول کرنے پر اتفاق ہو، اسی لئے ہماری فقہی کی تعلیم کرتے ہیں جو کسی غیر مسلم کی تحفیر نہ کرے یا تو قہراً یا شک کرے (ان کے کفر میں) یا ان کے مذہب کو کچھ سمجھا کر چاہے انھیں اسلام کا اہتمام کرے اور عقیدہ رکھے اور اسلام کے سوا ہر مذہب کے بطلان کا عقیدہ رکھے اس سب سے کہ وہ اپنے ظاہر کے خلاف ظاہر کرتا ہے لہذا وہ کافر ہے۔ مقرر اہل ایمان کے درمیان ضمیمہ الریاض سے اضافہ ہے۔

اسی میں ہے

اجماع علی کفر من لم یکفر کل من فارق دین المسلمین

عمارت نبوت کی آخری اینٹ

احمد بخاری و مسلم و ترمذی حضرت ہارون عبد اللہ اور احمد و شعبین حضرت ابو ہریرہ اور احمد و مسلم حضرت ابو سعید خدری اور احمد و ترمذی حضرت ابی بن اہب رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بالغاف کتابہ معانی اشتقاقی و دروای حضور خاتم المرسلین ﷺ فرماتے ہیں:

مطلى و مثل الانبياء كمثل قصر احسن سبائك تركب منه موضع لفة لفظك لا ينظر ان يعرجون من حسن سبائك الامم موضع تلك اللفة فكنت اما سددت موضع اللفة عظم هي التبيان وحتم هي الوصل وفي لفظ للشيوخ فانما القسوة انما حاتم النبيين۔

میری اور تمام انبیاء کی کہاوت ایسی ہے جیسے ایک محل نہایت عمدہ بنایا گیا اور اس میں ایک اینٹ کی جگہ خالی رہی، دیکھتے والے اس کے آس پاس پھرتے اور اس کی خوبی فقیر سے تعجب کرتے مگر وہی ایک اینٹ کی جگہ کہ لگا ہوں میں نکلتی ہے، میں نے تشریف لاکر وہ جگہ بند کی مجھ سے یہ عمارت بڑی کی گئی، مجھ سے رسولوں کی ابتداء وہی میں عمارت نبوت کی وہ عجیبی اینٹ ہوں میں تمام انبیاء کا خاتم ہوں ﷺ۔

امام ترمذی حکیم عارف باللہ محمد بن علی نوادر الاصول میں سیدنا ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دروای رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں

اول الوصل ادم و اخرهم محمد

سب رسولوں میں پہلے آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں اور سب میں پچھلے محمد ﷺ۔

سوناہ (گوہ) کی کوٹائی

طبرانی معجم الاوسط و معجم صغیر اور ابن عدی کامل اور حاکم کتاب المستدرکات اور بیہقی و ایشیم و اہل السنۃ و اللہ و ابن حسا کر و تاریخ میں امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سے دروای حضور اقدس ﷺ جمع اصحاب میں تشریف فرماتے کہ ایک باہرہ یعنی قبلہ بنی سلیم کا آسوسار افکار کر کے آیا تھا، وہ حضور اقدس کے سامنے ڈال دیا اور ابلا قسم ہے لات و عزریٰ کی وہ شخص آپ پر ایمان نہ لائے گا جب تک یہ سوسار ایمان نہ لائے۔ حضور نے فرمایا کہ میں اس پالو کو پالنا چاہوں شیخ زبان روشن بیان عربی میں بولا ہے سب حاضرین نے خوب ستارو کبھا تلبیک و سعلنیک یا یزین من وافی یوم القیامۃ۔

میں خدمت و بندگی میں حاضر ہوں اے تمام ماضین جمع محشر کی زینت۔

حضور نے فرمایا من تعبدتیرا معبود کون ہے؟ عرض کی

الذی فی السماء عرشہ و فی الارض سلطانہ و فی البحر سبیلہ

و فی الجنة رحمۃ و فی النار عذابہ۔

وہ جس کا عرش آسمان میں اور سلطنت زمین میں اور دروازہ جنت میں اور عذاب دوزخ میں۔

فرمایا اھس اما؟۔ بھلا میں کون ہوں عرض کی

انت رسول رب العالمین و حاتم النبیس قد الفح من صدقک و

قد عذب من کذبک۔

حضور پروردگار عالم کے رسول ہیں اور رسولوں کے خاتم جس نے حضور کی

تصدیق کی وہ مبرا کو کو بچا اور جس نے نہ مانا تا مبرا رہا۔

امروابی نے کہا اب آنکھوں دیکھ کے بعد کیا شبہ ہے؟ خدا کی قسم میں جس وقت

حاضر ہوا حضور سے زیادہ اس شخص کو بڑھن کوئی نہ تھا اور اب حضور مجھے اپنے باپ اور چچی

جان سے زیادہ محبوب ہیں۔ فہدہ ان لا الہ الا اللہ و الہک رسول اللہ۔ یہ مختصر ہے

اور حدیث میں اس سے زیادہ کلام الحلیب و الکفر۔

یہ حدیث امیر المومنین موسیٰ علی و ام المومنین عائشہ صدیقہ و حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی روایات سے بھی آئی کما علی الجامع الکبیر والحصان الکبریٰ و لم انف علی الفاظہم فان اشعلت جمیعاً علی لفظ حاتم النبیین کانت لربعة احادیث۔

جیسا کہ جامع کبیر اور خصائص کبریٰ میں ہے، میں نے ان کے الفاظ پائے اگر ان سب کے الفاظ خاتم النبیین کے لفظ پر مشتمل ہوں تو یہ چار احادیث ہوں گی۔

ترجمہ: حدیث طویل علیہ القدس میں امیر المومنین موسیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے راوی کسانوں نے فرمایا کہ میں کتبہ حاتم النبیۃ و هو خاتم النبیین حضور کے دونوں شانوں کے لفظ میں مہر نبوت ہے اور حضور خاتم النبیین ہیں ﷺ۔

والا نبی بعدی

مجھ بخاری شریف میں مروی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کانت مواہلہ لیسوسہم الاتیاء کلما ہلک نبی خلفہ لی ولانی بعدی۔ انبیاء نبی اسرائیل کی سیاست فرماتے، جب ایک نبی شریف نے جا تا تو اس کے بعد آتا تو میرے بعد کوئی نبی نہیں ﷺ۔

امروترجمہ: دعا کہ ہر مجھ پر شریک مسلم۔ کما قالہ الحاکم والقرۃ الحدیث۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں

ان ان رسالۃ و النبوة قد انقطع فلا رسول بعدی ولانی۔
چنگہ رسالت و نبوت ختم ہوگی اب میرے بعد کوئی رسول نہیں ﷺ۔

تجلیل جمیل

بجرا اللہ میں احادیث طویلہ کے علاوہ خاص مقصود کو مؤخر نمودہ ہے یا ایک سو ایک حدیثیں ہیں اور مع تنقیحات ایک سو اٹھارہ جن میں نوے مرفوع ہیں اور ان کے رواۃ و اصحاب کثیر۔
گیارہ تابعی۔ صحابہ تابعین جن میں صرف گیارہ تابعی۔

- ۱۔ امام اہل محمد باقر
- ۲۔ سعد بن ثابت
- ۳۔ ابن شہاب زہری
- ۴۔ عامر شعمی
- ۵۔ عبداللہ بن ابی لہبہ علی
- ۶۔ یزید بن ابی اسحاق
- ۷۔ ابو یوسف
- ۸۔ کعب احبار
- ۹۔ عباد بن
- ۱۰۔ محمد بن کعب قرظی
- ۱۱۔ وہب بن منبہ

ابوحنیفہ صاحب: باقی ساتھی صحابی ہزاراں جگہ کاون صحابہ خاص اصول مرویات میں۔

- ۱۲۔ ابی بن کعب
- ۱۳۔ ابوامامہ بن ابی
- ۱۴۔ انس بن مالک
- ۱۵۔ اسامہ بن جحش
- ۱۶۔ ہرأت بن عازب
- ۱۷۔ بلال بن رباح
- ۱۸۔ ثوبان بن موسیٰ رسول اللہ ﷺ
- ۱۹۔ جابر بن سمرہ
- ۲۰۔ جابر بن عبداللہ
- ۲۱۔ جابر بن مطعم
- ۲۲۔ حبش بن جابر
- ۲۳۔ حفصہ بن اسید
- ۲۴۔ حفصہ بن ایمان
- ۲۵۔ حسان بن ثابت
- ۲۶۔ حویرہ بن سعید
- ۲۷۔ ابو زر
- ۲۸۔ ابن زبیل
- ۲۹۔ زبیر بن ابی
- ۳۰۔ زبیر بن ارقم

تم فرماؤ اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری عورتیں اور تمہارا کنبہ اور تمہاری کمائی کے مال اور وہ سودا جس کے نقصان کا تمہیں ڈر ہے اور تمہارے پسند کے مکان، یہ سب میری اللہ اور اس کے رسول اور اس کی راہ میں کرنے سے زیادہ پیاری ہوں تو راستہ دیکھو، یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم لائے اور اللہ فاسقوں کو راہ نہیں دیتا۔

حدیث پاک میں رسول اللہ ﷺ نے اپنی محبت کے بارے میں ارشاد فرمایا
عن انس قال قال رسول الله ﷺ لا یلین من احدکم حتی اکون
احب الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین (متفق علیہ وفی روایۃ اخری
من فلسفہ واهلہ وعلالہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا
تم میرا سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اسے اس کے
والدین، والدہ اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں اور کیا روایت میں ہے کہ اس کی
جان اہل اور مال سے زیادہ محبوب اور پسندیدہ نہ ہو جائے۔

مسلم برادرِ قرآن حدیث سے یہ بات ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ
ﷺ کی محبت کے بغیر ایمان مکمل نہیں ہوتا، اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کی محبت رکھنے
والوں کو جنت میں آپ کی رفاقت کی خوشخبری عطا فرمائی ہے۔ فرمایا:

ومن یطیع الله والرسول فاولئک مع النبیین النعم الله علیہم من
النبیین والصلیین والشہداء والصالحین وحسن اولئک ولیقنا (النساء :
۶۹/۴)

اور جو اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانے تو اسے ان کا ساتھ ملے گا جن چاہندے

فعل کیا ہے یعنی انبیاء اور صدیق اور شہید اور نیک لوگ یہ کیا ایسا مجھے سنا ہے۔

رسول کریم ﷺ نے بھی حدیث میں اپنی محبت رکھنے والوں کو جنت میں اپنی
رفاعت کی نوعِ سنائی ہے۔ فرمایا:

عن انس قال قال رسول الله ﷺ السمر مع من احب ولہ ما
اکتسب ورواہ الترمذی وقی روایۃ اخری من احبنی کان معی فی الجنة
(الشفاء)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا
آدنی قیامت کے دن اسی کے ساتھ ہوگا جس کے ساتھ وہ دنیا میں محبت رکھتا تھا، اور اس
قیامت میں وہی کچھ کچھ جو دنیا میں اس نے کہا ہے، ایک دوسری روایت میں ہے جس
نے میرے ساتھ محبت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔

میرے اسلامی بھائی

اہلِ ملت مولانا شاہ احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ نے اپنی زندگی اول سے آخر تک
اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کریم ﷺ کی محبت اور دین حق کی تبلیغ کے لئے وقف کر کے،
وہ اخلاقِ فاضلہ اور عمدہ آداب کے ساتھ مزین تھے آپ کسی سے اللہ کے لئے ہی محبت
رکھتے تھے اور دشمنی بھی اللہ کے لئے ہی رکھتے تھے مسلمانوں پر نرم، مشرکوں لہو اور دین
کے دشمنوں پر سخت تھے، اللہ تعالیٰ اور رسول کریم ﷺ کی ذوات کے بارے میں کسی ملامت
کرنے والے کی ملامت کی پروا نہیں کرتے تھے، آپ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ
اور اولیاءِ کرام کی ذوات کی ہاز سے میں معمولی سا کلمہ بھی گھرا نہیں کرتے تھے، آپ نے
اپنی حیات مبارکہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے فضلوں اور شہادۂ اسلام کا حراج
اڑانے والوں کی سرکوبی اور ان کا مقابلہ کرتے ہوئے گزار دی۔

کسی سے اللہ جل و علا و رسول اللہ ﷺ کی ذوات کے بارے میں کوئی توہین
آئی نہ کہ یا تو معین مگر سنایا داشت نہیں کرتے تھے، بلاشبہ دشمنہ امام احمد رضا بریلوی
اس بارے میں بڑے متحد تھے، اور یہی حق ہے اسی لئے آپ اللہ جل و علا و رسول اللہ
ﷺ کے دشمنوں کی طرف سے تحقید و بدف کا نشانہ بنے لیکن وہ دشمن اللہ تعالیٰ و رسول اللہ ﷺ
کی مہربانی اور فضل سے حضرت امام کی عداوت و دشمنی میں مکمل طور پر ناکام رہے، اسی بنا پر
حضرت امام اہل سنت کا فضل بریلوی علیہ الرحمہ نے رسول اللہ ﷺ کی محبت میں اسی حقیقت
کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

رسول اللہ انت قسمت مستحضر

بعضك الوتحي ان من قرب

عربي مقالہ: اجماعاً سادماً سلم تو شائقی، بریلوی فوراً

ترجمہ: حافلاً تم شاہد اقبال، لا اہور



امام احمد رضا بریلوی پر

دنیا بھر میں ہونے والی تحقیقات کا اجمالی جائزہ

تبعہ علمائے برصغیر ہند۔

یہ طریقت حضرت علامہ پیر معروف حسین شاہ صاحب دامت برکاتہم العالیہ،
سربراہ انجمن تبلیغ الاسلام، یو کے، جناب صوفی لیاقت حسین صاحب بنزل یکٹرری
انجمن تبلیغ الاسلام، جناب محمد الیاس قادری ڈاکٹر اعلیٰ رضا اکینڈی، مانچسٹر حضرات علماء
کرام، مدینہ منجی نظام اور برادران اہل سنت
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء اور سرکارِ عالم ﷺ کی بارگاہِ اقدس میں یہ صلوة و سلام
پیش کرنے کے بعد انجمن تبلیغ الاسلام، بریلوی فوراً، برطانیہ کے سرپرست اور
کارپردازوں کا شکریہ ادا کرنا ضروری سمجھتا ہوں جن کی عنایت سے مجھے اور میرے
احباب کو اس عظیم الشان اعترافِ فضائل امام احمد رضا کا فخر میں شرکت کی سعادت نصیب
ہوئی ہے۔

حضرات گرامی! امام احمد رضا بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ بریلی شریف، اللہ پاک کے
رہنے والے تھے، ان کا یوم کا یوم بریلوی فوراً میں منایا جا رہا ہے، اچھا کیا ہے؟ اور اس کے علاوہ
کیا ہو سکتی ہے؟ ان کے ان خلاص اور لبریت کی بدولت اللہ تعالیٰ کی رحمت خاص اور
رحمہم ﷺ کی ان نعمت سے ان کے شامل حال ہے۔

کہاں کھوئی ہیں انھیں؟ یا رہنے خوشبو کہاں تک ہے؟

امام احمد رضا خود فرماتے ہیں۔

کسی سے اللہ جل وعلا رسول اللہ ﷺ کی ذہانت کے بارے میں کوئی تہیج
آميز لہ یا ذہین لکھ سنا برداشت نہیں کرتے تھے، چنانچہ وہیہ امام احمد رضا بریلوی
اس بارے میں بڑے قلمبند تھے، اور یہی حق ہے، اسی لئے آپ اللہ جل وعلا رسول اللہ
ﷺ کے دشمنوں کی طرف سے تنقید و مذہب کا نشانہ بنے لیکن وہ دشمن اللہ تعالیٰ و رسول ﷺ
کی مہربانی اور فضل سے حضرت امام کی عداوت و دشمنی میں مکمل طور پر ناکام رہے، اسی بناء پر
حضرت امام اہل سنت فاضل بریلوی علیہ الرحمہ نے رسول اللہ ﷺ کی محبت میں اسی حقیقت
کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

رسول الله انت المحمديون فلا تخشى الاعادي كيف جازوا

بعضلك لو لم يأت ان عن قريب ثم رقت كيدهم والوعود ما روا

مرئي مقالہ لخواصہ محمد اسلم نوشاہی، بریلوی فوراً

ترجمہ حانہ احمد شاد اقبال، لاہور



امام احمد رضا بریلوی پر

وفا بھر میں ہونے والی تحقیقات کا اجمالی جائزہ

میں علامہ محمد رفیع صاحب مدظلہ العالی

میر طریقت حضرت علامہ محمد معروف حسین شاہ صاحب دامت برکاتہم اعلیٰ،
سربراہ انجمن تبلیغ الاسلام، یو کے، جناب صوفی کیاقت حسین صاحب جنرل سیکرٹری
انجمن تبلیغ الاسلام، جناب محمد الیاس قادری ناظم اعلیٰ رضا اکیڈمی جامعہ سترہ غفرات علامہ
کرام ہشتان حکام پور برادران اہل سنت
اسلام علیہم رحمۃ اللہ و برکاتہ!

اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء اور سرکار دو عالم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں ہدیہ صلوات و سلام
پیش کرنے کے بعد انجمن تبلیغ الاسلام، بریلوی فوراً، برطانیہ کے سرپرست اور
کارپردازوں کا شکریہ ادا کرنا ضروری سمجھتا ہوں جن کی عنایت سے مجھے اور میرے
احباب کو اس عظیم الشان اعتراف امام احمد رضا کافرنس میں شرکت کی سعادت نصیب
ہوئی ہے۔

حضرات گرامی امام احمد رضا بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ بریلی شریف، اظہار کے
رہنے والے تھے، ان کا ایم بریلوی فوراً میں مناجار جا رہا ہے، وہ کیا ہے؟ وہ اس کے علاوہ
کیا ہو سکتی ہے؟ کہ ان کے اغلاص اور لہجہ کی بدولت اللہ تعالیٰ کی رحمت خاص اور
نہی اکرم ﷺ کی انھیں نایت امن کے شامل حال ہے۔

کہاں کہوئی ہیں انھیں بارے خوشبو کہاں تک ہے؟

امام احمد رضا خود فرماتے ہیں۔

گوئی گوئی اٹھے ہیں لغاتِ رشتات بوسہاں
کیوں نہ ہو کس بھول کی مدحت میں! منتظر ہے

امام احمد رضا بریلوی پاک و ہند کے نامور روزگار عالم تھے۔ بریلی شریف میں ۱۸۵۶ء کے بنگالہ خیر دور میں پیدا ہوئے اور ۱۹۳۱ء کے ہوش بردار دور میں وہیں فوت ہوئے۔ آج ان کی علمی و دینی اور سیاسی خدمات کا احسن اقبائین الاقوامی سطح پر کیا جا رہا ہے۔ ویسے بڑے علماء و مشائخؒ، ذاکمؒ اور دانشورؒ ان کے بارے میں اظہار خیال کر چکے ہیں، بہت سے دانشور تحقیق و سترہ ہے ہیں، لیکن حقیقت یہ ہے کہ بقول مولانا کوثر نیازی یہ حضرات اس سمندر کے کناروں کی سر کر رہے ہیں، ابھی اس کی کہانی تک نہیں گئے۔

فخر عالم اسلام، پاکستانی ایشی سائنسدان جناب ڈاکٹر عبدالقدیر خان کہتے

جیسا:

”آج سے سو سال قبل جب انگریز ہندوؤں کے ساتھ ساز باز کر کے ہند کی معیشت پر قابض ہوئے تو مسلمانوں کے مخصوص اور تعلیمی نظام کو زبردست دھچکا لگا۔ استعماری طاقتوں کے مدمعزز اٹم کی بدولت مذہبی قدریں زوال پذیر ہونے لگیں تھیں، اس پر آشوب دور میں فقہ رب العزت نے برصغیر کے مسلمانوں کو امام احمد رضا جیسے اصحابیت اور برہان قیوت سے نوازا کہ جس کی تصانیف، ایضاً بیانات و تفسیلات نادھوں نے نکست غرور و قوم میں ایک گہری انقلاب برپا کر دیا۔ امام صاحب کی شخصیت جذبہ

ہوئے یہ بات وثوق سے کہی جاسکتی ہے کہ آپ کی ذات جی کریم
 سے وفا شعاری کا نشان مجسم تھی۔

آپ کی ہمہ جہت شخصیت کا ایک اہم پہلو سائنس سے
تعلق رکھتا ہے۔ سونج کو حرکت دینے اور محرک کو ثابت کرنے
کے ضمن میں آپ کے دلائل پر اس اہمیت کے حامل ہیں۔

آج جبکہ ہمارا معاشرہ فرد کی 'سنانی' اور نام نہاد جدید فرقوں کے گرد ہوں میں منقسم نظر آتا ہے جب کہ دوسری طرف ہمارا وطن ہمیں تباہ و برباد کرنے کی کھات میں بیٹھا ہے تو میں سمجھتا ہوں امام صاحب کی تعلیمات سے ہمہ روز کوکرم آج بھی ایک سیسہ پانی ہوئی دلچسپی رکھتے ہیں۔

(۱) کٹر عہد القہد پر خان، تجزیہ ۲۲ مئی ۱۹۹۸ء)

علامہ اقبال نے امام احمد رضا کے افکار کا مطالعہ کیا تھا اور ان سے بہت متاثر ہوئے ، علامہ ۱۹۳۲ء میں پروفیسر سید سلیمان اشرف بہاری کے ہاں علی گڑھ میں دعوت کے موقع پر امام احمد رضا کا ذکر نقل آیا ، علامہ نے جو کچھ کہہ وہ اس مضمون میں حاضر ذاکر عابد اعظمی نے بیان کیا

”علامہ مرحوم نے مولانا پر بلوی کو خراج عقیدت دے
 حسین پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ ہندوستان کے دور آخر
 میں ان جیسا مطالعہ اور ذہن فقیہ پیدا نہیں ہوا۔ سلسلہ کلام

جاری رکھتے ہوئے علامہ مرحوم نے فرمایا کہ میں نے ان کے فتاویٰ کے مطالعہ سے یہ رائے قائم کی ہے۔

(محمد مسعود احمد، ذکریہ: امام احمد رضا اور عالمی جامعہ ص ۸۹۸ء ص ۸)

گزشتہ صدی عیسوی کے آخری تین عشروں میں دنیا بھر کی یونیورسٹیوں میں امام احمد رضا پر جو کام ہوا ہے اور اس وقت ہو رہا ہے، اہل نقل اور پی۔ ایچ۔ ڈی کے مقالے لکھنے پر ہے جس کا اہم کام کسی دوسری شخصیت پر نہیں ہوا، وجہ یہ ہے کہ امام احمد رضا بریلوی کا علمی اور تحقیقی کام تھا ہے کتنی کتابوں کے باوجود اس کا احاطہ نہیں کیا جاسکا۔ امام احمد رضا فرماتے ہیں۔

بے نشانوں کا نشان بننا نہیں

مٹے مٹے نام ہوئی جائے گا

بریلوی نیا فرقہ نہیں

امام احمد رضا بریلوی کے افکار و نظریات کی بے پناہ حقیقت سے متاثر ہو کر طالبین نے ان کے ہمہ پہلو علم و دانش کو بریلوی کا نام دے دیا۔ مقصد یہ ظاہر کرنا تھا کہ دوسرے فرقوں کی طرح یہ بھی ایک نیا فرقہ ہے جو سر زمین ہند میں پیدا ہوا ہے۔ البتہ اچھے نام خاص نوشہروہی اہل حدیث لکھتے ہیں:

”یہ جماعت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی تقلید کی مدھی ہے مگر دوجہندی تقلیدین (اور یہ بھی بجاے خود ایک جدید اصطلاح ہے) یعنی تعلیم یافتگان مدرسہ دوجہندیوں کے انتہا نہیں“ بریلوی ”کہتے ہیں۔“

جبکہ حقیقت حال اس سے مختلف ہے۔ بریلی کے رہنے والے یا اس سلسلہ

سے شاگردی یا بیعت کا تعلق رکھنے والے اپنے آپ کو بریلوی کہیں تو یہ ایسے ہی ہو گا جیسے کوئی اپنے آپ کو قادری، چشتی، نقشبندی اور سہروردی کہلانے، لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ غیر آبادی، بدائع فی سراپور دی سلسلہ کا بھی وہی عقیدہ ہے جو علماء بریلی کا ہے، کیا ان سب حضرات کو بھی بریلوی ہی کہیں گے؟ اسی طرح اسلاف کے طریقے پر چلنے والے قادری، چشتی، نقشبندی، سہروردی اور قاضی خاں تین کے نگاہ میں بریلوی ہی ہیں۔ خود خاں تین بھی اسی حقیقت کا اعتراف کرتے ہیں کہ یہ لوگ قدیم طریقوں پر کاربند رہے۔ مشہور مورخ سلیمان ندوی جن کا میلان شیخ اہل حدیث کی طرف تھا، لکھتے ہیں:

”تیسرا طریق وہ تھا جو حدیث کے ساتھ اپنی روش پر قائم رہا اور اپنے آپ کو اہل سنت کہتا رہا۔ اس گروہ کے کثیر زیادہ تر بریلی اور بدایوں کے علماء تھے۔“

حیات شعلی ص ۳۶ (بحوالہ تقریبہ تذکرہ اکابر اہل سنت ص ۲۲)

شیخ محمد اکرام لکھتے ہیں:

”انہوں (امام احمد رضا بریلوی) نے نہایت شدت سے قدیم کئی طریقوں کی حمایت کی۔“

موج کوثر، طبع ۱۹۶۶ء ص ۷۰ (بحوالہ ساہت)

اہل حدیث کے شیخ الاسلام مولوی ثناء اللہ شاہ ترمذی لکھتے ہیں:

”اہل ترمذ میں مسلم، غیر مسلم آبادی (ہندو سکھ وغیرہ) کے مساوی ہے مدنی سال قبل پہلے سب مسلمان ہی خیال کے تھے، جن کو بریلوی کئی خیال کیا جاتا ہے۔“

شیخ توحید (مطبوعہ سرگودھا) ص ۴۰

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مدظلہ العالی نے ۱۹۸۲ء تک مقالہ "امام احمد رضا اور
حالی جامعہ" کے نام سے لکھا، جیسی سال مطارف رضا کراچی کے سالانہ مجلہ میں
شائع ہوا۔ ۱۹۹۰ء میں کچھ اضافوں کے ساتھ رضا انٹرنیشنل، ایکڈمی، ساہیو آباد نے اسے
کتابی صورت میں شائع کیا۔ ۱۹۹۸ء میں ادارہ مسعودیہ کراچی نے اسے ڈاکٹر اقبال احمد
قادر کی تحفہ کے ساتھ شائع کیا جس میں ۱۹۹۰ء سے ۱۹۹۹ء تک امام احمد رضا پر ہونے
والی تحقیقات کا جائزہ دیا گیا ہے۔

درج ذیل مضمون میں امام احمد رضا پر کی جانے والی بعض قدم قدم اور جدید
تحقیقات کا "امام احمد رضا اور حالی جامعہ" سے استفادہ کرتے ہوئے تذکرہ کیا
جاتا ہے۔

پنجاب یونیورسٹی، لاہور

پروفیسر مولانا محمد رفیع جلالی، امام احمد رضا کی عربی تصنیف "السنن
الاصغر من مسند سفيان الثوري" پر پروفیسر ڈاکٹر ظہور احمد اعظمی مباحثی مسند شیعہ
عربی، پنجاب یونیورسٹی کی گمرانی میں پنجاب یونیورسٹی سے ڈاکٹریٹ کر رہے ہیں۔

حافظہ محمد سلیم نے پنجاب یونیورسٹی میں ایم۔ اے اسلامیات کے لئے امام
احمد رضا پر مقالہ پیش کیا۔

فاضل نوران عطاء الرحمن نے پنجاب یونیورسٹی شیعہ ایجوکیشن میں امام
احمد رضا کے غلیظہ مولانا امجد علی اعظمی (ساحب بیمار شریعت) پر مقالہ پیش کیا جو جون
۲۰۰۱ء میں منظر ہو گیا۔

یاد رہے کہ اس یونیورسٹی میں سب سے پہلے پروفیسر صدیق اکبر نے محمد بن

امام اے کا مقالہ لکھا اور امام احمد رضا بریلوی کا رسالہ مبارکہ "الإحزاب المتعينة"
ایڈٹ کر کے پیش کیا۔

جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور

جامعہ میں حضرت استاد اعلیٰ مولانا مفتی محمد عبدالقدیم بڑاوردی مدظلہ العالی
کی گمرانی میں رضا فاؤنڈیشن قائم ہے، جس کے زیر اہتمام فتاویٰ رضویہ کی عربی اور
فارسی عبارات کے تراجم اور علامہ ہدایت کی تحریک (جلد اول صفحہ ۱۰۲۰) کی کتابت
اور پھر انہی کے ساتھ حال (جلد اول ۲۰۰۱ء) میں جلدیں چھپ چکی ہیں۔ یاد رہے
کہ تمام جلدوں کا سائز ایک ہے اور حجم تقریباً برابر۔

ایک اہم کام یہ ہو گیا ہے کہ امام احمد رضا کی تصنیف "الحیث
العکبة" اور اس کے مسموعات "إنباء الحیث" آن کلامہ المصون تبیین للکل
شعری ("قرآن پاک ہر شے کا بیان ہے) کی تحریک اور پھر انہی کے ساتھ کچھ دیگر کتب
چھپ چکی ہیں، غریب یہ دونوں عربی کتابیں تقریباً چھ سات سو صفحات پر چھپ کر منظر عام
پر آئیں گی۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

علامہ ازمیں امام احمد رضا بریلوی کے شاگرد اور غلیظہ مولانا علامہ محمد تقی الدین
بہاری نے امام احمد رضا کی تصانیف سے احادیث مبارکہ جمع کر کے چھ جلدوں میں
ایک مجموعہ "صحیح الدہاوی" کے نام سے مرتب کیا تھا، اس کی دوسری جلد پہلے
ہندوستان پھر پاکستان سے ۱۹۹۶ء میں شائع ہوئی تھی۔ یہ جلد ۹۹ صفحات پر مشتمل
ہے۔ پہلی جلد ابھی تک نہیں چھپ سکی، یہ جلد عقائد پر مشتمل ہے، فاضل جلیل مولانا علامہ
محمد مہاسن رضوی نے اس کے تحریک کی ہے، اب یہ جلد منظر اشاعت ہے۔

رضا قادری نے کچھ عرصہ پہلے امام احمد رضا بریلوی کے رسائل کے دو مجموعے شائع کئے تھے (۱) نور وسایہ (۲) درمزانیت۔

۱۹۹۸ء میں جامعہ ازہر کے استاذ ڈاکٹر سید عازم کی تالیف الخلیف "الإمام الأکبر المجدد محمد أحمد رضا خاں و العالم العربی" (عربی) شائع کی جو ۳۴ صفحات پر مشتمل ہے۔

جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور کے متعدد طلباء نے تنظیم المدارس کے وجہ عالیہ (دورہ حدیث) کے امتحان کے لئے امام احمد رضا کی حیات مبارکہ کے مختلف پہلوؤں پر مقالات لکھے ہیں، ان میں سے چند عنوانات یہ ہیں:

- ۱۔ فاضل بریلوی اور علم طہاریات ۱۹۸۳ء مولانا غلام مصطفیٰ
- ۲۔ امام احمد رضا اور روح سائنس ۱۹۸۷ء مولانا ممتاز احمد سندھوی
- ۳۔ امام احمد رضا بحیثیت مرجع الاضواء ۱۹۸۸ء مولانا خادم حسین رضوی
- ۴۔ فاضل بریلوی اور اصول حدیث ۱۹۹۴ء مولانا خادم حسین نوشاہی
- ۵۔ فاضل بریلوی اور اصول فقہ ۱۹۹۴ء مولانا شوکت علی قادری

مکتبہ قادریہ لاہور

راقم نے احباب کی ایک جماعت کے ساتھ مل کر یہ مکتبہ ۱۹۷۲ء میں جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور میں منسلک رضا اور فکر رضا کی اشاعت کے لئے قائم کیا، راقم نے ۱۹۷۰ء میں پاداشی حضرت نگہی، ۱۹۷۲ء میں سوانح سراج المکملہ مع فتویٰ امام احمد رضا نگہی جو اسی سال لاہور سے شائع ہوئی، احسان الہی ٹیپو نے البریلوی نگہی جس میں خط بنیادوں کے طور پر جامعہ دہلے کے راقم نے اس کے جواب میں دو میں

احمد میر سے اپنا لے لکھی "نگہی" (۱۹۸۵ء) پھر "خشے کے گھر" (۱۹۸۶ء) نگہی بعد ازاں یہ دونوں کتابیں ۱۹۹۱ء میں "البریلویہ کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ" کے نام سے پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد غلہ کے مقدمہ کے ساتھ شائع کی گئیں، اور اس کے متعدد ایڈیشن شائع ہوئے۔ ۱۹۹۶ء میں البریلویہ کے جواب میں راقم کی عربی کتاب "مسئل عقائد أهل السنة" شائع کی گئی۔ ۱۳۸۸ھ/۱۹۹۷ء میں مکتبہ اداروں کے تعاون سے نگہی سے امام احمد رضا کا عربی دیوان "بیاتنا فخر ان" شائع کیا گیا، جسے جامعہ ازہر کے کلیہ اللغات والترجمہ کے استاذ ڈاکٹر سید عازم محمد احمد اہلو ط نے ترتیب دیا۔

الحمد للہ امام احمد رضا کے متعلق راقم کے درج ذیل رسائل شائع ہوئے:

- ۱۔ الإمام أحمد رضا الحنفی القادری فی مبران الإنصاف (عربی) یہ مقالہ مارچ ۱۹۹۷ء کو کوئی ڈسٹان اسلام آباد میں انجمن طلباء اسلام کے زیر اہتمام منعقد کانفرنس میں پڑھا گیا۔
- ۲۔ فسی ظلال الفتاوی الرضویہ (عربی) یہ مقالہ ۱۹ جولائی کو کوئی ڈسٹان اسلام آباد میں ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد کے زیر اہتمام منعقد بین الاقوامی امام ابوحنیفہ کانفرنس میں پڑھا گیا۔
- یہ دونوں مقالے ادارہ تحقیقات امام احمد رضا، پاکستان نے ۱۳۷۰ھ/۱۹۹۹ء میں شائع کئے۔
- ۳۔ خلفاء امام احمد رضا، ترتیب محمد عبدالستار طاہرہ، مجموعہ رضا ایکڑی، لاہور نے ۱۳۶۹ھ/۱۹۹۹ء میں شائع کیا۔

۳۔ نکریم ثلاثہ من علماء مصر (عربی) ۲: جمادی الاخرہ ۱۳۲۰ھ/ ۱۹۹۹ء کو ادارہ تحقیقات امام احمد رضا پاکستان نے تین مصری علماء کو رضویات پر قائل قرار کا کام کرنے پر گولڈ میڈل دیا، اس تقریب میں راقم بھی شریک تھا، یہ تقریب جامعہ اذہر شریف کے کلیۃ اللغات والترجمة میں منعقد ہوئی۔ راقم نے اس تقریب کا حال عربی میں قلم بند کیا جسے ادارہ تحقیقات نے ۱۳۲۱/۲۰۰۱ء میں شائع کیا۔

۵۔ منظر اسلام بریلی شریف کا صد سالہ جشن۔ یہ رسالہ رضا اکیڈمی، لاہور نے ۱۳۲۲ھ/ ۲۰۰۱ء میں شائع کیا۔

۲۰۰۰ء میں راقم کے مقالات کا مجموعہ امتنا زینلی پبلیکیشنز، لاہور نے "مقالات رضویہ" کے نام سے شائع کیا، جسے محترم عبدالستار طاہر نے ترتیب دیا۔

مزید ممتاز احمد سیدی حفظہ اللہ تعالیٰ (راقم کے بڑے بیٹے) نے ۱۹۸۷ء میں تنظیم الداعی کے تحت عالیہ (دور وحدیث) کا اہتمام دینے کے لئے ایک مقالہ لکھا اور پورے ملک میں دوسری پوزیشن حاصل کی، اس مقالے کا عنوان تھا "امام احمد رضاؒ اور روحانیت" بعد ازاں جامعہ اذہر شریف میں ایم فل کا مقالہ لکھا، جس کا عنوان تھا "التشیع احمد رضا شاعراً عربیاً" الحمد للہ ۲۵ جولائی ۱۹۹۹ء کو مناقبہ (وائیسا) بورڈ اور بدرجہ ممتاز کامیابی حاصل کی، یاد رہے کہ یہ مقالہ فتاویٰ رضویہ سائیکس کو اساسات وصحاحات پر مشتمل ہے۔

فاضل جوہان ہوا، امتنا ز احمد سیدی نے امام احمد رضا کے دو بی بی و بی بی رسائل کا عربی میں ترجمہ کیا:

۱۔ إمامة العبدية على طائفة القيام المنى بهامة شائع کردہ مکتبہ قادریہ لاہور

۲۔ طرد الأفاعى عن حمى حلام رفع الرقعى معارف لغزانیہ لاہور

۳۔ الزمزمة القدیة فی الذب عن الخمریة (کچھڑ ہو گیا ہے)

ڈاکٹر محمد مسعود احمد غفرلہ کے ایک مقالہ کا ترجمہ درج ذیل عنوان سے کیا:

دور الشیخ أحمد رضا الریطوی فی المقاومة علی البدع والرذائل

مولانا کوثر نیازی کے مقالہ کا اس عنوان سے ترجمہ کیا:

الإمام أحمد رضا البدری وشخصیته الموسویعیتہ

مجلس رضا لاہور

۱۹۶۸ء میں حکیم محمد موسیٰ امرتسری، قاضی عبداللہ کوکب، مولانا یارغ علی نسیم رحمہم اللہ تعالیٰ اور چند دیگر حضرات کے مل کر لاہور میں یوم رضا منانے کی داغ بیل ڈالی، ہرکت علی ہال، صوبی دروازہ میں شایان شان طریقے سے یوم رضا منایا گیا، اسی سال مجلس رضا کی بنیاد رکھی گئی اور بیسیوں کتابیں لاکھوں کی تعداد میں شائع کر کے پاکستان اور دیگر ممالک میں تقسیم کی گئیں، حکیم صاحب کا ایم کارنامہ یہ تھا کہ انہوں نے اور باب تحقیق کی نہ صرف علمی راہنمائی کی بلکہ عملی طور پر مولود بھی فراہم کیا۔ حکیم صاحب جب مجلس رضا سے مستعفی ہو گئے تو علامہ اقبال احمد غازی نے مجلس کا کام اپنے ذمہ لے لیا، وہ اپنا تمام جہان رضا شائع کرتے ہیں، جس میں امام احمد رضا پر لکھے جانے والے مقالات بھی شائع کئے جاتے ہیں اور ان کے متعلق ہونے والے کام کی خبریں بھی شامل ہوتی ہیں، خود علامہ صاحب کے ادارہ سے دو مقالات اولیٰ اور ثانی

اقتدار سے نمائے کی چیز ہوتے ہیں۔

رضا اکیڈمی، لاہور

الحاج محمد مقبول احمد قادری ضیائی مرید حضرت مولانا ضیاء الدین احمد مدنی (خلیفہ امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ) کے مرنے کے بعد لاہور سے منسلک رہے، سابق صاحب سی مجلس کے خازن اور غم نشرو اشاعت رہے، بعض ناگفتہ بہ جرم کی بنا پر ۱۹۸۶ء میں رضا اکیڈمی قائم کی جو اس وقت تک تقریباً دو سو کتابیں شائع کر کے مفت تقسیم کر چکی ہے، زیادہ تر مطبوعات امام احمد رضا کے افکار اور ان کی علمی، دینی، ادبی، سیاسی اور فقہی مسائل جیلہ پر مشتمل ہیں، کچھ مطبوعات میں اہل سنت کے دوسرے بزرگوں کا تذکرہ ہے، اکیڈمی کی مطبوعات اردو، عربی، فارسی، انگریزی اور پشتو زبانوں میں شائع ہوتی ہیں۔ حاجی محمد مقبول احمد قادری ان لوگوں میں سے ہیں جو مخالفوں کے طوفانوں میں کام کرنا جانتے ہیں، وہ باتیں بناتے ہیں، عمل پر یقین رکھتے ہیں، مولانا کریم ان کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

کچھ دوسرے ادارے

فاضل علامہ مولانا مفتی محمد خان قادری ناظم اعلیٰ جامعہ اسلامیہ، فیض روڈ، لاہور نے تقریباً پوسٹل چھ سو صفحات پر مشتمل "شرح سلام رضا" نامی جسے اہل علم نے قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھا، مولانا علامہ محمد اکرم ازہری اور علامہ محمد سعید ازہری صاحبان نے امام احمد رضا کی تصنیف لطیف "الزبدۃ الفزکیہ" کا عربی میں ترجمہ کیا، جس کی کپیڑنگ مدینہ منورہ میں ہوئی، انگریزی اور اردو کے نامہ نگاروں نے کی۔

ادارہ معارف نعمانیہ، تھانہ پانچ، لاہور نے رضا اکیڈمی کے اعزاز پر شہرے

لٹریچر شائع کر کے مفت تقسیم کیا۔ مکتبہ قادریہ، مکتبہ نبویہ، ضیاء القرآن، نورانی کتب خانہ، فریڈ بک شال، پروگریسو شاپس، پرنٹرز، مکتبہ نورانیہ، مسلم کتاب دہی، مکتبہ المدینہ نے امام احمد رضا کے متفرق رسائل اور تصانیف شائع کیں۔

حزب القادریہ، لاہور نے امام احمد رضا کے رسالہ مبارکہ "طرد الأفاعی" اور "الوطیفة الکریمہ" کا عربی ترجمہ شائع کیا ہے، اس کے علاوہ متعدد عربی کتابیں شائع کی ہیں۔ رضا دارالاشاعت، لاہور نے ۱۹۹۸ء میں فاضل نوجوان، علامہ غلام مصطفیٰ مجددی کی نہایت اہم تصنیف مجدد الف ثانی اور امام احمد رضا شائع کی۔

فاضل نوجوان مولانا علامہ محمد مصطفیٰ رضوی قادری نے فتاویٰ رضویہ اور امام احمد رضا کی دیگر تصانیف میں مذکور احادیث جمع کر کے انہیں کتب حدیث کے اعزاز میں تین جلدوں میں "امام احمد رضا اور علم حدیث" کے نام سے مرتب کیا، جن میں سے پہلی دو جلدیں رضوی کتاب گھر، دہلی نے اور تیسری جلد جامعہ رضویہ منہج اسلام، گڑھیانہ، پنج، ضلع قوج نے ۱۳۳۸ھ/۱۹۹۵ء میں شائع کی۔

ایسا ہی ایک عظیم کام مولانا علامہ محمد حنیف خان مدظلہ استاذ جامعہ نورانیہ رضویہ، بریلی شریف نے کیا ہے، انہوں نے نہ صرف ہر حدیث کے متعدد حوالے فراہم کئے ہیں بلکہ احادیث مبارکہ سے امام احمد رضا بریلوی کے استخراج کردہ فوائد بھی بیان کئے ہیں، ان کا یہ کام پانچ جلدوں میں مغرب منہج عام پر آئے گا۔ اللہ شاہد۔

کراچی یونیورسٹی، کراچی

(۱) کراچی یونیورسٹی کے شعبہ ادبیات کے استاذ، پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری نے

ای یونیدوئی سے ڈاکٹر محمد مسعود احمد مدظلہ تعالیٰ کی نگرانی میں درج ذیل عنوان پر مقالہ لکھ کر ڈاکٹریت کی سند حاصل کر لی ہے

کنز العمال اور معروف قرآنی تراجم

یہ مقالہ سال سے سات سو صفحات پر مشتمل ہے اور ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی نے ۱۹۹۹ء میں شائع کر دیا ہے۔

(۲) ای یونیدوئی سے ڈاکٹر محمد مسعود احمد مدظلہ کی نگرانی میں وفاقی گورنمنٹ اردو آؤٹ کالج، کراچی کے استاذ پروفیسر محمد اسحاق مدنی ڈاکٹریت کا مقالہ لکھ رہے ہیں جس کا عنوان ہے:

برصغیر کی سیاسی تحریکات میں لادینی رضویہ کا حصہ

(۳) پروفیسر سید رحیم احمد استاذ شعبہ علوم اسلامیہ، جامعہ کراچی، اسی شعبہ کے استاذ پروفیسر ڈاکٹر محمد جلال الدین نوری کی نگرانی میں درج ذیل عنوان پر ڈاکٹریت کا مقالہ لکھ رہے ہیں:

امام احمد رضا اور عالمی قوانین

اس کا کلام منجھور اردو کالج، کراچی، کراچی یونیورسٹی شعبہ اردو کے استاذ پروفیسر ڈاکٹر یونس حسنی کی نگرانی میں درج ذیل عنوان پر ایم اے کی ڈگری ہے:

امام احمد رضا بحیثیت مسلمان مفسر

پروفیسر عاشق حسین چغتائی، ڈاکٹر عبد الرشید صدر شعبہ علوم اسلامیہ، جامعہ کراچی کی نگرانی میں درج ذیل عنوان پر ڈاکٹریت کر رہے ہیں:

امام احمد رضا بریلوی کی دینی خدمات

ادارہ تحقیقات امام احمد رضا

یہ ادارہ ۱۹۸۰ء میں معرض وجود میں آیا۔ سید محمد ریاست علی قادری، رسالہ تعالیٰ نے احباب کی ایک جماعت کے ساتھ اس کی بنیاد رکھی، اس ادارے کی خوش قسمتی یہ ہے کہ اسے بین الاقوامی مامورین و مامورین اسلام پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مدظلہ کی سرپرستی حاصل ہے۔ ۲۷ جمادی الاول ۱۴۲۰ھ جنوری ۱۹۹۹ء کو سید صاحب انتقال فرما گئے، ان کے بعد سید محمد دجاست رسول قادری اس ادارے کے صدر اور ڈاکٹر محمد اللہ قادری اس کے جنرل منیجر بن گئے۔

یہ ادارہ ہر سال کراچی اور اسلام آباد قادیانہ شہر ہونٹ میں امام احمد رضا کا نفوس متفقہ کرتا ہے، جس میں جدید اور قدیم تعلیم یافتہ حضرات سے مقالے لکھوانے کا اہتمام کیا جاتا ہے، جہاں بھی کوئی محقق امام احمد رضا بریلوی پر تحقیق کرتا ہے یہ ادارہ اس کی علمی امداد کرتا ہے، نیز انہیں گولڈ میڈل سے نوازا ہے، یہاں تک کہ رضویات پر کام کرنے والے محققین ساروں کو جامدادہ ہر شریف میں محفل متفقہ کر کے گولڈ میڈل پیش کیا۔

یہ ادارہ ہر سال ”محارف رضا“ کے نام سے ضخیم سالنامہ شائع کرتا رہا ہے۔ نیز خوبصورت تعدادیں بروشر بھی شائع کرتا ہے جو دقیقہ بیانات پر مشتمل ہوتا ہے۔ جنوری ۲۰۰۰ء سے ”محارف رضا“ کو ماہنامہ بنا دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ یہ ادارہ اردو، عربی، فنی، انگریزی اور پشتو میں متعدد کتابیں شائع کر کے تقسیم کر چکا ہے۔ حال ہی میں پروفیسر صاحب کی سرپرستی میں ایک ادارہ ”انوار الہیہ“ قائم ہوا ہے جو بین الاقوامی سطح پر اہل ملت و جماعت کے تحریکات کا پرچار کرنے کا اللہ تعالیٰ تمام رفقاء ادارہ کی مساعی

جیلز کو دل فرماتے ہوئے غریب سے وسائل کے ذریعہ اترے کھول دے، حقیقت یہ ہے کہ اس ادارے کی کوششیں لائق قدر ہیں۔

انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی، اسلام آباد

اس یونیورسٹی کے ایک شعبہ ”ادارہ تحقیقات اسلامی“ سے علامہ مدنی اے حق محمد قزوینی رضویہ کی تالیف و ترتیب جدید میں مصروف ہیں، اس وقت تک چھ درجہ جلدوں کی تالیف کر چکے ہیں، یہ علامہ ادارہ تحقیقات کی طرف سے شائع کیا جائے گا۔

اسی یونیورسٹی سے سید عتیق الرحمن شاہ بخاری درج ذیل عنوان پر مقالہ لکھ چکے

ہیں۔

الإمام أحمد وصا وآثاره الأدبية وقلعة الغرمانية فنوا و نظاما

(امام احمد رضا اور عالمی جامعات (ضمیمہ) ص ۷۷-۷۸)

ادارہ تحقیقات اسلامی کے پروفیسر ڈاکٹر حافظ محمد ظہیر نے قزوینی رضویہ کے حوالے سے دو تحقیقی مقالے لکھے جو مصروف رضا میں چھپ چکے ہیں۔

۱۔ قرآن حکیم قزوینی رضویہ کا اولین مآخذ

۲۔ قزوینی رضویہ کے لغوی مصادر

(امام احمد رضا اور عالمی جامعات (ضمیمہ) ص ۷۷-۷۸)

پشاور یونیورسٹی، پشاور

مولانا فیض الحسن فیض الرحمن کا مقالہ درج ذیل عنوان پر لکھ رہے ہیں۔

امام احمد رضا کی عربی خدمات

مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ

(۱) اس یونیورسٹی کے پروفیسر ڈاکٹر سید محمد امین میاں مارہروی مدظلہ العالی (استاذ

شعبہ اردو) سجادہ نقیین مارہرہ سلمہ و طبع لدہ نام احمد رضا کے تفسیرہ ایمان مدائن بخش کے مختلف ایڈیشنوں کی روشنی میں ایک مستند ایڈیشن کی ترتیب میں مشغول ہیں۔

(۲) ڈاکٹر محمود حسین بریلوی (پیشوا بریلی کالج روڈ بنگلہ یونیورسٹی، بریلی) نے مسلم یونیورسٹی علی گڑھ سے درج ذیل عنوان پر ایم فل کا مقالہ لکھا ہے:

مولانا احمد رضا خان بریلوی کی عربی ادب میں خدمات

روٹنٹیل کھنڈ یونیورسٹی، بریلی

ڈاکٹر عبدالصمد عزیزی مدظلہ نے درج ذیل عنوان پر ڈاکٹریٹ کیا۔

اردو نعت گوئی کی تاریخ میں مولانا احمد رضا خان قاضی بریلوی کا مقام و مرتبہ

ڈاکٹر صاحب امام احمد رضا بریلوی پر سے سے کے عنوان پر متعدد مقالات لکھ چکے ہیں۔

مولانا مختار احمد بیگم دی درج ذیل عنوان پر پروفیسر و سیم بریلوی (صدر شعبہ

اردو) درج ذیل کھنڈ یونیورسٹی، بریلی کی نگرانی میں ڈاکٹریٹ کر رہے ہیں:

امام احمد رضا کی اردو نثر نگاری

پشاور یونیورسٹی، پشاور

ڈاکٹر حسن رضا خان نے امام احمد رضا کے لغوی مقام پر ۱۹۷۹ء میں

ڈاکٹریٹ کیا، ان کا مقالہ ”تفسیر اسلام“ کے عنوان سے ۱۹۸۱ء میں لہ آباد سے چھپا،

پھر پاکستان میں بھی شائع ہوا، یہ مقالہ ۲۸ صفحات پر مشتمل ہے۔ اس یونیورسٹی کا

اعزاز ہے کہ اس میں سب سے پہلے امام احمد رضا حقیق کا آغاز ہوا۔

مگدھ یونیورسٹی، گویا (انڈیا)

مولانا غلام جابر مصباحی مدرس مکتبہ الشیخ الاسلامیہ، کالج، کیرالہ
پروفیسر عظیم اللہ حالی (صدر شعبہ اردو، مگدھ یونیورسٹی، گویا) کی نگرانی میں درج ذیل
عنوان پر ڈاکٹریٹ کر رہے ہیں:

امام احمد رضا اور ان کے مکتوبات

دیر کنور سنگھ یونیورسٹی، آ رہ بہار (انڈیا)

محمد امجد رضا قادری اس یونیورسٹی سے پروفیسر طرہ برقی رضوی کی نگرانی میں
درج ذیل عنوان پر ڈاکٹریٹ کر رہے ہیں:

امام احمد رضا کی فکری تنقیدیں

ممبئی یونیورسٹی، ممبئی

سید محمد عارف علی رضوی اس یونیورسٹی سے ڈاکٹر غلام الدین گوریکر
(ڈائریکٹر انجمن اسلام اردو ریسرچ انسٹیٹیوٹ، ممبئی یونیورسٹی، ممبئی) کی راہنمائی میں
درج ذیل عنوان پر ڈاکٹریٹ کر رہے ہیں:

اردو کے اصلاحی ادب میں مولانا احمد رضا خان بریلوی کا حصہ

کانپور یونیورسٹی، کانپور

ڈاکٹر سراج احمد بستی نے پروفیسر سید ابوالحسن علی (صدر شعبہ اردو،
کانپور یونیورسٹی) کی سرپرستی میں درج ذیل عنوان پر ڈاکٹریٹ کر لیا ہے:

مولانا احمد رضا خان بریلوی کی تنقید شاعری

ہندو یونیورسٹی، بنارس

1۔ طیب علی رضا، ہندو یونیورسٹی، بنارس سے ڈاکٹر قمر جہاں (صدر شعبہ اردو،
ہندو یونیورسٹی، بنارس) کی نگرانی میں درج ذیل عنوان پر ڈاکٹریٹ کر رہے ہیں:

امام احمد رضا خان حیات اور نگار سے

2۔ مولانا غلام بختی مصباحی نے اسی یونیورسٹی سے ڈاکٹر حقیق نقوی (صدر
شعبہ اردو) کی نگرانی میں ڈاکٹریٹ کر لیا ہے۔ عنوان یہ ہے:

بریلوی علماء کی ادبی خدمات

میسور یونیورسٹی، میسور، کرناٹک

مولانا غلام مصطفیٰ نعم اللہ قادری، ڈاکٹر جہاں آرا تبکم (صدر شعبہ اردو) کی
نگرانی میں درج ذیل عنوان پر ڈاکٹریٹ کر رہے ہیں:

امام احمد رضا کا تصور عشق

کلکار یونیورسٹی، کلکار

پروفیسر سعید احمد (ایب انچارج، ہندو کالج، کرناٹک) اس یونیورسٹی سے
ڈاکٹریٹ کرنے کے لئے درج ذیل مقالہ تیار کر رہے ہیں:

امام احمد رضا کی اردو ادب میں خدمات کا جائزہ

تھرو یونیورسٹی، تھرو

1۔ پروفیسر ڈاکٹر غلام بختی انجم (استاد شعبہ تھرو، ادیان، اسلامک اسٹڈیز تھرو
یونیورسٹی، تھرو) نے ایک تحقیقی مقالہ لکھا ہے (یہ مقالہ پاک وہند میں چھپ چکا ہے)

امام احمد رضا اور مولانا ابوالکلام آزاد کے افکار

۲۔ ڈاکٹر فضل الرحمن شرر مصباحی (ریڈر ہمدرد یونیورسٹی، نئی دہلی) نے امام احمد رضا کے عقیدہ و ایمان حدائق بخشش پر ایک تحقیقی مقالہ لکھا ہے، جس میں حدائق بخشش کا فنی اور عروسی جائزہ دیا گیا ہے، چند مشکل اشعار کا مطلب بھی بیان کیا گیا ہے، نیز متن کی صحت کے لئے خاص کوشش کی گئی ہے۔ جسے رضا اکیڈمی، ممبئی نے حدائق بخشش (مطبوعہ ممبئی ۱۹۹۷ء) کے ساتھ شائع کیا ہے، حدائق بخشش کا ایڈیٹنگس ایڈیشن آرٹ ہیپر پر انتہائی دلکش انداز میں رضا اکیڈمی، ممبئی نے شائع کیا۔

جامعہ طیبہ، دہلی

پروفیسر ڈاکٹر سید جمال الدین (ڈائریکٹر ڈاکٹر حسین انشٹیٹیوٹ آف اسلامک اسٹڈیز، جامعہ طیبہ، دہلی) نے انٹرمیڈیٹ امام احمد رضا کانفرنس ۱۹۹۱ء کے لئے تحقیقی و تنقیدی مقالہ لکھا:

مولانا آزاد کا صاحب، بریلوی فقہ نظر

جسے ادارہ تحقیقات امام احمد رضا نے مقالات کے عنوان سے شائع کیا۔

کولمبیا یونیورسٹی، نیو یارک (امریکا)

ایک ہندو قانون ریسرچ کالر، ڈاکٹر اوشاسا ناہال نے امام احمد رضا کے حوالے سے اس یونیورسٹی سے درج ذیل عنوان پر ڈاکٹریٹ کیا ہے:

A History of the Bareilly Movement in British India

1900. 1947

ان کا یہ مقالہ آکسفورڈ یونیورسٹی پریس، دہلی (ہندوستان) نے

Devotional Islam and Politics Ahmad Riza Khari
Bareilly And His Movement, 1870.....1920

کے نام سے کتابی صورت میں شائع کر دیا ہے۔

نیمبرج یونیورسٹی، برطانیہ

اس یونیورسٹی کے سابق پروفیسر اور مسلم انگریز ڈاکٹر محمد ہارون ۱۹۸۸ء میں حلقہ نقوش اسلام ہوئے، صوفی محمد الہیاس قادری کی کوششوں سے امام احمد رضا بریلوی اور مسلک اہل سنت سے عارف ہوئے، انہوں نے رضا اکیڈمی برطانیہ کی اعزازی سرپرستی بھی قبول کر لی تھی، کنگز الیمن کی بنیاد پر قرآن پاک کے سلیس انگریزی ترجمہ اور تفسیر پر کام کرتے رہے۔ ۲۶ فروری ۱۹۹۸ء کو دہلی قادی سے رحلت فرما گئے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

رضا اکیڈمی، برطانیہ

حضرت علامہ، پیر طریقت پیر معروف حسین شاہ صاحب مدظلہ اعلیٰ کے برادر بزرگ اور مدد حضرت شیخ سید ابوالکمال برقی نوشاہی کے مرید جناب محمد الہیاس کشمیری نے یہ اکیڈمی پچیس سال سے قائم کی ہوئی ہے، جس کی طرف سے ایک سو کے قریب انگریزی کتب شائع کر کے سلائی کر رکھے ہیں، ان میں سے اکثر امام احمد رضا کی تصانیف کے ترجمے ہیں ”دی اسلام ڈاکٹر“ کے نام سے ایک ماحولہ اردو اور انگلش میں نکالتے ہیں اور پوری دنیا میں بکھراتے ہیں۔

محترم محمد الہیاس کشمیری کسی دارالعلوم کے فاضل نہیں ہیں، لیکن وہ اسلام اور مسلک اہل سنت کا پیغام مسلمانوں اور غیر مسلموں تک پہنچانے کا بے پناہ جذبہ رکھتے ہیں، انہیں یہ فکر کھاتے جاری ہے کہ ہمیں اسلام اور سنت کا پیغام اپنی نئی نسل تک کس

طرح مؤثر ابعاد میں پہنچا دیا جائے؟ انہیں اس بات سے عار نہیں ہے کہ وہ خود ہی جیسے ہونے کا نندوں کو فائدہ کر رہے ہیں، خود ہی پن نگار ہے ہیں، خود ہی پوسٹ کر رہے ہیں اور جس ہال میں جلسہ ہوا وہاں خود کرتا نہیں اٹھا کر لے جا رہے ہیں اور شاں نگار ہے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ان کا تبلیغ دین کا یہ جذبہ عامۃ المسلمین کے لئے ہی نہیں بلکہ علماء کے لئے بھی مفصل راہ دہن ہے۔

سنی دارالاشاعت، مبارکپور

حضرت بھراطلوم مولانا مفتی عبدالکامان اعظمی مدظلہ العالی شیخ الحدیث شمس العلوم گھوڑی، ضلع منو، اضلیہ کی مسافری جیلہ سے فتاویٰ رضویہ کی چار جلدیں (۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳) پہلی بار زیور ضاعت سے آراستہ ہوئی ہیں، ابھی سال (۲۰۰۰ء) ہی میں امام احمد رضا کی نہایت اہم تصنیف "شمس العلوم فی أدب اللہاء میں یندی العنصر" آپ ہی کی کوشش سے عربی، اردو ترجمہ کے ساتھ شائع ہوئی ہے، اس کی اشاعت کا اہتمام رضا اکیڈمی بمبئی نے کیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ نقل سنت و جماعت حضرت بھراطلوم کے بار اہسان نے سکدوش نہیں ہو سکتے۔

رضا اکیڈمی، ممبئی

جامعہ سنیہ جناب محمد سید نورانی مدظلہ حضور مفتی اعظم، محمد رحمہ اللہ تعالیٰ کے مرید جاں نثار ہیں۔ مسلک اہل سنت و جماعت کی خدمت و اشاعت کے لئے ہر دم کمر بستہ، انہوں نے مفتی میں اپنے احباب کے تعاون سے رضا اکیڈمی قائم کی ہے۔ اکیڈمی نے امام احمد رضا کے ایک سو ساٹھ کتب یک وقت شائع کیا ہے، فتاویٰ رضویہ کی پہلی جلد کے پہلے ایڈیشن کا کس شائع کیا ہے۔ شمس العلوم عربی اردو کا

پہلا ایڈیشن بھی اکیڈمی نے شائع کیا ہے، حدائق بخشش کا ویکس ایڈیشن بی بی آب و تاب کے ساتھ شائع کیا ہے، اس سے پہلے ایڈیشن جے ڈی راج کے ساتھ حدائق بخشش شائع نہیں ہوئی، اکیڈمی ہی کے تعاون سے فاروقیہ کتب خانہ، دہلی نے درسی کتب و شریعتی جہان اکیڈمی ہر سال کئی رنگوں سے مزین کئی صفحوں پر مشتمل کیٹلوج شائع کرتی ہے جس سے صفحات پر امام احمد رضا کے اشعار اور ان کا پیش کردہ تصویروں کی صورت میں اہل گریہ جاتا ہے۔ اکیڈمی نے رضویات پر قابل قدر کام کر کے والے علماء کو امام احمد رضا، ۱ اور گراں قدر رقوم کا نقد نذرانہ بھی پیش کیا ہے، فقہیہ عظیمہ مولانا مفتی محمد شریف الحق احمدی رحمہ اللہ تعالیٰ کو اکیڈمی ہی کے ذریعہ اجملہ کتب خانہ جانی سے قولا گیا۔ یہ اکیڈمی رضویات پر کام کرنے والے دیگر علماء کی بھی ہر ممکن حوصلہ افزائی کرتی ہے۔

جامعہ ازہر شریف، قاہرہ

امام احمد رضا کے دنیا کے عرب کے علماء سے وسیع تعلقات تھے، کہ معترف، مدینہ منورہ، شام، لبنان، عراق اور مصر کے علماء نے ان کی تصانیف السلوة المسکبہ وغیرہ پر تقریحات کیں، لیکن بعد میں یہ رابطہ قائم نہ ہو سکا۔

سابقہ تعلقات کی تجدید کی کوشش کی گئی لیکن ۱۹۸۸ء میں پنجاب یونیورسٹی شعبہ عربی کے استاد ڈاکٹر محمد سلار مدظلہ رحمہ اللہ تعالیٰ عین ماہ کے دورے پر جامعہ ازہر شریف، قاہرہ سے تشریف لائے انہیں عربی کی کچھ کتابیں دی گئیں جن میں مسلک اہل سنت و جماعت اور امام احمد رضاؒ کا تعارف تھا اور انہیں کہا کہ جامعہ ازہر شریف کی لائبریری میں جمع کروا دینا یا واپس کے ساتھ کو پیش کر دیں، ڈاکٹر صاحب کا قیام ڈاکٹر سید محمد حازم کے پاس رہا، کچھ کتابیں انہیں پیش کیں، اس طرح

امام احمد رضا کے تعارف کا نیا دور شروع ہوا، ان ہی کتابوں میں ڈاکٹر سید محمد حازم نے امام احمد رضا کے بعض عربی اشعار پر جسے تو انہیں امام احمد رضا کی شاعری کا تعارف ہوا۔

۱۹۹۵ء میں ڈاکٹر سید محمد حازم محمد احمد بحیثیت وزنگ پروفیسر پنجاب یونیورسٹی کے شعبہ عربی میں تشریف لائے تو انہیں امام احمد رضا کے عربی دیوان کے مطالعہ کا شوق پیدا ہوا، دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ ان کا عربی دیوان تو ابھی کسی نے مرتب ہی نہیں کیا، سید صاحب نے امام احمد رضا کے عربی کلام کی تلاش شروع کر دی، جامعہ نظامیہ رضویہ کی لائبریری اور مکتبہ قادریہ سے رابطہ کیا، چھ ماہ کی شبانہ روز کاوش سے امام احمد رضا کا عربی دیوان ان دو مساعین الغفران کے نام سے مرتب کر دیا جو آٹھ سو سے زیادہ اشعار اور ساڑھے تین سو صفحات پر مشتمل ہے، راقم نے اس پر نظر ثانی کی۔ کمپوزنگ کے بعد پروفیسر یونگ کی، اشعار پر کاجب سے حرکات و سکنات لگوائیں اور مختلف اداروں سے تعاون حاصل کر کے اسے شائع کیا، الحمد للہ تعالیٰ اس کام پر راقم کے وسائل صرف ہو گئے۔

جامعہ ازہر شریف قاہرہ میں دو اہم کام ہوئے:

۱۔ محمد کرم شاہ الازہری رحمہ اللہ تعالیٰ کے شاگرد، عزیز اور دارالعلوم محمدیہ نوٹس، تبصرہ شریف کے فاضل علامہ مشتاق احمد شاہ نے ایم ٹی کا مقالہ لکھا اور کامیابی حاصل کی، ان کا عنوان تھا:

الإمام أحمد رضا وأثره في الفقه الحنفی
امام احمد رضا اور فقہ حنفی میں ان کی خدمات

۲۔ راقم کے بیٹے علامہ ممتاز احمد سیدی نے درج ذیل عنوان پر ایم ٹی کا مقالہ لکھا اور کامیابی حاصل کی:

الشیخ أحمد رضا خان القزوينی الہندی شاعر عربیاً
امام احمد رضا خان بحیثیت عربی شاعر

علامہ ممتاز احمد سیدی کے ایم اے ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی نے جامعہ ازہر شریف کے کلیۃ اللغات و التوحید کے استاذ ڈاکٹر سید حازم محمد کو ۱۹۹۸ء میں سالانہ امام احمد رضا کانفرنس میں دعوت دی تو انہوں نے ۲۳۰ صفحات پر مشتمل ایک مقالہ لکھا جس کا عنوان ہے:

الإمام الأكبر النجدي محمد أحمد رضا خان و العالم العربي
ڈاکٹر سید حازم محمد احمد نے جامعہ ازہر شریف اور قاہرہ کی دوسری یونیورسٹیوں کے اساتذہ کو متوجہ کیا اور ان سے مقالات نگہوائے اور امام احمد رضا کے ۸۰ عربی مرس کے موقع پر جامعہ ازہر شریف، قاہرہ سے ایک مجلہ درج ذیل عنوان پر شائع کیا:

الکتب التذکری..... مولانا الإمام أحمد رضا خان
(۱۳۳۰ھ/۱۹۹۹ء)

یہ کتاب ۳۳۶ صفحات اور دو حصوں پر مشتمل ہے، عربی جسے میں ان حضرات کے مقالات ہیں:

- ۱۔ فاضل جلیل ڈاکٹر حسین حبیب مصری
- ۲۔ جلیل القدر عالم ڈاکٹر عبدالمعتم خدائی

۳۔ ڈاکٹر قسب یوسف ذیل

۴۔ ڈاکٹر رزق مری اور اہل اس مکتبی

۵۔ ڈاکٹر حازم محمد احمد انکھو

اردو حصے میں ان حضرات کے مقالات شامل ہیں:

۱۔ ڈاکٹر سید حازم محمد احمد انکھو

۲۔ پروفیسر ثناء الحق چودھری

۳۔ صاحب زادہ سید جاہت رسول قادری

ڈاکٹر سید حازم نے آٹھ دہائیوں کے مقالات کے عنوانات دئے

ہیں اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ امام احمد رضا پر بڑی جتنی سے کام کر رہے ہیں، چنگ

بات یہ ہے کہ ان کا کام اہل سنت و جماعت کے نوجوانوں کے لئے مشعل راہ ہے اور

اہل سنت ان کے احسان سے عہدہ برداشتیں ہو سکتے۔

المنظومة السلاطیة فی مدح خیر البریة

ڈاکٹر سید حازم محمد احمد کا ایک کارنامہ یہ ہے کہ انہوں نے مشہور زمانہ سلام

رضا کا عربی نثر میں ترجمہ کیا جسے ڈاکٹر حسین حبیب مصری نے عربی میں نظم کیا اور ابتدا

میں ایک سو پانچ صفحات کا مقدمہ لکھا، جس میں امام احمد رضا کی علمی، ادبی، دینی

خدمات کو فرائض حسین میں پیش کیا۔ شائع ہونے والے کتاب پر بڑے اہتمام کے ساتھ

اپنے ادارے "المدار الشیخیة للمنظر" سے شائع کی اور پاک و ہند کے قارئین

کے ذوق کے مطابق چار رنگا نغمہ شائع کیا۔

ایک اور اہم کام یہ ہوا ہے کہ ڈاکٹر سید حازم نے امام احمد رضا کے فقہیہ دیوان

صائق بالمشق کا عربی نثر میں اور ڈاکٹر حسین حبیب مصری نے عربی نظم میں ترجمہ کیا ہے، یہ ترجمہ قاسم سے چھپ گیا ہے۔

جامعہ حازمہ قاسم کے کلیۃ اللغات و الترحیم کے استاذ

ڈاکٹر نجیب بھٹی نے امام احمد رضا کے فقہی کام کا مختصر انتخاب مرتب کیا ہے، جس کا

عنوان ہے "ظہارہ روئے جاناں کا" اس پر مختصر ابتدائی بھی لکھا، جسے رضا انکھو

لاہور نے ۱۹۹۹ء میں شائع کر دیا ہے۔

علامہ محمد جمال رضائے قاسمی نے نوری سے ایک مقالہ منظرہ کو لایا ہے جس کا

عنوان ہے "امام احمد رضا اور تصوف"۔

المجموع الاسلامی، مبارکپور

ہندوستان کے عظیم ترین دارالعلوم جامعہ اشرفیہ مبارکپور کے قریب دو کمال

کے وسیع رقبے میں المجموع الاسلامی واقع ہے جس کے سربراہ مرید الدی

سنت مولانا علامہ محمد احمد مصباحی مدظلہ ہیں، یہ ادارہ ۱۹۷۶ء میں قائم ہوا اور اب تک

ایک سو کے قریب اہم کتابیں شائع کر چکا ہے۔ اس ادارے کی طرف سے شامی،

امام احمد رضا بریلوی کے عربی حاشیہ جہاد مبارک کی دو جلدیں جماعت آب و تاب

اور ہفتام سے چھپ چکی ہیں، پہلی جلد ۱۳۰۶ھ/۱۹۸۶ء میں اور دوسری جلد ۱۳۱۵ھ

۱۹۹۴ء میں شائع ہوئی، اللہ تعالیٰ اس ادارے کو باقی تین جلدیں بھی شائع کرنے کی

توفیق عطا فرمائے، آمین۔

الرضا اسلامک سنٹر، ڈیرہ غازی خان

ڈاکٹر محمد مالک (ماہر معارض دینی و نفسیات، ڈیرہ غازی خان) نے امام احمد

رضائے کی حد پر سائنسی پہلوؤں پر تحقیقی مقالات تحریر کر کے ماہرین کیلئے نئی راہیں کھول دی ہیں۔

امام احمد رضا اکیڈمی، ساؤتھ افریقہ

یہ اکیڈمی مولانا علامہ عبدالہادی نے قائم کی ہے اس اکیڈمی کی طرف سے مسلک اہل سنت کی متعدد کتب انگریزی میں چھاپ کر تقسیم کی جا چکی ہیں، امام احمد رضا کے متعدد رسائل کا ترجمہ بھی شائع کر کے تقسیم کیا گیا ہے۔

Website: www.raza.co.za/

حرف آخر

حضرات گرامی امام احمد رضا بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ دنیائے مشرق و محبت کے امام ہیں، وہ حضرت حسان بن ثابت، اکب بن زبیر و حضرت یاسر بن، جابی، اردبی، سعدی، حمزہ راییان رب کائنات اور شاخوایان مصلحتی (رحمۃ اللہ علیہ) کے سنہری سلسلے کی زریں کڑی ہیں، بقول ڈاکٹر ظہور احمد گلبرائے دور میں دنیائے نعت کوئی میں تاج امامت کے حق دار ہیں، اسکے انکس کی گرمی نے لاکھوں دلوں کو اللہ وحدہ لا شریک اور اس کے حبیب ﷺ کی محبت کی آماجگاہ بنا دیا۔

یہ حقیقت جو بے پناہ علماء کو درود طہریت میں ڈال دیتی ہے کہ انہوں نے اپنی مختصر زندگی میں پچاس سے زیادہ علوم میں ایک ہزار کے قریب تصانیف کا ذخیرہ یادگار چھوڑا۔

ان کی تصانیف میں تین اہم ہیں

۱۔ فتاویٰ رضویہ: رضا فاؤنڈیشن لاہور کی طرف سے اس کی تیس

جلد میں چھپ گئی ہیں۔ ۲۵۔ ۳۰ جلدوں میں فتاویٰ مکمل ہوگا۔

۲۔ کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن: اردو کا سب سے بہترین ترجمہ، اسلامی عقائد کا صحیح اور کوشش کنسٹیم میں مدلی ہوئی زبان۔

۳۔ حدائق بخشش: لغت دیوان

اسلام آباد کے ڈاکٹر ظہور نقوی ملک نے کئی خواہشات بات کہی ہے:

”خط پاک دہند میں اللہ تعالیٰ کی مشیت یہ معلوم ہوتی ہے کہ جہاں میں کریم ﷺ کا ذکر ہو وہاں احمد رضا بریلوی کا بھی ذکر ہو۔ ذکر مصطفیٰ (ﷺ) کی کوئی محفل ایسی نظر نہیں آتی جہاں سلام، مصلحتی جان رحمت پہ انکس سلام نہ پڑھا جاتا ہو۔“

ہمیں کیا کرنا چاہیے؟

الحمد للہ اردو میں امام احمد رضا کا لٹریچر کافی مقدار میں منظر عام پر آ چکا ہے، ان کی علمی، ادبی، دینی، فکری اور سیاسی خدمات پر بھی اردو میں خاصا کام ہو چکا ہے۔ آج ضرورت اس امر کی ہے کہ آپ کی تصانیف عربی اور انگریزی میں شائع کر کے مسی و دنیا تک پہنچائی جائیں، اسی طرح آپ کی خدمات جلیلیہ کا تعارف بھی عربی اور انگریزی میں ہونا چاہیے، مدد رضا اکیڈمی، مانچسٹر اپنے عمدہ وسائل کے باوجود گراں قدر کام کر رہی ہے، ایک سو کتب اور رسائل انگلش میں شائع کر چکی ہے، اسلامک سائنس کے نام سے اردو اور انگلش میں ماہنامہ اسلامک سائنس کر رہی ہے۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ:

۱۔ آپ اکیڈمی کے ممبر ہیں، اپنے بچوں اور دوستوں کو ممبر بنائیں، اکیڈمی ہر ماہ آپ کو پچھڑا ہوا سال کرتی رہے گی۔

۲۔ رضا اکیڈمی کی مطبوعات خرید کر دوستوں کو بطور گفٹ پیش کریں۔
لاہریوں میں رکھو، میں اور اہل علم تک پہنچا نہیں۔

۳۔ میلا شریف، گیارہویں شریف اور جامعہ فیروزہ کی تقریبات میں کھانے پینے کی اشیاء کے ساتھ علامہ اہل سنت کی تصانیف بھی بطور تحریک تقسیم کریں۔

آج وقت آ گیا ہے کہ امام احمد رضا کے فتاویٰ کا ترجمہ عربی میں شائع کر کے علمی دنیا تک پہنچایا جائے اور دنیا کو بتایا جائے کہ امام احمد رضا کا علمی مقام کیا تھا۔ اور ان کا پیغام کیا تھا؟ اس کام کے لئے تقریباً دو لاکھ پانچ سو کی ضرورت ہے، یہ ضابطہ رقم کہاں سے آئے گی؟ ہر اہل ایمان اہل سنت و احقرت ہر طریقہ سے معروضہ مسین شاہ صاحب مدظلہ تعالیٰ کی سرپرستی میں آپ کی فراہم کریں گے۔ ہر صاحب اس سے پہلے بھی فتاویٰ رضویہ کی جدید اشاعت میں رضا فاؤنڈیشن، لاہور کی بھرپور مدد کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں وہ دن دیکھنا نصیب فرمائے جب اہل سنت و جماعت کا لٹریچر عربی اور انگلش میں فراوانی کے ساتھ پوری دنیا میں پھیل جائے اور امت مسلمہ میں صالح اسلامی انقلاب آجائے۔

امام احمد رضا بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ کا یوم متانے کا تقاضا یہ ہے کہ ہم آپ کی تعلیمات پر عمل کریں اور فروغ اہلسنت کے لئے جہاد بزمیہ انہوں نے دی ہیں انہیں اپنائیں۔

ملاحظہ فرمائیں فروغ اہل سنت کے لئے امام اہل سنت کا اس لکاتی پروگرام۔

۱۔ عظیم الشان مدارس کھولے جائیں، باقاعدہ تعلیمیں ہوں۔

۲۔ طلبہ کو وظائف ملیں کہ خواہی نہ خواہی گریو ہوں۔

۳۔ مدرسوں کی پیش قدمیوں کو روکیں، انکی کاروائیوں پر دلی جائیں۔

۴۔ طلبہ طلبہ کی جانچ ہو جو جس کام کے زیادہ مناسب دیکھا جائے معقول و عقیدہ دیکھنا میں لگایا جائے۔

۵۔ ان میں جو چیز ہوتے جائیں انکو انہیں دیکھ کر ملک میں پھیلائے جائیں کہ تحریر و تقریر اور وعظ و مناظرہ اشاعت دین و ولہم کریں۔

۶۔ حمایت مدببہ درد مند وہاں میں مفید کتب و رسائل معقول کو نذرانے دے کر تعریف کرائے جائیں۔

۷۔ تصنیف شدہ اور فوری تصنیف رسائل حمہ اور غرضاً چھاپ کر ملک میں منت تقسیم کئے جائیں۔

۸۔ شیروں شیروں آپ کے سفیر نگران رہیں، جہاں جس قسم کے واقعہ یا مناظر یا تعریف کی حاجت ہو آپ کو اطلاع دیں، آپ سرکونی امداد کے لئے اپنی قومیں، بیگزین اور رسالے بھیجتے رہیں۔

۹۔ جو ہم میں قابل کام و جد اور اپنی معاش میں مشغول ہیں وظائف مقرر کر کے فارغ اہل بنائے جائیں اور جس کام میں انہیں مہارت ہو لگائے جائیں۔

۱۰۔ آپ کے مذہبی اخبار شائع ہوں اور وقتاً فوقتاً ہر قسم کے حمایت مدببہ میں مضامین تمام ملک میں جماعت و ملائمت روزانہ یا کم سے کم ہفتہ وار پہنچاتے رہیں۔

حدیث کا ارشاد ہے کہ آخر زمانہ دین کا بھی دم و دینار سے بچنے کا اور

کیوں نہ صادق ہو کہ صادق و صدوق کا کلام ہے۔ (لکھنؤ رضویہ، جلد ۱۲، صفحہ ۱۳۳)

انگلینڈ میں باطل سنت و جماعت کے جو نئی مدارس قائم ہیں انہیں ترقی دیتے اور ان کا معیار بلند کیے اور ان میں دورہ حدیث تک تعلیم کا انتظام کیے اور یہ بھی کوشش کیے کہ ان میں زیادہ سے زیادہ طلباء اور طالبات داخل ہوں۔
انٹرنیٹ پر سنی رابطے

آخر میں انٹرنیٹ کے چند ایڈریس دے چاہے ہیں تاکہ آپ کو دنیا بھر کے برادران اہل سنت سے رابطہ کرنے میں آسانی رہے۔

- www.sunnidawateislami.net سنی دعوت اسلامی، ممبئی
www.dargahajmer.com درگاہ ڈیجر شریف، اٹلیا
www.hanfiaazvia.net دارالعلوم حنفیہ رضویہ، قلیا، ممبئی، اٹلیا
www.razaacademy.net رضا اکیڈمی، ممبئی، اٹلیا
www.dawateislami.net دعوت اسلامی، کراچی، پاکستان
www.barkati.net برکاتی فاؤنڈیشن، کراچی، پاکستان
www.barkati.org
www.worldislamicnetwork.org دلفا اسلامک نیٹ ورک، کراچی، پاکستان
www.mustafai.com مصطفائی تحریک، کراچی، پاکستان
www.azaan.net دارالعلوم امجدیہ، کراچی، پاکستان
www.naqshbandi.net نقشبندی فاؤنڈیشن، امریکہ
www.sunnah.org السنہ فاؤنڈیشن، امریکہ
www.ahle_sunet.org اہل سنت آرگنائزیشن، برطانیہ

- www.ishaateislami.com جمعیت اشاعت اہلسنت، کراچی، پاکستان
www.islamicaacademy.org اسلامک اکیڈمی، بیجنگ، نیدرلینڈز
www.raza.co.za/ امام احمد رضا اکیڈمی (سאותھ افریقہ)
www.fazlay_ahmed.com
http://members.inpod.com/okarvy/
www.alahazrat.net

محمد مہدی اکبر شرف قادری
۳۵ ربیع الثانی ۱۴۲۲ھ
۷ جون ۲۰۰۱ء

باب (۳)

اعلامیہ - قراردادیں
پریس ریلیز - جنگ رپورٹنگ

پریس ریلیز

انٹرنیشنل امام احمد رضا سنی کانفرنس

جامع مسجد تلیف الاسلام واساک مشرقی کالج بلذک، بریٹ فورڈ

بریٹ فورڈ، مرکزی جمعیت تلیف الاسلام کے زیر اہتمام پیر سید معروف حسین شاہ عارف نوشاہی قادری کی سرپرستی میں منعقد ہونے والی امام احمد رضا انٹرنیشنل سنی کانفرنس میں مختلف طور پر اس بات کا اظہار کیا گیا ہے کہ مسلمانوں کے مابین اختلاف و امتیاز اور افراتفری کی کیفیت کے ناسخ کے لئے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا ناں کی تعلیمات سے استفادہ کیا جانا چاہیے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب کرم سرکار دو عالم ﷺ کی محبت سے معصوم یہ تعلیمات ہی اتحاد بین المسلمین کا مرکز و محور بن سکتی ہیں۔

یہ عظیم الشان کانفرنس جو تین نشستوں پر مشتمل تھی انوار کوا ساک مشرقی کالج، بریٹ فورڈ میں منعقد ہوئی اور اس میں پاکستان اور برطانیہ کے جدید علماء کرام، سچلر حضرات اور نامور دانشوروں نے خطاب کیا۔ جماعت اہل سنت، پاکستان کی پیریم کونسل کے رکن اور سابق وفاقی وزیر حاجی محمد طفیل غیب نے بڑا کانفرنس میں شرکت کے لئے خصوصی طور پر پاکستان سے انگلینڈ آئے ہیں، خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا ناں بریلوی نے جو دینی علوم کے ساتھ ساتھ علوم کے ماہر تھے، ہر کھٹے کا چوری جرأت سے مقابلہ کیا اور ملت کی گنج سمت میں رہنمائی کی۔ وہ ایک سچے عاشق رسول ﷺ تھے جو آپ نے مسلمانوں کو یہ بتایا کہ ان کا سب سے بڑا ربیب خدائے رب العالمین (ﷺ) ہے اور یہی ان کے لئے ذریعہ نجات ہے۔

جمعیت تلیف الاسلام کے سرپرست اعلیٰ پیر سید معروف حسین شاہ صاحب عارف

نوشای قادری نے اپنے خطاب میں کانفرنس کے مقصد پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ ہم اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب ﷺ کی محبت کے تقاضے پورے کرنے چاہتے ہیں۔ اس کانفرنس کے انعقاد کا مقصد یہ ہے کہ اعلیٰ حضرت کا عقل پر مبنی نے اپنی زندگی میں اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب ﷺ کی محبت کے جو تقاضے پورے کئے تھے انہیں اجا کر کیا جائے۔ اور آج کے دور کی ضرورت کے مطابق انہیں اپنا جانا ہے۔ جو صاحب نے کہا کہ ہمارا مقصد کسی کی مخالفت نہیں ہے بلکہ ہم دنیا پر یہ واضح کرنا چاہتے ہیں کہ اعلیٰ حضرت محض ایک عالم دین ہی نہیں تھے بلکہ وہ ایک ایسی غیر معمولی شخصیت تھے جنہوں نے مختلف موضوعات پر ایک بڑا سے زائد کتب تصنیف کیں۔ انہوں نے کمالیہ امام احمد رضا علیہم السلام پر عظیم محقق اور عظیم فقیہ تھے فقہاء اسلام میں آپ کا جو مقام ہے اس کانفرنس کے ذریعے ہم اس مقام کو اجا کر کرنا چاہتے ہیں۔

کانفرنس کی مختلف نشستوں سے حاجی محمد حنیف علیہ السلام سید معروف حسین شاہ عارف قادری نوشای کے علاوہ میر حبیب الرحمن جیلانی، علامہ سید عبدالقادر شاہ جیلانی، سید عرفان شاہ عہدی، شیخ الحدیث علامہ محمد عبدالغنی شرف قادری، پروفیسر صدیق اکبر، پروفیسر ذوالعزیز حسین، علامہ ساجد الہاشمی، ڈاکٹر محمد رفیع الدین نسیمی، سید زاور و دار احمد قادری اور مولانا محمد اسلم نے خطاب کیا۔ نظامت کے فرائض مفتی جمیل احمد نوشای، مولانا محمد فضل اعجاز اور مولانا محمد اسلم نوشای نے انجام دیے۔ مختلف نشستوں میں قاری میاں خان، قاری سید صداقت علی شاہ اور قاری محمد یونس نوشای نے قرآن کریم کی تلاوت کی، قاری محمد اعظمی الفت نوشای، مولانا طارق مجاہد علی اور مولانا حافظہ امجدہ اور نوشای نے رسول کریم ﷺ کے حضور بڑا مہذب عقیدت پیش کیا۔

کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے علامہ سید عبدالقادر شاہ جیلانی نے کہا کہ جب تک محبت رسول ﷺ سے قلب منور نہ ہو اس وقت تک قرآن کریم نہیں سمجھا جاسکتا۔

معروف، کار اور جامد فیض لاہور کے محترم ڈاکٹر محمد رفیع الدینی نے اعلیٰ حضرت کی سائنسی علوم میں مہارت کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ آج کے سائنسدانوں کو تعلیماتِ رضا سے استفادہ کرنا چاہیے۔ علامہ محمد عبدالغنی شرف قادری نے اپنے خطاب میں کہا کہ علماء عرب اعلیٰ حضرت کی خدمات کے پیش نظر ان کو کچھ تسلیم کرتے ہیں۔ علامہ سید محمد عرفان شہیدی نے تمام پڑھ روکا کدو عقیدہ پر استقامت سے قائم رہیں۔

کانفرنس میں برطانیہ اور یورپ کے کئی دیگر ملکوں سے تعلق رکھنے والے علماء کرام و مشائخ نظام نے بھرپور شرکت کی۔ ان شخصیات میں علامہ محمد بشیر یانوی، مولانا عبدالعزیز چشتی، مولانا حافظہ نعمت علی چشتی، مولانا نایا احمد نیازی، مولانا مفتی محمد اسلم بندہ یانوی، مولانا خالد حسین نوشای، مولانا ابو اللہ اعجاز قادری، مولانا محمد حنیف نوشای، مولانا حافظہ محمد حسین اعوان، مولانا مفتی محمد بن محمد رشید ندوی، مولانا نذیر احمد مہروی، مولانا قاری عبدالرؤف صاحب، علامہ قاری محمد غیب، مولانا حافظہ محمد جمیل، مدنی، حافظہ محمد جمیل، مولانا محمد مسعود احمد، علامہ ابو الخیر مختار مولانا محمد ایوب، مولانا حافظہ محمد صدیق، مولانا محمد بن کوثر، مولانا عبدالرزاق، مولانا علی اکبر سہا، مولانا لیاقت حسین نوشای، حافظہ قاری محمد شفیع، مولانا عبدالرزاق چشتی، حافظہ قاری محمد فضل، مولانا محمود الحسن، مولانا فرید حسین کاشمی، مولانا سید نور حسین شاہ، علامہ شکیل الحق چشتی گلگڑوی، مفتی محمد عبدالقدیر قادری، قاری خالد محمود شیرازی، مولانا عبدالغفور بڑاوی، مولانا انوار الحق قادری، مولانا ظلیفہ صوفی محمد میدان شتیق، حافظہ محمد قاضی، مولانا نظام رحمتیہ مبارک، علامہ حبیبہ رحیل مجاہد، علامہ ظفر محمود اشوی، علامہ خادم حسین شر قچوری، حافظہ محمد داؤد، مولانا عبداللطیف، قاری محمد رفیع احمد طاہر، حافظہ محمد فاروق چشتی، علامہ رسول بخش، مدنی، مفتی فیضیہ امراں چشتی، علامہ دانش احمد قادری اور قاری فواز انجم کے نام بھی پیش ہیں۔

کانفرنس کے دوران مکمل الحاق رائے سے کی قرار دادیں منظور کی گئیں۔ ایک

قرار داد میں فلسطین میں اسرائیلی جارحیت کی شدید مذمت کی گئی قرار داد میں اسرائیلی کی درود حمایت کرنے پر امریکہ کی بھی مذمت کی گئی اور اقوام متحدہ کو بحران غفلت نو ہے غائب کیا گیا۔ دوسری قرار داد میں علماء و مشائخ نے حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا کہ سوئی نظام کو فوری ختم کیا جائے کیونکہ سوئی نظام ختم کئے بغیر پاکستان کی معیشت نہ مضبوط ہو سکتی ہے اور اس کے زوال کو روکا جاسکتا ہے۔ ایک قرار داد میں حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ دینی مدارس کے انصافی و اجتماعی امور میں مداخلت نہ کرے، قرار داد میں مطالبہ کیا گیا کہ پاکستان میں سنی اقلیت الگ کیا جائے تاکہ اقلیت کی شرائط کا لاپلا کرے ہوئے وقت کی آمد فی اولیاء کرام کی تعلیمات کو عام کرنے پر خرچ کیا جاسکے۔ علاوہ ازیں پاکستان کی تمام باجماعت میں امام احمد رضا دیرینہ صحیحہ ذکاوت کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔ چوتھی قرار داد میں اقوام متحدہ کی محترمہ قرار دادوں کی مطابق کشمیر میں فی الفور استصواب رائے کرانے اور مسئلہ کشمیر مسئلہ طور پر حل کرانے کا مطالبہ کیا گیا۔

کالفرنس کے آخر میں ملحق جمیل احمد نوشاہی نے حقوق اعلامیہ پیش کیا جس میں کہا گیا کہ مرکزی جمیعت تبلیغ الاسلام کے زیر اجتماعہ مقررہ مجلس امام احمد رضا کو کالفرنس کا چارہ نقلیہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا صاحب بریلوی کی شاندار دینی علمی اور روحانی خدمات کو شراج حسین پیش کرتا ہے اور ان سے اپنی غصوں اور غیر حرجزل و انتہی کو پامٹ اپنا رکھتا ہے۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا نے سب سے مسلمانوں کے عالم میں جس طرح سے ہر مسئلہ والے فقہ کا مقابلہ کیا، اس پر یہ اجماعہ انھیں سلام عقیدت پیش کرتا ہے۔ علماء کی یہ حقوق اور پائندہ رائے ہے کہ عمارت اتحاد ہماری ترقی اور اس سے عروج کے لئے لازمی ہے کہ ہم اعلیٰ حضرت کی تعلیمات پر پورے غور اور پوری جرأت سے عمل کریں، مگر ہم نے فتنی مصلحت کا شکار ہو کر مصلحت کی طرف معمولی رجعت کا مظاہرہ کیا تو اس سے ایک تو ہم اپنے ہی عقیدت مندوں کے لئے سوالیہ نشان بن جائیں گے اور دوسری طرف ہمیں اطمینان سے دھوکہ کور

فریب کے علاوہ کچھ نہیں ملے گا اس لئے کہ جو اپنے نبی ﷺ کا وقار نہیں دوہم سب سب کا وقار نہیں ہوگا، اعلامیہ میں مزید کہا گیا کہ یہ کالفرنس اپنے اس غم کا اظہار کرتی ہے جسے کہ اعلیٰ حضرت کی تعلیمات سے وابستگی نے ہمیں جو منفرد اور باعزت مقام دیا ہے اس کا حقیقہ نقادانہ ہے کہ ہم اپنی نظریاتی اور فکری اساس کو مضبوط کریں۔ اعلیٰ حضرت سے وابستگی ایک صاحب جہد سے وابستگی ہے، اعلیٰ حضرت سے تعلق ایک سچے عاشق رسول ﷺ سے نسبت ہے۔ اعلیٰ حضرت سے نسبت ایک ایسے عالم سے نسبت ہے جس نے کستانان رسول ﷺ کی عکس کی گستاخی کا تقاب کیا ہے۔ اعلیٰ حضرت سے علم کے ہر شعبہ میں معرکۃ الامم کا کام کیا جس کی اس دور میں مثال ملنا ممکن نہیں۔ اعلیٰ حضرت ایک ایسی مقبلی شخصیت کے طور پر ابھرے کہ آج دنیا میں جس دینی و ملی شخصیت پر سب سے زیادہ تحقیقی کام ہو رہا ہے وہ اعلیٰ حضرت ہے۔ ان کی نسبت نے ہمیں عظیمی رسول ﷺ کی سند اور سلطان الاولیاء مولا آیت اللہ علیہ السلام تعالیٰ عنہ کے در کی نمایاں عطا کی۔ ہمیں اس نسبت کو مضبوط کرنا چاہیے اور اسے ایسے عناصر سے دوام دینا چاہیے جو حقیق کے نام پر ہماری اس شناخت کو کمزور کرنا چاہتے ہیں۔ اعلامیہ میں کہا گیا کہ ہم قیامیہ مسجد کے فکر رضا کی نشر و اشاعت کے لئے اپنی تملک استقامت تر صلاحیتوں کو بروئے کار لائیں گے، اپنے جملہ وابستگان، شاگردوں اور اپنے مریدین اور خود اپنے مکر میں اعلیٰ حضرت کے افکار کی تبلیغ و اشاعت کریں گے۔ جس طرح سید سید معروف حسین شاد عارف قادری نوشاہی کی سرپرستی میں امام احمد رضا انگریز مجلس بنی کافہ کالفرنس برطانیہ میں منعقد ہوئی ہے اسی طرح ہر سال برطانیہ میں یوم رضا، ہفتہ تعلیمات امام لسان امام رضا کی مشورہ افکار رضا کا اجماع کیا جائے گا۔ بالخصوص جدید تعلیم یافتہ جوق کو بتایا جائے گا کہ اعلیٰ حضرت نے کس طرح ایک گوش میں بیٹو کہ جدید مسائل کے حل کے لئے ہماری دھیرہ نہالی کی، خود وہ مسائل ہماری ملی زندگی سے متعلق ہوں، اور سیاسی حالات کی بہتری کے بارے میں ہوں یا مسلمانوں کی معاشی ترقی و استحکام کے بارے میں ہوں۔

اعلامیہ میں کہا گیا کہ یہ کانفرنس اعلیٰ حضرت سے والہانہ نیاز مند رہ سکے والے علماء برطانیہ سے گزارش کرتی ہے کہ وہ ہر صورت میں انگریزی زبان میں مہارت حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ اعلیٰ سنت کی کتب کے انگریزی تراجم اور ان کی انوری اشاعت پر خصوصی توجہ دیں۔ نو جوانوں کو اس کام کی جانت دیا جائے کہ ان کی خصوصی توجہ دیں، ہر علاقہ میں نو جوانوں کی اعلیٰ سنت کو تسلیم کریں اور ان کا رد ضا کی اشاعت کے لئے ان کی خصوصی تربیت کریں۔ ہر علاقہ میں تمام خانقاہوں، تنظیموں اور مدارس کے ذریعہ اجتماع طلباء و طالبات کے لئے علیحدہ علیحدہ ایسے سکول کھولے جائیں جہاں صرف نصاب کے علاوہ خصوصیت کے ساتھ اسلامی تعلیمات کے ایجاب پر حاضری اور طلباء میں محبت رسول ﷺ، صحابہ و اہل بیت اور عظمت اولیاء کے جذبات پیدا کئے جائیں۔ اعلامیہ میں علماء و مشائخ کی خدمات پر انیس خراج تحسین پیش کرتے ہوئے ان سے اعلیٰ کی لگی کہ وہ نو جوانوں کو اسلام کی معاشرتی اقدار سے روشناس کرانے پر خصوصی توجہ دیں، اس لئے کہ مغربی افکار کی زد میں آکر اسلامی معاشرے کو نقصان پہنچانے کا شدید اندیشہ ہے۔ علماء سرحد کریمین اور مشاورت کریں، اس لئے اس پہنچ کا ساتھ کرنا ہماری معاشرتی ضرورت بھی ہے اور ہمارے اپنے خاندان کی حفاظت بھی ہے۔ اعلامیہ میں تمام علماء اعلیٰ سنت اور مشائخ سے اعلیٰ کی لگی کہ وہ اپنی دینی خدمات کے دائرے کو وسیع کریں، اتحاد و اتفاق کے لئے رہنما و قربانی کے جذبہ کا مظاہرہ کریں اور اعلیٰ سنت کے مختلف ادارے باہم رابطہ و منہ کو فراہم دیں اور اپنے جملہ وسائل کو مجتمع کر کے عوام کی رہنمائی کا فریضہ بحسن و خوبی انجام دیں، اس لئے کہ آج کا نو جوان ہمارے اختلافات کے سبب دین و مملکت سے بدظن ہو رہا ہے۔



اعلامیہ

مرکزی جمعیت تبلیغ الاسلام کے ذریعہ اجتماع انٹرنیشنل امام احمد رضا کانفرنس کا یہ تاریخی اجتماع اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی کی شاندار دینی مجلس اور دعائی خدمات کو خراج تحسین پیش کرتا ہے اور ان سے اپنی محسوس اور غیر محسوس دلائل و انتہی کو باہمی افکار سمجھتا ہے۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا نے ہر دوامانی کے عالم میں جس طرح سے ہر اٹھنے والے کو خدا کا مقابلہ کیا، اس کو یہاں اجتماع اسلام عقیدت پیش کرتا ہے۔ علماء کی یہ سوچ بھی رہے ہے کہ ہمارے اتحاد و ہماری ترقی اور ہمارے عروج کیلئے لازمی ہے کہ ہم اعلیٰ حضرت کی تعلیمات پر چارے غلوں اور چوری جرات سے عمل کریں، اگر ہم نے دینی مصلحت کا تحفظ کر صلح کھیت کی طرف معمولی رجعت کا مظاہرہ کیا تو اس سے ایک طرف تو ہم اپنے ہی عقیدت مندوں کے لئے سواہدہ نشان بن جائیں گے اور دوسری طرف اقلیت سے ہمیں دھوکے اور غیب کے علاوہ کچھ نہیں ملے گا۔ لازمی بات ہے کہ ہمارے نئے نئے تنظیمات کا دوبارہ نہیں دوہرا ہم سب کا یکجہاد کا دوبارہ

یہ کانفرنس اپنے اس مزام کا اہتمام کرتی ہے کہ اعلیٰ حضرت کی تعلیمات سے انتہی نے ہمیں جو منظر اور باعزت مقام دیا ہے، اس کا تقاضا ہے کہ ہم اپنی اہم اپنی اور نظری اس کا مضبوط کریں۔

اعلیٰ حضرت سے وابستگی ایک عہد سے وابستگی ہے، اعلیٰ حضرت سے تعلق ایک ہے، عارفی رسول ﷺ سے نسبت ہے۔ اعلیٰ حضرت سے نسبت ایک ایسے عالم سے نسبت ہے جس نے گستاخان رسول ﷺ کی ہر گستاخی کا نقاب کیا ہے۔ اعلیٰ حضرت نے علم کے ہر شعبہ میں معرکہ آرا کام کیا جس کی اس دور میں مثال ملنا ممکن نہیں۔ اعلیٰ حضرت ایک

☆ یہ اجتماع علماء و مشائخ کی خدمات کو سلام پیش کرتے ہوئے انکی خدمت میں گزارش کرتا ہے کہ وہ جو ان نسل کا اسلام کی معاشرتی اقدار سے روشناس کرانے پر خصوصی توجہ دیں، ایسی کتب کی اشاعت کا اہتمام کریں جو انگریزی زبان میں معاشرتی جنگی اور خاندانی و قار کا ہند بھائیوں میں پیدا کریں کیلئے مغربی افکار کی زد میں آکر اسلامی معاشرے کو نقصان پہنچنے کا شہ پائے۔ آج کا سب سے بڑا مسئلہ ہماری خاندانی اکائی کا تحفظ ہے۔ یہ کہ غرض علماء سے اپیل کرتی ہے کہ وہ سر جوڑ کر بیٹھیں اور مشاورت کریں اس تبلیغ کا مقابلہ کرنا ہماری معاشرتی ضرورت بھی ہے اور حمار سناٹے خاندان کی بھائی اسی میں ہے۔

اس اعلامیہ کے ذریعہ شرکاء کا انفرنس تمام علماء و اہل مسئلہ و مشائخ کی خدمت میں گزارش کرتا ہے کہ وہ اپنی دینی خدمات کے دائرے کو وسیع کریں، اتحاد و اتفاق کے لئے ایثار و قربانی کے جذبہ کا مظاہرہ کریں اور اہل ملت کے مختلف ادارے باہم ربط و ربطہ کو کم از کم اس حد تک ضرور بڑھائیں کہ اسلام کی اشاعت کیلئے اہل ملت کے جملہ وسائل کو مجتمع کر کے حوام کی رہنمائی کا فریضہ بحسن و خوبی انجام دیا جاسکے۔ یاد رکھئے آج کا وہ جو ان ادارے اختلافات کے سبب دین و مسلک سے بدمن ہو رہا ہے۔ ہم کھل آئیں بند کر کے اس ذمہ داری سے عہدہ برائے نہیں ہو سکتے۔

دعا ہے کہ ہماری یہ ساری کوششیں ہر فرازی کی منزل تک پہنچ سکیں اور اہل حضرت کی روحانہ ادارے کام کو کچھ کر فرحت و انجسا محسوس کرے۔

کام دے لیجئے ہم کو جو راضی کرے

نیک ہو نام رضا ہم پہ کڑواؤں درو

۵۵۱

قرارداد نمبر ۱

پیش کردہ مولانا محمد بشیر طاہر

مرکزی جمعیت تبلیغ الاسلام کے زیر اہتمام عالمی امام احمد رضا کا انفرنس کا یہ تاریخی اجتماع حکومت پاکستان کو مشورہ دیتا ہے کہ وہ دینی مدارس کے تعلیمی اور انتظامی امور میں مداخلت سے باز رہے، ذکاوت کی تسلیم کیلئے مختلف مکتبہ فکر کے علماء کے مشورے سے پہلے سے ہونے والے کلام کو جاری کرے۔ بال و دلی ادارے کے نام پر مدارس کے موجودہ نظام کو کمپٹ کرنے سے گریز کرے، یہ اجلاس پاکستان میں لٹرائی اور عریانی سے فروغ کیلئے جانے والی سرکاری حوصلہ افزائی کی خدمت کرتا ہے اور ملک میں قاپانوں کے بدھتے ہوئے اثر و نفوذ کو تشویش کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ سختی و وقار کو الگ کیا جائے اور اس کا نظام حضرت داتا گنج بخش علی گجوری، حضرت عمر المصطفیٰ، حضرت خواجہ غریب نواز، بہاؤ الدین زکریا، شیخ عبدالحی محدث دہلوی، امام احمد رضا کے افکار کے علمبرداروں کے سپرد کیا جائے۔

قرارداد نمبر ۲

پیش کردہ مولانا بشیر طاہر

مرکزی جمعیت تبلیغ الاسلام کے زیر اہتمام عالمی امام احمد رضا کا انفرنس کا یہ عظیم الشان اجتماع عراق، لیبیا اور افغانستان پر امریکہ دارا کے عسکریوں کی طرف سے عائد کی گئی اقتصادی پابندیوں کی شد بد خدمت کرتا ہے۔ یہ پابندیاں دراصل ان ممالک کے غریب و ضعیفوں کو مارنے کی جان سے کھینچنے کے مترادف ہے، اب تک وادان اور خوراک کی کمی کے سبب واکاٹافوس وادی وادی کو لیک کہہ چکے ہیں۔ یہ اجتماع ان پابندیوں کو نفی و انکسار

اٹھانے کا مطالبہ کرتا ہے اور اقوام متحدہ کے ایک جنرل مسلم اراکین سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اقوام متحدہ اور امریکہ کو پناہ دینے سے روک دیں۔

قرارداد نمبر 3

پیش کردہ محمد سر قزاق بایندر

مرکزی جمعیت تحلیف الاسلام کے ذریعہ اہتمام مالی امام احمد رضا کانفرنس کا یہ تاریخی اجتماع حکومت سعودی عرب سے مطالبہ کرتا ہے کہ عمرہ کی ادائیگی کیلئے جو بیگانہ کام بنادیا گیا ہے اس سے سزا دین کی مشکلات میں اضافہ ہو گیا ہے، وزارتین کی قرارداد کا اسی نتیجہ سے کم ہو جاتا اس کا جتنی ثبوت ہے۔ یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ عمرہ کی ادائیگی کیلئے جو پرانا طریقہ کار قذافی کو بحال رکھا جائے۔

قرارداد نمبر 4

پیش کردہ سید سلطان شاہ شہیدی

مرکزی جمعیت تحلیف الاسلام کے ذریعہ اہتمام مالی امام احمد رضا کانفرنس کا یہ اجتماع اقوام متحدہ سے مطالبہ کرتا ہے کہ مسئلہ کشمیر کو اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق حل کیا جائے۔ ۵۰ سال سے زیادہ عرصے سے پرویز بٹو کشمیر کے مسلمانوں کی آواز کو ہانے کی ناکام کوشش کے بعد بھارت کو یہ سمجھ لینا چاہیے کہ کشمیری عوام کو ان کے مستقبل کا فیصلہ خود کرنے کی اجازت دینے کے علاوہ کوئی چارہ کار نہیں ہے۔ سید اجتماع سمجھتا ہے کہ بعض مالی طاقتیں اس طرح پیچھے سمیت اور دیگر مفادات کے سبب اس مسئلہ کے حل میں رکاوٹ بنے ہوئے ہیں۔ یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ فی الفور استعوا ب دے کر اسے کشمیر کے مسئلے کو بڑے امن طریقے سے حل کر لیا جائے۔

قرارداد نمبر 5

پیش کردہ سید سلطان شاہ شہیدی

مرکزی جمعیت تحلیف الاسلام کی طرف سے منعقدہ مالی امام احمد رضا کانفرنس یورپ اور بالخصوص برطانیہ میں قائم اہل سنت والجماعت کی مختلف تنظیمات کی طرف سے قائم کردہ مساجد، اسلامی مراکز، مدارس اور جامعات کو نظر حسین دیکھتی ہے اور ان کی گراں قدر خدمات کو فرائض عقیدت پیش کرتی ہے۔ جمعیت تحلیف الاسلام توقع کرتی ہے کہ یورپ اور بالخصوص برطانیہ میں قائم اہل سنت کی مساجد اور ادارے امام احمد رضا کی گھراوان کے پیغام کی روشنی کو عام کرنے کے لئے اپنی خدمات کا دائرہ وسیع تر کریں گے۔ اور امام احمد رضا کے علمی مقام اور پیغام کو رد و شاس کرانے کے لئے ان کے لکچر کی اشاعت کا اہتمام کریں گے اور ان کی تصانیف کے منتخب حصوں کے مقامی زبانوں، بالخصوص انگلش، فرانسیسی، جرمن اور ڈچ زبان میں تراجم کر کے اپنی تمام تر کوششیں بروئے کار لائیں گے۔ جمعیت تحلیف الاسلام اس سلسلے میں اپنے بھرپور تعاون کا یقین دلاتی ہے۔

قرارداد نمبر 6

پیش کردہ مولانا خالد حسین نوشاہی، مدلل برو

مالی جمعیت تحلیف الاسلام کے ذریعہ اہتمام منعقدہ مالی امام احمد رضا سنی کانفرنس مشرق وسطیٰ پر یہ قرارداد منظور کرتی ہے کہ پاکستان میں تمام جامعات بالخصوص جامعہ انصاریہ یونیورسٹی، اسلام آباد، پنجاب یونیورسٹی لاہور اور جامعہ کراچی میں امام احمد رضا جتوہی قائم کی جائے تاکہ طلباء اور محققین امام احمد رضا کے علمی لکچر کارناموں پر تحقیق کریں اور امام احمد رضا کی خدمات کو منظر عام پر لائیں۔

قرارداد نمبر 7

جنس کرو و مولانا خالد حسین نوشاہی، اصل برو

عالمی جمیعت تبلیغ الاسلام کے ذمہ اہتمام منفقہ عالمی امام احمد رضا سی کانفرنس منعقد طور پر یہ مطالبہ کرتی ہے کہ سپریم کورٹ آف پاکستان کے فیصلے کی روشنی میں فی الفور سوری نظام کا خاتمہ کیا جائے اور سوری سے پاک اسلامی معیشت کے قیام کی راہ ہموار کی جائے تاکہ محنت خدہ دار پاکستان کے قیام کے قاصد کی تکمیل ہو سکے۔ نیز کانفرنس بھر پر مطالبہ کرتی ہے کہ مختلف تاریخی حریفوں سے سوری سے پاک اسلامی معیشت کے قیام کی راہ میں حائل رکاوٹوں کو فی الفور دور کیا جائے اور یہ کانفرنس پاکستان کے حکمرانوں کو یہ یاد کرانا چاہتی ہے کہ جب تک سوری نظام سے نجات حاصل نہیں کی جائے گی، پاکستان معاشی دکھاریوں سے نجات حاصل نہیں کر سکے گا۔

مرکزی جمیعت تبلیغ الاسلام، بریڈ فورڈ کی طرف سے منفقہ انٹرنیشنل امام احمد رضا کانفرنس کا یہ عظیم الشان اجراء حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ قیام پاکستان کے مقاصد بحریک پاکستان کے پس منظر، تحریکات اور اسل حقائق سے روشناس کرانے کے لئے پاکستان کے کانفرنس اور یہ فیصلہ شدہ کے قیام میں امام احمد رضا بریڈ فورڈ کی طرف سے فوری نظر پائی تحریک کے دائرہ کار میں شامل ہو جائے۔

امام احمد رضا بریڈ فورڈ، سید محمد علی شاہ کلارڈی، سید محمد جماعت علی شاہ، صدر افاضل مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی، مولانا حامد سید محمد محدث، چکھو چوہی، علامہ مہدالحامد بدایونی، علامہ عبدالعظیم صدیقی، علامہ سید احمد سعید کاظمی، مفتی احمد یار خان نعیمی، علامہ امانت سید احمد قادری، مولانا محمد قمر الدین سیالوی، علامہ مہدافخوڑ ہزاروی، سید مہدائرمین بھرچنڈی شریف، سید صاحب باگ شریف، سید صاحب ذکوی شریف، سید باہی حسین نوشاہی، مفتی شریف اور مولانا محمد بخش مسلم بیہم ازمیر۔

اور ان کے جملہ رفقاء کے نام کے کارناموں اور تحریک پاکستان کے لئے ان کی خدمات کا تعقیب سے متذکرہ کیا جائے، تاکہ ان جواں نسل اپنے بزرگوں کے کارناموں سے روشناس ہو سکے۔

امام احمد رضا

کانفرنس

بریڈ فورڈ
انٹرنیشنل
اسلامی
معیشت
انسان

2001
12
اگست
26
بروز اتوار
بچے و بزرگ جامع تبلیغ الاسلام
28 Shear-
bridge Road,
Bradford 7

حضرت علامہ سید محمد نعیم الدین مراد آبادی، مولانا حامد سید محمد محدث، چکھو چوہی، علامہ مہدالحامد بدایونی، علامہ عبدالعظیم صدیقی، علامہ سید احمد سعید کاظمی، مفتی احمد یار خان نعیمی، علامہ امانت سید احمد قادری، مولانا محمد قمر الدین سیالوی، علامہ مہدافخوڑ ہزاروی، سید مہدائرمین بھرچنڈی شریف، سید صاحب باگ شریف، سید صاحب ذکوی شریف، سید باہی حسین نوشاہی، مفتی شریف اور مولانا محمد بخش مسلم بیہم ازمیر۔

سید سید مہدائرمین بھرچنڈی شریف، سید صاحب باگ شریف، سید صاحب ذکوی شریف، سید باہی حسین نوشاہی، مفتی شریف اور مولانا محمد بخش مسلم بیہم ازمیر۔

Jamiyat Tabligh ul Islam
Rajshahi Development Division, Shearbridge Road, Bradford
Tel: 01274 21099 S.F. Fax: 01274 693384



مکتبہ قادریہ لاہور